

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

الحمد لله رب العالمین العاقبة النعمون اوصلوا تو والسلام علی رسولہ محمد الہ
 واصحابہ اجمعین ما کتاب لاجواب کامل میلاد سے میں نظم و نثر مع فصاحت و ابتدا
 و رست و لاوت تا وخت حیات پر مضمون تصوف موزونیت کامل حقیقت پر معرفت
 لایم کن موسیم بہ

بی بری نظم است یعنی خاقان
 جمال خاطر و لطف سخن قنداد است



بفضل غذا و تدبیر و کار
 غلام نبی را بد و زور پر کار

و تصنیف لطیف و اثر قطب الاقطاب محمد خان باوند است مست عاشق صفتی
 عارف و زبان آگاہ حضرت مولانا مرشد قاضی محمد غلام نبی القصب امرتسار
 صوفی قلمن غریب ابن عباس علی مشاہ صوفی بران مولوی سجاد حسین قندار
 السالکین مولانا صوفی حضرت قندار داوری قادری شکاری حال مقام بران پر

باہتمام مثنوی عبدالغفر فاضل برستہ

کارخانہ غریبی بریل کرہ مین قہمی

مکتبہ اسلامیہ
کراچی

۳۲۸۲۳	دستخط
۲۹	فصل
	تاریخ



نظم در حمد باری تعالیٰ از اسرار الحق صوفی مخلص بہت قادری شطاری

<p>لکھوں چو محاورہ تو عربی اسکی ایسی کیفیت ہر قول میں داخل بنا آئینہ دیکھا حسن اپنا خفاقت بھی بکری دئی اسے ٹوٹے دیا یعقوب کو یوسف کا دیدار میں مریم کو بھی شہنشاہ کی بقا کو میں لکھوں اور ہر قول کو بنا مشق جو اسے شہنشاہ اسی کی شان میں خراب و پاک ہر عشق کو کہ اسے شہنشاہ ایسا حق کو کہ اسے شہنشاہ نہ اسے شہنشاہ کو کہ اسے شہنشاہ سہمی در و بر سر شہنشاہ</p>	<p>نہ کجا طاقب تحریک اس کی ہر اک ذرہ میں جلوہ اس کا رکھا محبوب سے تو کام اپنا کیا آدم صغی السنت تو نے کیا آتش پہ ابراہیم پہ گلزار یہ گیسپی ہوج جو عیسیٰ کو دی ہے کریں آہیں کو شہنشاہ دم داد خدا نے فقیر دین بھلا کر مرات کو نہ پہنچا لیر افلاک یہ عشق شہنشاہ بنا ہے رکھا جلود تو باہر موشاں میں جس شہنشاہ کو کہ اسے شہنشاہ نہ اسے شہنشاہ کو کہ اسے شہنشاہ سہمی در و بر سر شہنشاہ</p>	<p>کردن تحریر و عین مصطفائی یہ دو عالم ہے جسکا کارخانہ کوشمہ تیری قدرت کا بولے رہا کیا سب خلق کو غلاق داد مرد ہے فوج کی کشتی بچائی جلا کر طور کو سرمہ کیا خود ادھر ارب کو صابر بنایا سبھی جن دہشہ کاران تو نے نامی برسلین پیسہ دی کا ہلاک جو ظلم جن و انسان کے شہنشاہ کے مال کیا تو کایہ خدا شہنشاہ عیب بخشا عادل شہنشاہ کی دعا کی</p>	<p>زبان سے ہو قسم محمد اسی وہی قادر ہے قدرت پر توانا زمین و آسمان شمس و قمر سب ظہور علیہن کا اسفل میں لا کر عجب طوفان کی حالت دکھائی کیا دیر اسے موسیٰ کو بخود ادھر رویش کو طبع جوت بخشا دیا سکھان کو نعمت و کرم تو نے رکھا یونان قلع اس برہموری کا خوشے خرمین جس کے شہنشاہ نچا و سیت سے گماں کیا تو خدا کو حسن و زیب بخشا تحریر بلیں شہنشاہ کی</p>
--	--	--	---

کیا اس عشق نے لاکھوں کو برباد عجب اسرار تیرا ذات باری ہوئی یوسف کی دیوانی زینجا رہے اولاد زن فرزند خستہ میں سیکہ پیشواریاب غوث الاعظم ہوا اسرار الحق شطارت اور	نشان سب کا مٹایا نام ہے یاد رکھیں دیدار کی سب انتظار جب اس نے خواب میں سفت کھینچا بلاؤں سے بچار اب ان کو ہر دم انہیں کی دشمنی میں ہوں ہر دم ہوا اسرار حق شطارت اور	عجب اسرار حق اسرار رب ہے کیا ایلیا پہ مجنوں کو دیوانہ بفضلہ تعین پاک یارب تری الفت کا درجہ کو عنایت مجھے بخشے ہیں غوث پاک نعمت سلام غربت کا آل اصحاب ہو	یہ ظاہر باطنی انوار رب ہے رہے فریاد شیریں عاشقانہ گناہ میرے بخشے ہاں باپ کے سب ولایت قبلیت کا باب رحمت انہیں کے خاندان کو فیض دولت قبول میری مناجات رب بجا ہو
---	---	--	--

دیکھ پاہ درجہ باری تعالیٰ در شرا سر اسرار حق صوفی تخلص بر غبت قادری شطاری

الحمد للہ تمام حمد و ثناء اس خالق ذوالجلال صانع ہیشال لا ذوال باکمال کو سزاوار ہے جو تمام عالم کا پروردگار و یونین پیکار
لایموت رب قدیر و حکیم و علیم ہے اللہ اللہ کیا شان اس صانع حقیقی کی عجب قدرت ہے ہمہ صفت ذات موصوف
با صفت ہے جو ذات وحدہ لا شریک لہ جو علی کل شیء قدیر ہے جو بذات یکتا کی سے کعبہ قلام ہو کر عالم پر جوش میں امواج
بحر حسن کی صفات آئینہ حیرت سے جلوہ نما ہو کر کثرت امواج گنج امانت پر اسرار حقیقت کروگار رب ہر دروہ کار نے تمام
عالم کو منور کر کے معور کر رکھا ہے۔

سبحان اللہ اللہ اللہ کیا وہ رب قدیر حکمت و عظمت والا ہے۔ یعنی یہ تمام حکمت امی کو سزاوار ہے کہ جس کی ادنیٰ
صفت درجات نجیب الدجوات بہتر سے بہتر ہمہ صفت موصوف بہترین خلق ہے اور شرک و ذوال سے صمدیت و الوہیت
اس کی پاک و صاف ہے۔ انسان کے اور اک و فہم و قیاس سے مشابہت اغراض جو اہر سے قطعاً مبرا و منفرد ہو و نہا
ادنام خواطر سے مطلقاً مع اللہ اللہ وہ کیسا رب العالمین مالک عرش بریں مکان لاکھین معبود مطلق حقیقی ہے کہ جس نے
کے فیکون و دو ذوں عالم کا ظہور ہر شان کثرت سے ہٹلایا ہے۔ یعنی ذات عشق سے جن صفات میں کثرت خلق کر کے
ہستی پیکار عالم کو قطع جانہ رنگ ہے رنگی کثرت سک عنایت فرمایا اللہ اللہ کیس اس کی شان ہیشال لا ذوال باکمال ہے
کہ جس کی صفت ادنیٰ صفت کا شبہ کیا موسم باغ بہار تازہ تازہ نو بہ نو ہو کر ذات عشق سے صفات صن میں پر صفا نجیب
جلوہ حافی شان یکتا کی سے منور ہو کر معور ہو رہا ہے۔ یعنی ذات وحدہ نے اپنی روشنی تجلانی عنایت سے ہر دروہ کی میں محیط ہو کر

معمور کر رکھا ہے۔ احمد اللہ اللہ محمد جبار اوس خدا سے پاک کو سزاوار ہے جس نے بنی آدم کو چراغ نہایت کی تمام ایما کو
کے اور پیغمبروں کے سزاوار سب سے افضل و اکمل میں ہمارے بنی سید الانبیاء سدا لا صفیا خاتم المرسلین محبوب رب العالمین
تاجدار دو عالم شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع جمال جہاں آرا سے روشن ہو کر تمام عالم کو منور
و معمور کر دیا۔ اور اس خاک ناپیز کو لباس ہستی کا عنایت فرمایا اور اس فزہ بے مقدار کو عجیب و غریب شکل و رشت باہت
و لغریب عنایت فرمائی اور اس ناپیز خاک کی صف بے مقدار کو دولت حسن صفات کا مرانی صورت و لغریب الاشیاء فی ذوق قدامت
لو اسے انسانی لذت عشق ذات و خدائی حسن روئے کمال روحانی سے سرفرازی تازی کی کجی اور ولحدت کمر صحت آبی آدم
کے خطاب سے مستطاب کیا اور مراتب اعلیٰ سے سرفرازی اپنے نوسے عنایت کر کے اسی خاک ناپیز کو صورت دلیری سیرت
محبوبی شان وحدت کی جلوہ گرمی عطا فرمائی اور اسی کو اشرف المخلوقات اس حسن کے الطاف خضر وادہ سے اپنا خلیفہ
گردانا اور اپنی عنایت سے بہترین غلاب خلق میں اسی کو کیا۔ اللہ اللہ کیا شان معبود و وحدہ لا شریک قادر قدیر کی ہجو یعنی
یہ تمام اسی کی قدرت کو نمایاں ہے۔ اور یہ اسی کی قدرت و حکمت بے پایاں ہے وہی منزہ ذات و وحدہ افضل و اکمل
ہے۔ یعنی جو چاہا وہ کیا۔ اور جو چاہے گا وہی ہوگا۔ یعنی وہ پروردگار مخلوق کا کردگار پیدا کنندہ مالک غفور الرحیم علیم حکیم ہے
یعنی جس کا نور سزاوار و جوش وحدت عشق میں صفات حسن کو گنج دولت بے انداز نمود حسن پر عاشق ہو کر جلوہ معشوقیت
تمام مخلوق کو عشق ذات حسن کی صفات سے آفتاب میں نور اور آفتاب کو معمور کر دیا یعنی سیاروں میں چمک حروں
میں بوسے ملک آسمانوں کو اطلالی آبی عجاز میں حسن کو صندلی کا فوری قیاس کو دوسری الفت کیا کی قدرتشما کو دوسری غمائی
درخون بہر زیبا کی گل شہو بجائے شہ نہ نانی بہا گیا حقیقہ گلوں کو چین مل گیا روح کو لباس بدن قطرہ آب بن گیا۔
گوہر تاب بہتر سے بہتر ہو گیا۔ جوہر۔ اللہ اللہ کیا وہاں گلشن توحید لایزال باکمالی بہتیشالی ہے کہ جس نے بوستان وحدت
کو چین شاداب حسن کے عالم میں رنگ بے رنگی سے وحدت کے ساغر سے پر عشق کے جوش وحدت میں سے حسن کی کثرت
عالم حیرت سے الفت میں آب رحمت سے پر نور صفات میں تجلی ذات ربانی قدرت رحمانی۔ گنجیہ حسن کو شاداب عشق کے اکبر
قادر کاشناور ہو کر غولہ زن بحر کل شہی محیط ہو رہا ہے۔

نظم طبع زشتنوی از اسرار محبت صوفی تخلص غربت قادری شطاری

عشق پناہ ذات پاک میں شہانے عشق مادی خود ہو کی اللہ نے وہ بنا کر آئینہ لاہوت کشا حسن اپنا ایکہ خوش شہر انا

صورتِ اچھن میں آئی نظر
عالمِ جبروت میں رکھا نظر
لذتِ اسکو اس جگہ نہ ملی
اس سبب لولاک لما فرما دیا
جلوہ فرما عشق کن یہ جلوہ گر
کیوں نہ چاہیگا خدا محبوب کو
نور پر معمور تا عرشِ بریں
آئینہ ہے صنِ احمد کی مثال
عشق عاشق عشق ہی عشق ہے

خود ہوا شائق اپنے حسن پر
تا کہ نہ تپسکین بالذات اثر
عالمِ ناسوت کی تحقیق کی
شائیں احمد کے حق نے بر ملا
حسن میں دیکھا وہ شانِ یکائی پر
جیسا اسکا خود ہی وہ محبوب ہو
ظاہر و باطن میں ہر نقشِ نگین
حسنِ کھجور تیں وہ پایا کمال
عشق طالبِ عشق ہی مطلوب ہے

ہو کے عاشقِ حق میں رکھ دغا
کتے مراتبِ عالمِ لاہوت کو
حسن کے باعث جہاں پیدا کیا
ذاتِ حق سے عشق ہو کوئی محال
حقِ حیلِ باحسن مجبورِ جمال
رہتا باوی بہارا عشق ہے
آپ سے ظاہر و باحسن ازل
اول و ظاہر و باطنِ اخلا
سرتقِ اسرار حقِ بندہ نواز

عشقِ کامل کا نہ وہ پایا مزا
پہرہی صورتِ کمالِ تکبیر ہو
عالمِ ناسوت کا نظر رہا
ہوا ماتِ عشق حق یہ یگان
حسن کے عالم میں کمالِ کمال
طالبِ حق کا حقِ نایہ عشق ہے
انکس میں سب کے بسا نواز
عشقِ اللہ عشقِ محبوبِ خدا
جو کمالِ عفتِ سخنِ باحسن سزا

سَلَامٌ عَلَیْہِمْ اَبْنِ صَلَاحِ عَلِی الصِّدِّقِ الْاَمِیْنِ
بِہِجِ اِسے ربِ مکر و درو سلام

مُصَافِحَہُ اَجَادِہِ رَحْمَتِ اللّٰہِ الْعَالِیْنِ
برگزیدہ بنی پہ اپنے مُدَام

اے آفتابِ یزدان تیرا جلوہ تو ہے ،
ہر جزو کل میں جلوہ تیرا عیاں نہاں ہے
لہذا آپ سخنِ واقرب بندے میں چھپ کر رہ
اس ششِ جہت میں جلوہ ہم نے جو تیرا دیکھا
بیا با حیات تیری ہے زندگی یہ میری
ہے قربانی تیرا ہستی کو فانی دیکھا
احد ہوا تو احمد مجبور ہو
بہت حسین اس جا کیسے نظر میں آدیں
الفت میں ہے مزاجِ دو فتنِ ہوں ایکجا پر
رحمت ہے تیری میری فضل و کرم سے داور
نام ہوں عبدیت میں ششم و گنہ سے حیراں
ہوں غمِ خطا میں تیرے کرد کا خراں

اے ماہِ تاب ، حُسنِ مجید میں نہر و توبہ ہے
ہر ذرہ میں سماں تیرا ہی نورِ توبہ ہے
پایا نشان تیرا نزدیک و دور توبہ ہے
تجگو خودی سے کمالِ خلق جو دور توبہ ہے
جانا ہوں قربِ دلبین صدرِ صدور توبہ ہے
تجگو خودی سے دیکھا یومِ النشور توبہ ہے
اولی سے نے تا آخر تیرا ہی نور توبہ ہے
دلبر ہو بچ دل کے وہ رشک حور توبہ ہے
خرموں میں میرے سر ہو کیوں تجگو دور توبہ ہے
عاصی ہوں گو میں تیرا میرا عقور توبہ ہے
آمر و کار ربِ کارستِ مشکور توبہ ہے
بختہ ہے نازِ تجگو آفرینِ کار توبہ ہے

اسرارِ راسخ ہے اس جا اسرارِ رب اکبر
غزوت نے جبکہ ہستی اپنی شائی دیکھا

ہر خرد کل میں دیکھا کہ شانِ نور تو ہے
وحدت کا پایا دیا حجام سرور تو ہے

فضائل میلاد مبارک کا بیان جو ابتداءِ زمانے احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ از اسرارِ راسخِ صوفی قادی شطاری برہانپوری

بسم اللہ

لا محالہ اس مغل میلادِ شریفیت کی فضیلت اور بزرگی کا بیان کرنا انسانِ ضعیف البیان کی طاقت سے
باہر ہے۔ لہذا اگرچہ تمام علماء ربی آدم جو ابتداء سے آج تک پیدا ہوئے ہیں۔ اور جو آگے ہونگے۔ یعنی وہ سب کو
سب حکم رب العالمین جمع ہوں اور تالفا سے لیل و نہار فضائل اور بزرگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس مغل ملک
کی کہتے رہیں تو ممکن نہیں ہے۔ کہ اس کا عشر عشر ہی بیان ہو سکے یعنی وہ مغلِ افادہ سے۔ جو دروازے
آج تک علماء کرام اور اولیاء عظام ہر بشر و دیار کے کرتے ہوئے آئے ہیں۔ اور سب کے خیر و برکت بے انداز اپنے
خالص عقیدت مخفی برکت سے پاتے چکے ہیں۔

باوجود اس کے محمد ابنِ زرقانی نے اپنی کتاب شرح مہذب میں لکھا ہے یعنی حق سبحانہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے
کہ اے لوگو! تم سب تبارک تعالیٰ کی ہر نعمت کا شکر ادا کیا کرو چنانچہ قرآن پاک میں فرمایا ہے وَاذْكُرْ نِعْمَةَ اللَّهِ
یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد کیا کرو یہی نعمت حق میں تمہارے لئے بہتر عظیم ہے پس دیکھا جاتے کہ اس سے بہتر اور
جبرئیل نعمت کو کسی ہوگی۔ یعنی اس سے ثابت ہے کہ اللہ جل شانہ نے ہماری ہدایت کے واسطے اپنے دوست
حبیبِ اکرم محبوبِ معظم کو ہمارے واسطے اس دنیا میں ظاہر کیا تاکہ حکم حق تبارک تعالیٰ سے ہم کو آگاہی دیں اور
اس سے ہم کو تبارک تعالیٰ فی الحقیقت بہت ہی بڑا احسان اس مالکِ بے نیاز کا ہم پر ہوا ہے یعنی اس احسان کا
بیان اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں بیان فرمایا ہے لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا
مِّنْ أَنفُسِهِمْ تَبَايَعُوا عَلَيْهِمْ قِيَامًا ۖ وَلَئِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَخَافُوا أَن يُنَادُوا بِرُسُلِهِمْ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ ۚ لَئِلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ لَاحُظٌ ۚ

کہا ابوشامہ استاد امام نودی نے کہ عمدہ بات ہے پڑھنا مولود نبی کا کیونکہ ایک زمانے سے اس کا رواج جاری ہے
چنانچہ پندرہویں سے اہل اسلام اس میلاد مبارک میں اظہار خوشی سے غیرات اور صدقہ کثرت سے کیا کرتے ہیں۔ علاوہ اور
غریبوں کے اس میں ایک خوبی یہ ہے کہ حق تبارک تعالیٰ نے ہمہ اپنا حبیب کریم واجب التقظیم ایسا عنایت کیا کہ یہ احسان
ہے۔ اسکا ہمہ جو مکمل میلاد مبارک میں ہمیشہ شکر احسان اس کا کیا کرتے ہیں۔ کعب بن مالک سے روایت ہے۔ کہ حقیقت
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک سے مدینہ طیبہ میں مراجعت فرمائی یعنی پہلے آپ مسجد نبویؐ کو داخل ہوئے
اور دو رکعت نماز شکرانہ کی ادا کی بعد اس کے تمام آدمیوں کے درمیان تشریف فرما ہوئے اس وقت پر حضرت عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجمع کثیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چند اشعار پڑھتے جاتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ان اشعاروں کو علیٰ نذر القیاس بالا جلال ان اشعاروں میں مولود شریف کا مبین
شروع سے لیکر پیدائش تک کے تمام چنانچہ اس روایت سے ثابت ہے کہ آنحضرت قدس باب کے زمانہ میں اسکا
رضی اللہ عنہ تعالیٰ نے مولود شریف کو پڑھا۔ یہ بات ثابت ہے۔ جو آنحضرت کے سامنے اسی زمانہ میں میلاد مبارک
کا چرچا جاری تھا۔ لہذا وہ قصیدہ ابھی تک قسطار وغیرہ کی کتابوں میں موجود ہے۔ باوجود اس کے میلاد نبی میں اشعار
نعتیہ کا چرچا اور مجلسوں کا عمل قدیم زمانہ سے جاری ہوا ہے اور تب ہی سنے ایک لبشر اور وہ ہر ولایت ملک در
ملک خصوصاً مکہ معظمہ میں اور مدینہ منورہ میں یہ رسم درواج جاری ہے۔ پس یہ کام موجب ثواب اور خوشنودی خدا
اور اس کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت عظیم و مبارک ہے۔ یعنی اس کے بارے میں زیادہ لکھنا فضول
ہے احمق۔

نظم بطرز شنوی از اسرار احمق صوفی تخلص غربت قادری شطاری

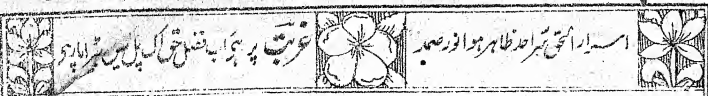
عشق ہے دریا وحدت بیکار جوش عشق بحر بجزنا پیدا کنار عشق کہو لیکو کہیا شے عشق ہے جانے میں پریشیں کچھ جانتے	موجیں ہیں جلی سبھی چھوہ ہزار جلوہ آرا شانِ وحدت بیشمار حسن لکھو کہتے کیا شو حسن ہے بمشرق اسرار احمق کیا جانتے	عشق سر از حسن معنوی ذات عشق حسن دل کا پیو نام کسکا عشق رکھا دے بتا راز مخفی سے اگر آگاہ ہو	بہر ظہور ذات عشق سرمدی دیکھ صفات حسن میں جلوہ بے حسن کو کہتے ہیں کیا تو جانتا موقوف میں بیخبر تم دیکھ لو
---	--	---	---

جانا حبیب کو عشق کہ بر ملا	راز داں اللہ محمد کا ہوا	راد پویش گریہ لکھا در جہاں	جسم کو لکھا ہو میں مغر جان
جان لہاں پردہ مولود میں	راز عشق حسن کا لکھا ہو نہیں	عشق کے پر جوش ہی عالم بنا	حسن کے الطاف سے آدم ہوا
اب بنایا عشق سے عرش بریں	اب بچایا حسن میں فرشتہ میں	عشق ہی درسا وحدت پس ضرور	حسن میں آدم کا ہی ظاہر ظہور
عشق امر را حق ہی سر معنوی	با صفات حسن ذات سرمدی	حسن میں ہی عشق جانا لکھا	کر لے حاصل اس میں غوث و شہو

سلبو یا قوم بل صلوا علی الصدا لائین	مصطفیٰ با جاہ الارحمت للعالمین	برگزیدہ نبی پر اپنے درام	بیچ اسے رب مرے درود و سلام
-------------------------------------	--------------------------------	--------------------------	----------------------------

قصیدہ در لغت سرور کائنات منفر موجودات خالین
شیف المذنبین احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از المیرزا شیخ
صوفی قادری شطاری

شاہنشاہ ہر دو جہاں تیرا کرم انہا رہے	ہیجا محمد مصطفیٰ کیا صاحب انوار ہے	دو نون جہاں ہی شادمان کیا مالک مختار ہے	تم رحمت رحمان ہو تھا امتیں پر پیار ہے
تم منظر نردان ہو صدر صدور جاں ہو	تم صاحب معراج ہو سب انبیا کے تاج ہو	تم وصف میں احمد ترے لیلین طہ ہے بلکہ	اعمال ہمارے کج تئیں دفتر گناہوں کے لکھیں
تیری شفاعت ہے بجا ہی تو صلیب کبریا	ہو رحمت للعالمین ہو تم شفیق المذنبین	ہے نور سے معمور دونوں جہاں ہی جلوہ گر	ہے شان تیری مصطفیٰ شمس الفیاضی بدر الدجی
ہو شمع کو شہدائے حق تری لاچار ہے	ہو قاسم کو شہدائے معاصی کا تو معذور ہے	ہو رخسار تو ہے مگر نبیوں کا تو سر دار ہے	ہے قوسہ ہر دو سر آفتاب سے جہاں کلوار ہے



بیان ابتدائے نور پر نور آغاز ذات و لا صفات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ماہران اہل شریعت عاشقان صادقان قلام طریقت عواصان عارفان بحر حقیقت و اصالان باطن معرفت
نور سے نور پر نور شافعہ جو رو دیا سے وحدت کو زینت رسم اس طور سے کیا کرتے ہیں یعنی حبیب پروردگار عالم کے ظاہر کرنا
چاہا آپ کو نسب سے پہلے اس صانع حقیقی کو عشق خود اپنی ذات سے پیدا ہوا یعنی خود و اپنی ذات پر عاشق ہو کر ظاہر
ظہور فرمایا یعنی خود ذات واحد نے اپنے حق کو آپ اس آئینہ حیا میں دیکھا اور خود بخود اپنا شہیدا ہو کر حیرت میں
آیا۔ یعنی اول موجودات کے اول نور اپنے کو ظاہر ظہور میں لایا۔ حدیث کل شئی بین نور (ی) و انما من نور اللہ
اور دوسری حدیث میں وارد ہے من قال لا الہ الا اللہ محمد المرسل اللہ یعنی حقیقت نور پاک
کی تابعدار زبان قلم سے اس قدر ہے کہ جب اللہ جل شانہ عم نوالہ نے نور پر نور ازاد محمد متنبی محمد مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم کا ظاہر کرنا چاہا تو اسی نور کو کل کائنات جملہ موجودات کا اسی کو منظر گردانیا یعنی اسی کو سچہ ہزار خلق میں اسکی
تجلیات نمایانی سے دونوں عالم کو منور و روشن کر کے معنور کیا۔ اور ایک نہال درخت پیدا کر کے اس کو چاندیوں و کمرہا
فرمایا۔ اور اس کا نام شجرۃ الیقین رکھا۔ پھر بعد اس کے اسی نور پر نور شافعہ جو نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مونی کے
پروردے میں مثال ایک طاوس سائنا کر اس درخت پر بٹھلایا۔ باوجودیکہ اس نور محبوب رب جلیل نے اسی شجرۃ الیقین پر
ایک لفظ سے ترنار میں تسبیح و تحلیل میں مشغول رہا بعد اس کے اللہ جل شانہ و عم نوالہ نے آئینہ حیا کو پیدا کیا اور
اس آئینہ کو سامنے اس کے رکھا یعنی جب اس طاوس نے اس میں نظر کی تو اپنے آپ کو نہایت حسین و پاکیزہ پایا۔
یعنی آپ کو حسین و حسن نگاہ نظر میں آیا۔ اور حیرت سے خود بخود ہی ہوشی میں آیا۔ اور اپنی بارگاہہ جو وہو کر کے
تسبیح و تحلیل یعنی وہی حمد و فرض ہوا نامی امتنان مومنین پر بیخ صلا و تحجج نہا میں۔
علی ہذا القیاس حدیث تقریب میں وارد ہے۔ والی ما خلق اللہ نوری منی سب سے پہلے جس نور کو
سبحانہ تعالیٰ نے پیدا کیا وہ نور میرا ہی تھا اور حق جل جلالہ و عم نوالہ نے اپنے نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کا ظاہر کیا اور اسی کو کل کائنات اور کل موجودات کے نور کو کہہ سکتے ہیں جو کائنات میں سبحانہ

تعالیٰ نے اسی نور کو اپنا آئینہ خود بنا لیا اور اپنا حسن و برکت تمام لادال و بزلطیف سے ایک حصہ منظر خالق کا ظہور ظاہر ہوا۔ ایسے خود ارشاد فرمایا کن حکمہ یعنی وہی نور مخفی خزانہ وحدت سے ساتھ عشق کے پرچش سے دریائے وحدت امواج باحسن لطیف ہو کر کثرت میں در آیا اور حکم رب جل جلالہ کے کن فیکان ایک سطح ظاہر ہو کر مثال سنون حجاب عصمت تک بلند ہو کر نہایت ادب تعظیم سے جبین و انکساری بحکم فرمان برداری سے سرسجود ہوا الحمد للہ رب العالمین والعاقت المستقین یا رحیم الراحمین ط

بطر زشوی مولوی از اسرار اتمی صوفی قادری شطاری تخلص غریب

عشق کو اور حسن کو لکھا ہوا یاں عشق نے اس حسن کو ظاہر کیا آسمانوں کو حکم کل کو کہ گنج ناف نہ اٹھا سکتے خدا پر نہ جانا اس نے عشق و حسن کو لیکن آدم کا نہ لگا دل و باں اور وہی حق نے زبان گویائی کی جن اس عاشق کو مرغرب ہے پیدا عشق و حسن کے چکر چاں ہے فراغ اس حسن و عشق کو پیدا آدم عشق بانی کو ہوا مصطفیٰ ظاہر ہوئے اللہ سے خوب لکھا تو نے غریب یہ سخن	نور اس خالق کا ظاہر ہوا یاں ہر دو عالم عشق سے ماہر کیا بوجہ اور تمازیہ ہے درکار ہو اس کے لائق ہم نہیں بار الہ اور بے سببے اٹھا یا بوجہ کو تتا پریشان خاطر یہ نیم چاں ہو کے ظاہر عشق کو تسکین دی جقدر زن مرد کو محبوب ہے جو نہ سمجھا وہ را حواں یہاں کر دیا آدم کو حبت سے روان وہ طاعت کو نالاک کم نہ تھا حق ہی ظاہر ہے رسول اللہ کو خوب لکھا تو نے غریب یہ سخن	تا امانت دار ہو اس کے لئے عشق کسی لوح قلم ظاہر ہوئے سب نے بکریہ کیا اتمی چاں کو بار آدم نے اٹھا یا صفت میں گرچہ تہیں حبت میں لڑی تھیں پیدا آدم سے کیا تھا کو جب صورت مرد گرچہ اسچاں خاص ہو گو بار آدم عشق تو احسن ہے جب جدا آدم سے حوا کو کیا عشق سے انسان ہونا چاہیے دیکھ حسن و عشق نور احمدی حسن عشق کا یہ سبب چہ کہ لکھا ہو گیا گلزار بارخ آنجنمن	ہوتا ہے درکار اک اسکے لئے کل موجودات سے ماہر ہوئے گراوٹا وین پاش پاش ہو چکا طبع کی خود کو پھینا یا صفت میں اور تہیں آدم کو اس چاں حقیق خوش ہوا آدم حوا کو دیکھ حبت صورت عورت ہی خاص تھا حسن عشق اس سبب غریب کہ ہے بہید یہ پہر جب کہ آدم پر کھلا حسن سے انسان ہونا چاہیے حجم آدم میں کہ سے جلوہ گوئی جسکو رہا سبک گل دل ملا
--	--	--	---

قصیدہ در حمد باری تعالیٰ اور لغت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم

مل گئے طالب و مطلوب ہوئے دونوں ایک
ہوئے انگشت شہادت سے قرد و کمرے
صلو و سلو و کاف خد و نذر کریم
یہ کلام احد صادق ہے نخبہ کی زباں
خلق احسان محمد کا بیاں کس سے ہو
موتے کیا عجز اس ریح چلبلیں زبیا
وکیہ آغاز میں انجسٹم کو اب کر کے نظر
امت عاصی کی امید شفاعت کے لئے
باغ توحید میں صوفی ہی جو کیا باغ حسن

احد احمہ جو ملے شمس و قمر دونوں ایک
ایک کے دو ہوئے پہرے نظر و نور ایک
ہوئے نازل یہ ہی الفاظ قدر دونوں ایک
سبب فرق اس میں جو آیات خبر و نور ایک
باطنی ظاہری احمد کے نشر و نور ایک
قدرت حق سے ملی شام و سحر دونوں ایک
مرحبا صلی علی خیر و خیر دونوں ایک
حشر کے واسطے میں غن و غن دونوں ایک
احد احمد سے ملے لعل و لعل دونوں ایک

کیا کہے وصف محمد کا یہاں تو غرت
لغت احمد بھی لکھی حمد خدا و نور ایک

صلی اللہ علیہ وسلم
یہی ہے رب مرور و سلام
مصطفیٰ با جاہ و رحمت اللعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

بیان وصف ذات ستودہ صفات احمد مصطفیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ انہ کیسے وہ حق سبحانہ تعالیٰ چلتا نہ جن جلالہ عم نوالہ واحدہ لا شریک لہ وہا علی کل شیء وقدر ہے کہ

بطرز شنوی مولوی معنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غنبت

دیکہ حقیقت میں حدیث مصطفیٰ
شعونات میں سہی جہ بیتیں
ستہ نہا خود میں عیاں نادر کہے
سب شیونائیں عیاں ہو کر نہا
تیسرے سہی جلوہ ملکوتی کیا
پس اسی رہ سے دکھایا آپ کو
سجدہ روجوں نے کیا دامن ملا
اول و آخر میں جو سجدہ کیا

کنت کمتر انمغیا حق ہے بجا
پر نہ وہ ظاہر ہو میں سختی میں
حسب خواہش پر نہ وہ ظاہر ہو
روح نیکر ہو گئے ظاہر عیاں
عالم ناسوت میں ظاہر ہوا
رب ہمارا ہو سہی تم جان لو
صف بعف اس کا سجدہ ادا
ہو گیا مقبول حق جل علیٰ
تو نے غنبت خوب یہ لکھا سخن

نور سے احمد کے ہر جہ صفت
بار دیگر پہنچتی خود کیا
تیسرے بار پہنچتی کو کیا
جلوہ گر ہو ابتدا لاہوت سے
پیشتر جب جسم نورانی دیا
سب نے پر اس دم کہا قلوبلا
سجدہ میں شامل ہو اور الہ
چو کہ سجدہ کر نیسے قاصر رہا
بہید اس میں ہے مضائق سخن

حسن میں ظاہر ہوئی ہر گئی داتا
صبح کا ذب کی طرح روشن کیا
میں دن کو پہر ہو ظاہر بجا
دو نمبر جو عالم حیرت سے
دی الست و رب کی اسجا صلا
تو ہمارا ہر گیت اسے بار و الہ
لکھلیا سجدہ سے سب چاہا پرا
اول و آخر میں وہ کہافر ہوا

قصیدہ نعتیہ در حمد باری تعالیٰ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غنبت

ہو احب موزن و ریا رحمت حق کی قدرت کا
ظہور حسن میں اپنی دکھا دے شانِ حدت کی
ہو اس شیدا وہ اپنا حسن دیکھ آئینہ کے اندر
کیا جلوہ کو ظاہر نما حد در نور وحدت سے

بتایا حسن کے عالم میں جلوہ ساری خلقت کا
چڑھایا عشق کا دریا سے تلام جویش کثرت کا
ہو اجرت زدہ دیکھ آئینہ میں مکس موت کا
عدم سے عالم ہستی میں لایا جویش وحدت کا

وہ رب العالمین سے رحمت اللعالمین ہو کر
طلوع ہوا آفتاب اولیں برج رسالت میں
ظہور علیہ السلام نے حاصل کر لیا مطلق
ہوا محبوب و دوں جہاں کا ذات یکتا ہے
لیا ایمان کی دولت کو جب صدیق اکبر نے
عم خطاب نے حاصل حج کی ایمان کی دولت
حیا عثمان بن عفان نے حاصل حج کی کامل
شہنشاہ ولایت ہیں علی حیدر ابو طالب
دو جہاں قون جنت ہیں جناب فاطمہ نہ ہر
سین کو دہر و حسین کو دشت کر بلا اندر
سیدنا عبدالقادر ہے محی الدین خیلافی
کیا اسرا نہ تھی اسرار میں جب مرتبہ حاصل

مکان لامکان سو ہو لب ریائے زمینت کا
ہر اک ذرہ زمیں کا بگیا ہر قیامت کا
بزرگی کو کیا آدم ملا ربہ خلافت کا
چلن سیکھا ہے جس سے بڑا کونہ نبوت کا
ملا صدیق کو ربہ صداقت اور خلافت کا
محمد کی رفاقت سے بڑا درجہ عدالت کا
محمد کی قربت سے ملا ربہ شرافت کا
امامت فخر و دولت میں شجاعت میں کرامت کا
ابنیں کا دامن عصمت و وسیلہ ہے شفاعت کا
پیامک زہر قاتل دوسرا جام شہادت کا
یہ ہی ہیں۔ دستگیر نیکیاں قادر ہو قدرت کا
پیام ہے جام وحدت کا ملاخرقہ خلافت کا

ہو اصفی شہ عباس علی کا جانشین و خلیفہ
خلافت قادری شطاری کا کیا حاصل طریقت کا

بیان نور مبارک حضور سرور عالم منجی آدم کا طور آدم میں آنا است و اعنا صونکے وجود کا

روایت سے اظہر ہے کہ وہ نور شافعی جمہور کو بصورت ایک مرغ سفید زرین ہر ممکن رعنائے پردہ بال کے
شاخ درخت پر بٹھلایا اور جب وہ اس کے آئینہ جیہا کو اپنے دست قدرت سے لاکے رکھا۔
جب اس مرغ زرین و مخندہ فال ہر مثال نے اپنی صورت جمال جہاں آرا کو اس آئینہ حیرت میں جو کہ
دست قدرت نے اس کے سامنے رکھا تھا تمام و کمال ملاحظہ اور معائنہ کیا۔ تو نہایت حسین و بامعین نہایت

جیل تشکیل پاک اور لطیف یکتا سے زمان آپ نے آپ کو پایا۔ اور پر جوش نافرمانی سے یوں نغمہ زن ہوا کہ جیسے بیل نقاد و قدر گزار لم نری میں پیچھے لگا رہا ہو۔ غرض کہ ہر طرح شادیاں اور نازاں ہو کر نغمہ سنجیاں کرنے لگی یعنی اس آئینہ حیا میں اپنے حسن و جمال اور پروبال کو دیکھ کر خود محو حیرت ہو گیا۔ اور محویت کے عالم میں ساتھ محویت کے حیرت میں رہا۔ اور عرق اس کے روتے انور اور جبین اطہر سے اور تمام جسم سے مثل عرق کلاب و عنبر کے قطرات معطر گرے۔ جس سے تمامی انبیاء کی اور نبیوں کی رو حیں ظاہر ہوئیں۔ اور تمام اولیاء و ملائک مقربین جن و بشر حور و پری آسمان و زمین شمس و قمر ہفت طبق سمان و ہفت طبق زمین بہشت و فرخ۔ الغرض تمامی کائنات اور کل موجودات رات و دن سب کا طور اسی نور مبارک سے ظاہر کیا۔

علیٰ ہذا القیاس بعد حکم رب فیدر حضرت نہتر جبریل علیہ السلام زمین پر جا کر ایک مشبہ خاک جس جاسے کہ اب حضور کا روضہ اقدس ہے۔ اس جاسے لائے۔ اور اس خاک پاک کو عطریات عنبریں سے معطر و منور کر کے وجود مبارک سلطان و دو عالم بنی آخر الزماں احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کر کے اس گوہر برضا گنج اسرار معرفت کو قبل آدم علیہ السلام کے چند مدت برنگ قناریل نورانی میں اور پر عرش پرین کو معلق لٹکایا۔ باوجود اس کے جب آدم علیہ السلام کا قالب خاک سے تیار کیا گیا تو کار پر و اذان قضا و قدر نے اس نور سہا پاسر و کوشیا فی آدم میں لا کر امانت رکھا۔ اور پھر رفتہ رفتہ وہ نور تمام اعصار آدم علیہ السلام میں سرایت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ تمام جسم حضرت آدم علیہ السلام کا نورانی ہو گیا۔ بعد ازاں حق تعالیٰ نے واسطے اس نور عظیم کے تعظیم کے لئے حکم ملائک مقربین کو دیا کہ قالب آدم کو سجدہ کریں۔ اور تعظیم بجالائیں اس نور و حریت کا جو قالب آدم میں امانت ہے۔

الغرض تمام ملائک مقربین نے اس نور لایزال کو بخیر و بخل سجدہ کیا۔ مگر اس شیطان ازلی نے سجدہ نہ کیا۔ اس لئے مقہور ہوا۔ اور بارگاہ لم نری سے مردود کا خطاب پایا بطور لعنت کا سزاوار ہوا۔ سارا اقتدار اور اعزاز کو ہٹا دیا گیا آسمان سے زمین پر لٹکا لایا گیا۔ پھر وہ نور شافع جبور سہا پاسر و احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشانی آدم سے لیکر درجہ بدرجہ مراتب یا مراتب منتقل ہو کر عبد المائدت کو حاصل ہوا۔ اور اذن سے نبی ہاشم کو اور نبی ہاشم سے عبد المطلب اور عبد المطلب سے آپ کے پدر بزرگوار حضرت عبد اللہ کو عنایت و مرحمت ہوا۔

یہیج اسے رب مود و سلام برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

نظم بہ طر ششوی مولنا معنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

ہے چہ تو میں یہ قول مصطفیٰ کل شغوات اس میں سے موجود کی چہ نہ زناں لیکن عیاں ہو گئے یہ شغوات عیاں ہو کر زناں نیسرا ہر جلوہ ملکوتی کیا راستہ اس سو تیا با آپ کو سجدہ اسکو رہے صفیہ کیا جو کہ سجدہ کرنے سے غافل رہا	گنت کترا خفیا حق ڈکما پر نہ وہ ظاہر ہوتی مخفی رہی حب خواہش پہر ہی ظاہر نہ ہو گئے سب روح بکرت عیاں سارے ارواح کو کوجا جاجا ایک ہو قادر جہاں کی دیکھ لو گم لگیا سجدیے سلبیہ برا راستہ ہو لا وہی باطل رہا	نور احمد سے بنے جملہ صفات بار دیگر جب تجلی کو لبیا وہ تجلی تیسرے کی بار ویاں ابتدا عالم لاہوت سے جب نورانی میں تھا انکو رکما سن کے پہرے کیا قائلو بلا سجدہ جس اول و آخر کیا ہو ہی اسرار حق غربت سخن	حسب ہو کردی ہی ظاہر نہ صبح کا ذب کی طرح ہو گیا مثل دن کے سب ہوا ظاہر نہ دوسرا ہر عالم جبروت ہے دی الست ربکم کی پر صدا تو ہمارا رب ہوا سے رہا احاطا ہو گیا مقبول وہ بند خدا ہر اسمیں ہمدرد ووا لہن
---	---	--	--

سلو یا قوم بل علی الصدر الامین
یہیج اسے رب مود و سلام برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

مصطفیٰ با جاہ الارحمۃ اللعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

فصیدہ بحر ناپید اکنا یعنی طویل الاشعار از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص بہ غربت برہانپوری	
---	--

جلوہ صنم کا دیکھ سب جا عاشق ہو بد نام ہوا
پوچھا کر کے تجوں کی آہی کفر کہیں اسلام ہوا

رب العالمین سب کا قادر کریں عبادت سبھی جو تیری دل کر
 دیر و حرم اور گنشت کلیسا سب جا ترا مقام ہوا
 ارض و سما میں شمس و قمر میں جلوہ ترا ہے دیر و حرم میں
 آدم کو ہستی میں لایا صبح بت یا شام ہوا
 ظاہر و باطن تو ہے خدایا احد سے احمد نہ کر آیا
 میم کا پردہ جب سے اُٹھایا عالم میں بدنام ہوا
 مقرر رحمت ہے سب تیری جنت دوزخ ہے رب تیری
 ہر خصل میں ذات ہے تیری واحد تیرا نام ہوا
 سب شکلوں میں تو ہے سایا ہمیں بدل بدل کے آیا
 مریخ سفید اور لال اور سیلا الگ الگ کیوں نام ہوا
 پودہ بیل - زراغ - اور تیر - بانسہ قمری سانسے کوتر
 درندوں چرندوں میں تو مگر ہر خصل کا کیوں نام ہوا
 ہستی ہم کو حاصل ہے تجھ سے دہو کا کیا کافر نفس سے
 قادر ہے تو قدرت والا خیر و شر پر انجام ہوا
 سوتے خود تو جاگے خود سے دیوے اور دلو اسے ہم سے
 تقدیر اور تدبیر ہے تجھ سے بندہ مفت بدنام ہوا
 عاشق ہو کے خود ہے شہید عاشق و عقل میں مفت ہو جاگوا
 کون ہے اللہ کہاں محمدؐ اور بندہ کس کا نام ہوا
 شیخ و برہمن شہکد چاہیں آپس میں جھگڑا ناعق چھاتی
 خودی کی حالت دیکر سب کو غفلت کا کیوں نام ہوا
 ارضی ہے یہ اسم مسمیٰ اسم الہی ہے ایک متما
 سبو بھی ہے ساقی بھی اپنا سا غریب نام ہوا
 بازی گری کا بید ہے سارا باطن سے ظاہر ہو نیا
 بتوں کی الفت میں دل ہارا غربت کہاں اسلام ہوا

Checked
1987

صلوٰی تو مہل صلوٰی علی الصدر الامین مصطفیٰ جارا الرحمۃ اللعالمین
بیہج اسے رب نیک درود و سلام برگزیدہ بنی پر اپنے درام

دربیان ظہور نور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم در شراز اسرار قادر می شطاری متخلص بہ غتت برہانوری

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقين الصلوٰۃ والسلام علیک وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیماً
سب ثنا اُس صاحب لولاک حمد موجودات کل کائنات کا ظہور آپ ہی کی ذات ستودہ صفات کے باعث
اس کی ذات اجل کو سزاوار ہے جس سے تمام عالم نے ظہور کو حاصل کیا۔

اللہ اللہ کیسا وہ حبیب کرم محبوب عالم راہ شریعت تضرع راہ طریقت معرفت اور سر حقیقت و با جدار
لولاک لما کون ومکان زیالیث ارض وسماں وما ارسلک الالرحمت اللعالمین شیع المذنبین صدرہ سینہ
گنجینہ طہ و لیلین باغبان شگوفہ ریاضین علم اولین اور آخرین پر انوار نور پر سرور شافع جہو رب حضرت
عبداللہ کو رحمت ہوا تب سے آپ کی جبین پر انوار رحمانی و صورت ہمیشگی ماہ کغانی و قریب پُرضیا کو
نورانی سے معمور ہو رہی تھی۔

فی تحقیق آپ کے پدر بزرگوار خجستہ اطوار با حسن نیک کردار لطیف گفتار مکرم اخلاق شہرہ آفاق
محاسن اعمال نہایت شکیل جمیل تھے۔ مشہور ہے کہ تمام حوران مہ جبین قریش میں اپنے حسن عالم فریب
رعنائی و زیبائی فصاحت اور بلاغت میں ممتاز اور کلام دلربائی اور اعجاز بیانی میں ہمیشہ و سر فراز تھے۔
چنانچہ کوکب نور محمدی نے آپ کی جبین مبارک پر انوار سے آفتاب رسالت اُٹھدی کار و شمس و درخش آن
نہا جس کی روشنی سے عالم نور ہو رہا تھا۔ جس طرف سے اُس یوسف ثانی کا گدڑ ہوا کرتا۔ تمام زبان قریش
اُس کے جمال نہر مثال پریشاں پروانہ یا مثل زبان مہر کے شیفہ و فریقہ ہو کر تھیں۔ حتی کہ جب اس حالت
کی خب عبدالمطلب کو معلوم ہوئی تو آپ کو اس کی فکر زیادہ ہوئی اور آپ کو ہمیشہ خیال تھا کہ خدا و عبداللہ
کسی عورت کی الفت میں نہ پھنس جائے اسوجہ سے آپ حضرت عبداللہ کے زیادہ تر کھانا خالی رہا کرتے

تھے۔ روضۃ الاحباب میں مرقوم ہے کہ آنجناب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونے کے قبل اہل کتاب کو اسی رات کو معلوم ہوئے۔ جس رات کو حضرت عبداللہ حبشی آپ کے والد بزرگوار کو نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا گیا یعنی اُن کو خبر معلوم ہوئی کہ اب زمانہ یخرالام بنی آخر الزماں کا قریب ہے۔ کیونکہ اُن کے قریب ایک جامہ سفید سفوف کا ملبوس حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ہوتا جو ان کا فروں نے شہید کیا تھا وہ خون آلودہ اہل کتاب کے پاس رکھا ہوا تھا۔ مضامین کتب سماوی سے ان کو معلوم تھا کہ جب وہ دوبارہ خون سے تر ہوگا اور چند قطرہ اس میں خون کے ٹپکیں یہ علامت قریب تولد جناب بنی آخر الزماں کا ہوگا۔ یعنی آپ بہت جلد پیدا ہوں گے اس لئے وہ حضرت عبداللہ کے جانی دشمن ہو گئے۔ اور آپ کے قتل کی تلاش میں رہا کرتے تھے۔ مگر کیا مجال تھی جو ایسے بزرگ کو جنگی پیشانی میں نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رونق افروز ہو دے۔ کسی قسم کا صدمہ پہنچا سکتے۔ الغرض عبداللہ ایک روز واسطے شکار کے جانب جنگل روانہ ہوئے اور اُن کی نگہبانی کو عبدالملطوب نے وہب زہری کو روانہ کیا جب حضرت عبداللہ ایک طرف شکار کر رہے تھے۔ اور وہب زہری دوسری جانب تھے۔ اتفاقاً کیا دیکھتے ہیں کہ نوٹے سوار قوم یہودی تلواریں برہنہ کئے ہوئے آمو جو ہوئے۔ اور اُن کے لشکر سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ تمام کسی قتل کے درپے ہیں۔

الغرض وہب زہری نے اُن جوانوں سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ سواروں نے خیال کیا کہ یہ شخص صحابی ہے۔ اغلب ہے کہ اس کو عبداللہ کا پتہ معلوم ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ اُسے شخص ہم کو بتا کہ عبداللہ عیسیٰ عبدالملطوب کو سنا ہے۔ اور کہاں ہے۔ اس کی پیشانی پر نور بنی آخر الزماں کا ظاہر ہے۔ ہم لوگ اس کے قتل کے درپے ہیں اور کئی دنوں سے ہتک رہے ہیں۔ تب وہب زہری نے کہا اے لوگو ہلا تم کیوں اس بیچارے کے درپے قتل ہو اس نے تمہارا کیا کیا ہے۔ بت سواروں نے کہا اُس نے ہمارا کوئی قصور نہیں کیا ہے۔ لیکن اس کی پیشی سے وہ شخص پیدا ہوگا کہ دین اس کا سب دنیوں کو منور کرے گا اور ملت اس کی سب ملتوں کو مٹا ڈالے گی۔ اس غرض سے ہم چاہتے ہیں کہ عبداللہ کو قتل کر ڈالیں تاکہ وہ شخص پیدا نہ ہو۔ وہب زہری نے جواب دیا کہ تم سب ٹپے بیوقوف نظر آتے ہو۔ بہلا تم ہی خیال کرو کہ اگر خدا سے تعالیٰ کو ان کا پیداکرنا منظور ہے تو تم عبداللہ کو کینکر قتل کرو گے۔ اس اثنا میں چند سوار اور بھی نمودار ہوئے لیکن وہ سب فرشتے تھے۔ یہ آتے ہی ان سب مقابل ہوئے۔ اور کچھ دیر میں ان تمام سواروں کو مار لیا اور غائب ہو گئے۔

اس حادثے کو دیکھ کر وہ ب زہری نے عبداللہ سے تمام اعمال بیان کیا اور کہا کہ اب جنگل کا رہنا نہیں ہے۔ پس ہر دو حضرات شہر میں چلے آئے اور اب حضرت عبدالطلب آپ کے عقد خوانی میں کوشش کرنے لگے۔ تاکہ نور پروردگار جناب رسالت آپ اتحاد مجتبیٰ امیر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل میں لاویں۔



سکویا قوم بل صلہ علی الصدر الامین مصطفیٰ جارا الارحمۃ العالمین
بیہج اسے رب مرے درو و دوسلام برگزیدہ بنی پر اپنے درام



تظم بطرز مثنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص غر بہت

اسی گل کا چین میں نہ دیدار ہوئی لولاک کا گل ہے نہارا اسی کا نام ہے اسکے دہن میں تو مونسے قیس کو سنیل ماہایا کدیر کامل کہیں ناقص کہایا مرے اعمال نامہ پر بستی	ایکے برگ گل میں جو عیاں اسی کو حکم کا سارا چلن ہے جب اسکو خواب میں دیکھی زلیخا عجب پرو میں کہا حسن اپنا اطاعت کی زراعت نہ بڑھو	وہی علت ہوئیں گے فغان ہجر قصا و قدر کا دیوانہ بن ہے ہوئی اس حسن پر بقول شیدا دکھا دیتا ہر در پردہ وہ جلوہ تو غربت کا گل مقصد بر آوے	اسی گل کا چین میں نہ دیدار ہوئی لولاک کا گل ہے نہارا اسی کا نام ہے اسکے دہن میں تو مونسے قیس کو سنیل ماہایا کدیر کامل کہیں ناقص کہایا مرے اعمال نامہ پر بستی
---	--	---	---

قصیدہ بسلسلہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری غر بہت

ہوا احد سے جب جلوہ آرا انور احمد کا چمن شاداب ہستی کی ہوئی اس ندر وحدت ہو	ظہور عالم کثرت ہے اس حرف مٹ دکا گذر کر عالم علین سے قطرہ محمد کا
--	---

تجلی نور انور سے زمین و آسمان روشن
ہوئے عاشقان معرفت تم جام وحدت کا
چمن شاداب ہستی ہے منور نور احمد سے
تجلی نور احمد سے زمیں تا آسمان روشن
ظہور خلق کو دریا سے رحمت ذات احمد ہے
و کہا یاحسن کر عالم میں اپنی شان کو اس نے
ہوئے حوالیقین اسجائے ایمان کی دولت
خدائی کی تہوں نے بٹ پستوں پر وہ قادر ہو
ہو احب جلوہ آرا نور احمد فرش خاکی پر
ظہور مصطفیٰ کی تھی صداقت دین کی لیکن
مبارک ہو تمہیں اے مومنو لو د احمد کی
نہ روض کی بجھے پروانہ خواہش محب محبت کی
میں جوش حب میں لکھتا ہوں صفا و نعت احمد کی

ہو اوریا سے رحمت آب کثرت پر محمد کا
سرور عشق کا ہے جوش رحمت عشق احمد کا
گذر کر عالم علیین نشان بستلایا بجبہ کا
ہو اوریا سے رحمت آب کثرت جوش احمد کا
چڑھا جب ابر رحمت جوش میں افتد سوا احمد کا
ولادت کا مچا جب شور عالم میں محمد کا
ولادت احمد مختار کی وہ سُنکے آمد کا
بتایا شان وحدت عالم آداب احب کا
ہر اک ذرہ زمین کا بگیا سوچ محمد کا
تمام عالم میں پہنچا غل رسول اللہ کی آمد کا
وسیلہ روز محشر تب کو ہے پیارا محمد کا
بنی میں شافع محشر بہر وسعہ ہے محمد کا
جہان شک ہو سکے یار و پڑ ہوئے وصف احمد کا

عجب اسرار اُمحی ہے عالم بالائی یہ کثرت
لکھا غرمت قصیدہ حمد خالق انت احمد کا

مصطفیٰ ماجد الارحمة للعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الامین
بیہج اے رب مکرر دو دو سلام

بیان نور پر سرور کا کہ حضرت عبد اللہ سے یہ نور لہی
ظاہر ہوا اور اُسکے تمام حالات

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عبد اللہ نے اپنے والد عبد المطلب سے اپنی حالت اور تمام کیفیت

کو بیان کیا اور کہا کہ اے حضرت جب میں طرف لطائف مدینہ کے جاتا ہوں۔ تو مجھ کو اس وقت ایک نور عظیم الشان میری پشت سے ظاہر ہوتا۔ کمالی دیتا ہے اور اس کے دو حصے ہو کر آتے ہیں یعنی ایک حصہ طرف مشرق کے روانہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا طرف مغرب کے روانہ ہوتا ہے۔ من بعد وہی نور پہرہ پر شکل پارہ ابر کے میرے سر پر سایہ فلک ہوتا ہے۔ اور جب وہ نور آسمان کی طرف جاتا ہے تو تمام دروازے آسمان کے کھلتے ہیں۔ اور اسی طرح جب میں زمین پر جا کر بیٹھتا ہوں تو زمین سے آواز آتی ہے کہ اے عبداللہ خبر دار ہو یعنی تیری پشت سے ایک نور جلوہ گر ہے۔ پھر سلام اور جس درخت خشک کے قریب جاتا ہوں۔ سبز ہو جاتا ہے۔ اور جب اس سے الگ ہو جاتا ہوں تو پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ جب اس حالت کو عبدالطلب نے سنا۔ کہا کہ اے جان پدر عبداللہ تم کو معلوم ہو کہ تمہاری صلب سے سید رسول ہادی سبیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے۔

اور ایک روایت سے ثابت ہے کہ جب عبداللہ جانب بخانہ کے تشریف لیجاتے تو ان تمام قبول ہو کر آواز آتی تھی کہ اے عبداللہ زہرا تم ہماری طرف نہ آؤ کیونکہ تمہارے قریب آنے سے ہم پر ہیبت غالب ہوتی ہے۔ اور ہم کو تم سے صدمہ عظیم ہوگا۔ کیونکہ نور اطرا س جی آخر الزماں صاحب عرش و ایشان کا تمہاری پشت مبارک میں ہے یعنی اس کے باعث ہم پر صدمہ عظیم ہے۔ اور وہ سبب ہماری ہلاکت اور بربادی کا ہوگا۔

چنانچہ وہ نور مؤثر اس صاحب لولاک عرش بریں تاج المرسلین مکان لاکین کا تمہاری پیشانی انوار باسعادت میں جلوہ افروز ہے اور اس کے باعث ہم سب ہلاک ہوں گے۔ اور وہ ہماری ہلاکت کا باعث نظر آتا ہے۔

مراجع الذہب میں لکھا ہے۔ بعد اس کے وہیب زہری اپنے مکان پر آئے اور اپنی بی بی سے تمام واردات میدان کی بیان کی۔ اور کہا کہ مجھ کو آرزو ہے کہ اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبداللہ سے کروں یہ شکر ان کی بی بی ہی بہت راضی ہوئیں۔ تب وہیب زہری نے بعض دوستوں کے ذریعہ حضرت عبدالطلب کو پیغام روانہ کیا۔ عبدالطلب نے بھی خوشی اس پیغام کو منظور فرمادیا اور تیار ہی خدائی میں مصروف ہوئے۔ اچھی ساعت دیکھ کر حضرت عبداللہ کا مخلص حضرت آمنہ خاتون سے ہو گیا یعنی وہ دروازہ بشارت جادوی الاول شب جمیعہ کو عبداللہ آپ کے پروردگار سے منتقل ہو کر حضرت کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون کے شکم مبارک میں روشن و منور ہوا۔ اور اسی ناکشہ ہے کہ جس رات کو حضرت کی والدہ ماجدہ

حاملہ ہوئیں دوسو عورتیں رشک و حسد سے مرگئیں اور اس رات کو تمام ملائیک مقربین آسمان نے غفلتہ شادمانی کا اہل زمین کو سنا دیا اور اہل زمین نے طنطنہ کا مہرانی کا آسمان تک پہنچایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام رب جلیل ایک علم سبب خانہ کو عہد پر لٹکایا اور تمام دروازے ہشتوں کے کھول دیئے گئے اور تمام عالم انوار اقدس الہی سے معمور ہو گیا۔ انیس لعین پہاڑوں میں جا چھپا اور چالیس شبانہ روز روتا رہا۔ حیوان قریش کے بولنے لگے اور بشارت دی مغرب کے چرند پرندوں نے مشرق کے چرندوں اور پرندوں کو بت روئے زمین کے سہرنگوں ہو گئے نوشیرواں کا بالا خانہ دہل گیا اور اس کے قصر کے چودہ کنگرے گر پڑے تمام وحش و طیور ایک دوسرے کو فودہ سنا تے اور غل مچاتے تھے۔ کہ آج کی شب حضرت آسمنہ خاتون با زیب گنج دو مخفی امانت الہی سے معمور و منور ہوئیں لہذا اب زمانہ خیر الائمہ حضرت آدم حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا قریب آپہنچا ہے۔ اب ظلمت کفر مٹایا جاوے گا۔ اور کفر و فریب شیطان لعین کا کہلیا وے گا چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ جل جلالہ و عزم ذوالہ نے آنجناب تقدس مآب کی ذات بابرکات سے مخلوق کو راہ ہدایت پروردی شریعت پر راہ نجات فیض حاصل ہوا ہے۔ آمین ثم آمین۔



سَلَامٌ يَا قَوْمِ بِلِ صَلَوةٍ عَلَى الصُّدُرِ الْاِیْمِیْنَ مصطفیٰ ماجار الارحمۃ للعالمین
 بیہج اے رب مکر و دوسلام برگزیدہ بنی پر اپنے دام



یہ طرز شنوی مولنا مغوی از اسرار الحق صوفی
 قادری شطاری متخلص بہ غربت

الحمد لله نور ذات کبریا	حجۃ موجودات کا مظہر بنا	ذات احمد منظر کل کائنات	حق علی آپ کا جو باصفیات
سجدہ جبکہ جو فرشتوں نے کیا	ظاہر و باطن کی وہ درخشا	نور سے پہنچا کو ظاہر کیا	نار سے پہنچا باد التلح کو کیا
پہنچی سے آپ کو پیدا کیا	آپ کف سے خاک کو پیدا کیا	حجم آدم ان عناصر سے بنا	روح کو پہنچا سین داخل کو کیا
سجدہ جبکہ تھا ملائیک نے کیا	ہو نفیقت و فیر روح کی صدا	روح پیدا نور احمد سے ہوئی	روح حق جو روح احمد ظاہری

روح آدم اور صفات احمدی	دیگرہ تو ثابت ہو ذات احمدی	کون مسجد ملائک ہے بنا	پہلے سجدہ روح نے کس کو کیا
آدمی کے جسم میں اللہ ہو	مخزن اقرب ہو کہا اللہ نے	میکم کا پردہ پڑا ہو ایک ہے	نور احمد نور احد ایک ہے
بے مضائقہ سخن پر لسان	کیا لکھا اسرار حق غربت بیا	نور احمد روح آدم کی ہوئی	نور خالق ہے نور احمدی

مصطفیٰ اجار اللہ رحمۃ اللعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

سلوئے قوم بل صلوی علی الصدر الامین
یہج اسے رب مرے درود و سلام

قصیدہ نعتیہ در بحر دراز بحضور سرور کائنات معجزات از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غنبت

ملکوتوں سے لیکر سجدہ تو کس کو سجدہ ہے کیا
بقعہ میں سب ہیں تو ہے سب میں نار ہو کسکی نور ہو کیا
خود ہی کی غفلت چائی تجہ پر معرفت سے دیکھ اپنے اندر
عمر نہ بچا اپنی صرف کر دیکھ نظر کر تو ہے کیا
عناصروں میں اپنے نظر کر جو اسوں میں اپنے تو فکر
اسی راہ سے دیکھ لے چکر احد ہے احمد بندہ ہو کیا
زیریم میں دیکھ لے خود کو احد احمد بندہ ہے جس کو
لا الہ سے غور کر خود کو خالی کس کا اور ہر اسے کیا
شش و قمر یہ دونوں ظاہر تیری خدمت کے ہیں اندر
خود کو اپنے غور فکر کر بندے بندے کا عرفان ہو کیا
من عرف کو کہا ہے جانا فقہ عرف سے کیا پہچانا
غور تو کر گرچہ ہے داتا احد احمد کون ہے کیا

غوث قطب ابدال بنے کون ان کو کیا کس نے یہ ہیں کون
 عاشق اور مشوق ہیں کون دیکھ لے خود کو تو ہے کیا
 ہندو مومن گہر اور ترسا کون ہے رب ان کا اور کیسا
 دیر و حرم اور کنشت کلیسا رب العالمین کون کیا
 پروردگار عالم ہے سب کا کفر ہوا اسلام ہے کسکا
 کس کا مذہب ملت کس کا کس کا بندہ اللہ ہے کیا
 عبد رب کو کیسے جانا احمد کو کیسے پہچانا
 تو اپنے کو بندہ جانا بندے کا اللہ ہے کیا
 غور کر تو خود کو پہلے اپنے کو اسے حق کے بندے
 بندہ بنایا کون ہے کس نے کہہ اللہ بندہ ہے کیا
 ایک عیاں ہے ایک مٹا ہے حق کا مکان بندیکالہاں ہو
 ظاہر میں تو بندہ ہوا ہے باطن میں بندہ ہے کیا
 دیکھ تو اسے اسرار حق کو یہ ہے ہوا اسرار حق ہے
 ہستی فانی میں غربت ہو فنا ہوا تو بقا ہے کیا

صلوٰۃ علی الصلوٰۃ الامین مصطفیٰ ماجار اللہ رحمۃ العالمین
 بیہج اسے رب سے درود و سلام برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

ذکر ولادت باسعادت حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین جناب
 حضرت سید المرسلین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 در نشر لطیف

روایت ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ خاتون سے کہ آپ نے فرمایا ہے ایام حل میں کوئی تکلیف

اور گرائی جس قدر سے عورتوں کو ہوا کرتی ہے ویسی محکو مطلق نہیں تھی۔ لہذا ان آیاموں میں ایک خواب دیکھا جو ایک شخص نے خواب میں آکر مجھ سے کہا کہ اسے آمنہ خاتون منجھو مبارک ہو جو تیرے شکم میں ایک ایسا درہ بے ہانا یا پافرزد و لبند ہے کہ وہ ہی سردار و دو نوجوان کا اور محبوب حق کا ہو گا۔ اور اس کا دین اس دنیا میں قائم ہو گا۔ تا قیامت وہ بت پرستی کو متنازع یعنی جب وہ پیدا ہو گا تو نام اس کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا اور نام اوس کا توریت اور انجیل میں احمد ہے۔

زمانہ آدم علیہ السلام سے لیکر وقت تولد حضور خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہ ہزار سات سو پچاس برس کا زمانہ گزرا تھا۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا منجھو بشارت دی خواب میں بارہ پیغمبروں نے کہ آفتاب عالم تاب وحدانیت مطلع قدم سے اچھی ساعت حدوث میں رونق افروز ہو گا۔ یعنی شب اول میں آدم علیہ السلام نے فرمایا دوسری شب کو حضرت شید علیہ السلام نے اور تیسری شب کو حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا اور چوتھی شب میں نوح علیہ السلام نے اور پانچویں شب کو ہود علیہ السلام نے اور چھٹی شب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اور ساتویں شب کو حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اور آٹھویں شب کو نبی انبیا میں ہارون علیہ السلام نے نویں شب کو حضرت داؤد علیہ السلام نے اور دسویں شب کو حضرت سلیمان نے اور گیارہویں شب کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔

یعنی سید کو یمن سلطان دارین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہونے والے ہیں۔ اور آنجناب کی والدہ ماجدہ کا فرمانا ہے قبل تولد آنجناب کے سمر زمین کو ب میں محط عظیم تھا جو آغاز محل میں پھلی کرات آپ کی ظاہر ہوئی ہے جب آنجناب کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں تو اسی برکت سے محط عظیم وضع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سمر زمین سے خشک سالی و دور کی اور تاح پریشانی و خستہ حالی وضع ہوئی۔ اور ب کو خوشی نصیب ہوئی باوجودیکہ ان ایام میں آپ کے والد بزرگوار کو سفر کا اتفاق ہوا۔ بعد مراجعت کے راہ میں سفر آخرت اختیار کیا یعنی آپ کا انتقال ہو گیا۔ اور عبدالمطلب کو اس سانحہ عظیم سے صدمہ عظیم ہوا۔ یعنی اپنے بیٹے کا رنج و الم درد و زلفت کا از حد صدمہ ہوا۔ اور اس سبب سے اور بھی رنج از حد ہوا کہ ہنوز رحم مادر سے اسی آفتاب نبوت نے گلشن دنیا میں طلوع نہ فرمایا تھا کہ آپ کے والد بزرگوار نے نہال آخرت کا پہل چکنا خال نکلتی ہی اس درد دیا سے وحدت کثرت ابر و ندرت کی موجب برکت اور عظمت تھی یعنی یہ کل باتیں سر مبر حکیم مطلق کی حکمت سے خالی نہ نہیں۔

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
 مصطفیٰ اجارہ الارحمۃ للعالمین
 بھیجے اے رب میرے درود و سلام
 برگزیدہ نبی پر اپنے مدام



بطر ششوی مولوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غنیمت

<p>حاجہ حبیب آمنہ بی بی ہوئیں حضرت عبداللہ دنیا سے اچھے ایسکے حکمت خدا کی ہے نہاں شکم مادر میں جب آئے وہ حمیم بھید کر میلاد احمد کا لکھو</p>	<p>پانی برسا اور گرانی دور ہوئی پہلے پیدا ہونے کے فوس ہے کیوں نہ کر کیا باپ کو زندہ ہوا باپ سے محروم ہو وہ یتیم سامعین کو بٹنے حیرت اور جھوٹ</p>	<p>اس برس ہر بی بی نے اپنے چنا رنج تھا سب کو ہوا احمد یتیم ظاہر احکمت یہ تھی اس میں نہاں نور احمد ہے جو اسرار نہاں اسرار حق ہے راز سر معنوی</p>	<p>خشک کہتی ہی ہری سب بگئی ظاہرہ دنیا میں ہے در یتیم تھا ظہور عید فخر نور احمدی جان احمد ہو گئی ستر حیاں پردہ میلاد میں غنیمت ششوی</p>
--	--	---	--

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
 مصطفیٰ اجارہ الارحمۃ للعالمین
 بھیجے اے رب میرے درود و سلام
 برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم آنجناب کے والد کے انتقال پر ملائق از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بانپوری تخلص غنیمت

<p>کچھ بہار طفلی نہ دیکھا خبر یتیمی کے سوا قدرا فدائی کو جس نے باپ کی دیکھا نہیں</p>	<p>طالع اختر تھا چمکا اور روشن ہو سیر باپ کی صورت نہ دیکھی گود مادر کے سوا</p>
---	---

کس قدر مہر پدر ہوتی ہے کیسے جانتے انفت مادر پدر کس طور ہوتی ہے عیاں واہ کیا ہی خوب ہے پیارا نبی پیارا نبی رحمت اللعالمین ہے اور شفیع المذنبین بت پرستوں کی تھی حالت کفر کی ظلمت میں مالک کون و مکان ہو صاحب تاج الور حال کیا لکے گا غربت اس شہ کو نین کا	گلشن دنیا میں آتے ہی پدر رخصت ہوا ایسی حالت سے وہ مطلق بیخبر ہو کر رہا امت عاصی پر اپنی خود فدا ہوتا رہا تا دم آخر ہی امت امتی کت رہا روستی ایمان کی جگہ کفر سب جاتا رہا شمس جب عرفان عالم کی حقیقت یار رہا دیکھلے اسرار الحق اسرار ہی سلم رہا
--	--

بطر شنوی مولوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری مخلص غربت

اس منہ بی بی محل ہی جہاں میں پیدا ہو گا کہ ہے اس نعل نگو ہو گا تعریف سے کل آگئی طاہر ہے صاف اندر کو سوا	چہ مہینہ تک نہ کچھ آثار تھا دیکھ محمد نام رکھنا اسکا تو حق کی حمد ہے پہچان ہوئی ہے یہی تعلیم حق سے بر ملا	خواب میں اگر کسی نے یہ کہا حمد حق ثابت محمد سے ہوئی ذات حق سے نام حضرت کا ہاقت غیبی نے دی اگر تدا	حاملہ ہو فخر عالم سے بجا اگر چہ ہے تعریف احمد کی صحیح نام ہے ادن کا محمد مصطفیٰ دی خبر آتے ہیں احمد مصطفیٰ
--	--	--	---

قصیدہ نعیتہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری مخلص بہ غربت

سروسے ہنای دو بدو ہے مرے تن اور جاوا جائیں تو ہے	ترا جلوہ ظاہر و باطن میں دیکھا مرے چارہ نظر کی دو کائناتیں ہے
--	---

ہر گلشن میں گلستان میں دیکھا ہو ظاہر اسجا تو ہر شان میں کیا
 ہو احسن براسنے خود آپ شیا کیا جلوہ معشوقیت میں ہویدا
 کیا خمر سے تو بچہ ہول سا کیا ان سے پیدا تو ایک گل ہزارا
 کیا ہلو کس نے کہاں سے ہوئے ہم خدائی خدائی خدا کی ہجہ
 ملی چار حفر کی ہستی ہماری حواسوں سے آباد ہستی ہماری
 شرب خودی سے پرستی کیجا ہے اسی سے کی الفت میں سستی رکنا
 رکنا نوبت حسن میں کیا نشاۃ رکنا کعبہ ولین کیا بیت یہ خانہ
 صنم خانہ عشق کا محبوب دیکھا تھوں کے پرستش کو معیوب دیکھا
 تو ہی گل گلستان میں تو ہی ہے گل تو ہی ساتی اور شیشہ جام دل
 نہ اسر نہ کج دیکھہ ہر نفسی ہے وہ ظاہر ہو اگر تو بندہ نفی ہے

ترا حسن کامل ہر انسان میں دیکھا تھی گاہ ہر دم جان میں تو ہے
 کیا ظاہر ازل و آخر کو پیدار کیا پر وہ حسن اور باطن میں تو ہے
 کیا اس سے تو سب چھا آشکارا اسکل دیون ہر شان میں تو ہے
 بنا پر وہ خود ذات کا تو م تو ہی عاشق معشوق کیاں میں تو ہے
 گماں پر رہی سب درستی ہماری خود میں خدائی کے ارکان تو ہی
 سجد و ریائی سے پیدا کیا ہے بہ حسن کا فر کے یو انہیں تو ہے
 خودی کے حسنیوں میں رکنا دیوانہ تھوں میں خدائی کی ارکان تو ہے
 طلب ہو کیا وہی مطلوب دیکھا ہوا معر و خود سے تو عرفان میں تو ہے
 تو ہی وصل سے اپنی ہے شاد کل گل نسرین اور یگان میں تو ہے
 یہ غربت کا لکھا سخن کیا صحیح ہے یہ قلب جبر اور دل چاہن میں تو ہے

مصطفیٰ با جاہ الارحمت اللعالمین
 برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الامین
 پہنچ اسے رب مرے درود و سلام



بیان ولادت آنجناب احمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم



اسے عاشقان احمدی واسے شگفتگان روسے احمدی یہ مقام نثار ہو جائیگا ہے۔ یعنی تولد اُس شہ کوئین حبیب
 دارین سید الانبیاء والاویار محبوب عالم تاج دار عظیم احمد مجتبیٰ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا آغاز تولد مبارک صاحب برج
 نبوت خاتم رسالت خیر الامم شفیع نبی آدم آخر الزمان کا ہوتا ہے راویان شکیوہ بیان لکھتے ہیں۔ اور آنجناب کی والدہ چند
 فرماقی ہیں کہ اول درو میں چکوا ایسی آواز حبیب اور ہدیت ناک آئی کہ جس کے سننے سے منجھو کمال و بہشت غالب ہوئی
 اور میں یک نخت سہم گئی اسی حالت میں ایک مرغ بزرنگ سفید یک بیک وار دو ہوا جس نے اپنے بازو میرے قلب پر

پرے اوس کے ملتے سے تمام خوف و حراس میرے دل سے جاتا رہا۔ اور بصارت چشم اس قدر بڑھ گئی کہ اُس وقت مجھ پر تمام مشرق اور مغرب کا احوال روشن ہو گیا اور اُس روشنی میں تین علم مجھ کو دکھائی پڑے یعنی ایک علم طرف مغرب کے دوسرا طرف مشرق کے اور تیسرا باہم کعبہ پر نصب کیا ہوا نظر آیا۔ یعنی یہ تمام قدرت اوس غفور الرحیم کی تھی۔ من بعد ایک چار نورانی اور وہ اتنی بڑی لمبی چوڑی کہ آسمان سے تابہ زمین فرش ہو گیا اور بہت ہی صاف مثل ابر کے بچھو نظر آیا اور بعد پھر اس کے مجھ کو چند دم نظر آئے اور وہ تمام زیر آسمان کے ہوا پر حلق برابر صفت باندھے ہوئے تھے اُن میں سے ایک کے ہاتھ میں طشت زردین اور دوسرے کے ہاتھ میں صراحی نقرنی اور سلاخی آفتابہ لئے ہوئے لوازم ہزارے خدمت کسی صاحب عصمت باشکوک کے عہد داری پر برابر مستعد واسطے خدمت جہان کے کھڑے تھے۔ باوجودیکہ اُن کو دیکھ کر مجھ کو چادمان گم ہوئی اور مارے غیرت کے جسم اطہر سے پسینہ کے قطرات جاری ہوئے اور جو قطرہ زمین پر گرتا تھا وہ شگ و گلاب و عنب سے زیادہ خوشبودار معلوم ہوتا تھا میں اس وقت نہایت ششدر اور شرمندہ ہو رہی تھی۔ اور اپنی نہایتی کا از حد خیال کر رہی تھی۔ یعنی اس وقت میں نے اپنے دونوں ہاتھ واسطے مناجات کے درگاہ خداوندی میں اُٹائے اور گویا ہوئی کہ اے پروردگار عالم میرا حال تجھ پر عیاں ہے۔ اور اس حالت سے خوب واقف ہے کہ اس وقت میرے قریب کوئی نہیں ہے اگر عہد منات کی کوئی بیٹیاں اس وقت موجود ہوتیں تو وہ میرے درویش شریک حال ہوتیں اور مجھ کو بھی ایک قسم کا اطمینان ظاہری ہوتا۔

الفرض اس دعا سے فارغ نہ ہوئی تھی کہ کیا دیکھتی ہوں کہ تمام مکان میرا منور ہو گیا اور چاروں طرف روشنی سے معمور ہو رہا ہے۔ اس روشنی میں بہت سی عورتیں مجھ کو دکھائی دیں جن میں تین عورتیں نہایت صاحب جمال اور ذی شان ان کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کوئی خیر مرثوہ جان بخش اور فرحت اثر سنانے کے لئے آئیں ہیں میں ان کو اس وقت دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئی۔ اور ان سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اور کس لئے تشریف لائی ہو۔ تب وہ سے میری طرف مخاطب ہو کر اس طرح فرمائے لگیں۔ کہ اے آمنہ خاتون تم ہرگز نہ گہراؤ ہم سب مرثوہ فرحت افزا ابوالفضل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت باسعادت کی خدمت اور مبارک باد کے لئے بلکہ رب جلیل تبارک تعالیٰ کی آئی ہوئی ہیں اور نام ہمارے بی حوا۔ ہاجرہ۔ اور بی مریم ہیں تم کو مرثوہ فرحت و بلند سلطان و دو عالم محبوب عالم مالک ارض و سما احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارکبادی دینے کو آئی ہیں۔ مبارک ہو اے آمنہ خاتون تم کو یہ فرزند ارجمند جہاں خواہ شاققت اور زہے تقدیر اور بہتر نصیب اس کا جس کو انیسافر زندقہ خاتم المرسلین خاتم النبیین سید المرسلین حبیب مکرم محبوب دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم انانت کچھ اسمہ اور خوبی عنایت ابن ربی سے سرفراز ہووے اور زہے طالع اور خوبی نعمت اُس کی کہ جس کے شکم میں ایسا گوہر دریاے عظیم رہبار و نفع

افروز ہو مبارک باسلامت ہو اسکو جو تمام خلقت میں دین متین اور آئیں اس کا جاری ہے اور ایک عالم جس کا کلمہ پڑھے اور زبان پر دار اور مطیع ہو انحمد للہ رب العالمین والا عاقبتہم الموفقین صلواتہ سلام علیک علی اللہ واصلیہ الجمعین وسلم وصدیات۔

— ❦ —

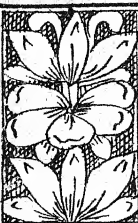
سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ اجار الارحمت اللعالمین
بہج اسے رب میرے درود و سلام برگزیدہ اپنے نبی پر مدام

بطر نشنوی از اسرار حق صوفی قادری تخلص غربت

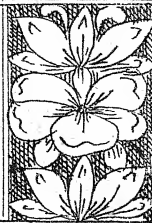
اللہ ارشد نشان کیا لولاک ہے باب سب غلبہ بریں گے کمل گئے سبز زمین کعبہ کے سب جانور نجم سب افلاک پیر کے گئے نور سے معمور ہو گا کل جہاں آتش فارس ہی سب بھر جائیگی سے روایت آمنہ خاتون سے روشنی تھی آسمان سجلیوہ گر	عالم افلاک میں بل چل پڑی قتل و ذبح میں ہی سناں لگ گئے یوں گے دینے وہ باہم خوشخبر اور خوشست سے دلائی پچھو کفر کی ظلمت مٹو گی بیگیاں خشک مریا میں ہی ہوا آتری وقت پیدائش محمد کے وے سارا عالم تلامذہ آب تر	جو روز غماں اور ملک جنو و میور ہر طرف دیدی منادی نے ندا بس ہوا ہی آسمان پر رہ گئی ہوں گے ظاہر اب محمد مصطفیٰ ہو گا اب دین محمد آشکار اور خزاں ہی دور ہو چکا ہی کفر نعمتیں داخل ہوئیں از غیب سے سے عجب اسرار حق رب جہاں	آمد ہے محبوب عالم کی ضرور جلوہ گر ہوئے ہیں اب خیر الودا تم گپا پانی اور آتش بجھ گئی جلوہ گر ہوئے وہ ایدہ با عز و جا اور نشان احمدی ہوئے کھر جب بیع الاولیٰ آئیگا مگر طقت تمام اور ایک صرحی تیرے یہ لکھا مولود غربت نے یہاں
--	---	---	---

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ اجار الارحمت اللعالمین
بہج اسے رب میرے درود و سلام برگزیدہ اپنے نبی پر مدام

— ❦ —



نظم بطر شہنوی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت



جلوہ مصطفیٰ مبارک ہو	رحمت کبریا مبارک ہو	شان لولاک شان ہے جسکی	نور خمس الضیاء مبارک ہو
نخل امید باعد و شجر	جذامر جہا مبارک ہو	ہاجرہ آمنہ سے کتنی تہیں	پہلو ہو ہوسدا مبارک ہو
نام احمد محمد ہے اس کا	یہ در ہے بہا مبارک ہو	آمد آمد ہے کیسے سلطان کی	مالک و دوسرا مبارک ہو
مدعی پائمال خوش احباب	سہ مری یہ دعا مبارک ہو	ہاشمی ہے لقب محمد کا	خال و خط پر ضیا مبارک ہو
جلوہ آرا ہوا آفتاب عرب	نور خیر الودا مبارک ہو	گہرین اندر کے ہوا پیدا	تاج ہر دوسرا مبارک ہو
سراسر ارحم ہے سربہنی	شان بیکتا خدا مبارک ہو	مالک اس وقت تو دعا غریب	مولد مصطفیٰ مبارک ہو

ایضاً قصیدہ در شان حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار الحق
صوفی قادری شطاری تخلص غربت بر ہانیوری

محمد صاحب قرآن ہے بارغ نبوت کا	محمد مالک برہان ہے بارغ ہدایت کا
اُسی کے نور نے دونوں جہاں کو کر دیا روشن	محمد باعث امکان ہے بارغ رسالت کا
اسی کے نور سے آباد ہے یہ عالم ہستی	محمد رونق ویشان ہے بارغ قدامت کا
حقیقت صانع قدرت نے ظاہر کر دیا جو تھا	عوب کی سرزمین سے مٹ گیا سب نام طاعت کا
ہوا وہ گنج مخفی بھر دیا سیب میں گوہر	محمد گوہر ہر شان ہے بارغ حقیقت کا
بڑی رحمت ہے تیر ہی آخدا و خدا آگاہ ہو سکے	کیا ہے رحمت اللعالمین کو بارغ رحمت کا
نہ ہم کو خوف محشر کا نہ دوسرے نادر و نوح سے	وسلیہ ہم گنگاروں کو ہے اسکی شفاعت کا

<p>آئی میں ہوں شہداء اس نبی کی ذات اطہر کا ہوئے مجھے گنہ صاوتیر سے الطاف پر یارب لکھا امر الحق اسرار میں جب اس قصیدہ کو بیاں کس طور سے ہو حمد خالق اور نعت احمد</p>	<p>اداسے ناز پر قربان ہوں مفتوں ہوں صورت کا کیا اونکو شفیع عامیاں جو اپنی امت کا تو عہدہ کمال کیا ہر شر سے اس کی شفاعت کا سخن دانی میں ہے مشہور گو مصرعہ ہی غزل کا</p>
---	--

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصداقین مصطفیٰ ماجاء الارحمت للعالمین
بہج اسے رب مرے درود سلام برگزیدہ نبی پر اپنے دمام

ذکر ولادت باسعادت سید الانبیا سند الاصفیاء محمد بن محمد مصطفیٰ صلی علیہ وسلم

اے عاشقان احمدی واسے شیفنگاں روئے محمدی یہ مقام جاں نثار کرنے کا ہے یعنی امرت کو نبین
حبیب وار بن سید الانبیا سند الاصفیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت موجب خیر و
برکت ذکر ثواب فی دارین سعادت کو نبین برکت عظیم ساتھ ادب و تعظیم محبوب رب للعالمین صاوق الیقین متوکلین
کو جب حنات و بجات باعث شفاعت گنہگار ان امت کو بلائے آفات سے بجات کا باعث ہوا کرتا ہے۔

راوی سے روایت ہے جو آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہے کہ وقت ولادت باسعادت کے ایک مرغ سفید
مہیب جانب آسمان سے وارد ہوا اور وہ زمین پر آئے ہی شکل انسان نہایت خوبصورت جوان ہاتھ میں پیالہ
شربت شیریں کا شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید لکڑیا اور کمالی یا آمنہ اشرفی یا آمنہ لکڑیا
آمنہ خاتون کو پلا دیا۔ اور آپ نے اسکو خوب سیر ہو کر پیا۔ بعد اس کے اس نے اپنا بازو آپ کے شکم مبارک پر
پہرے اور مسج کیا اور کہا کہ اظہر بالکیمہ قبلہ مسکین ظاہر ہوئے یا رحمت اللعالمین اظہر بالکیمہ قبلہ مسکین
زمین اظہر بالکیمہ قبلہ مسکین ظاہر ہوئے یا رحمت اللعالمین واسطہ رحمت کے اظہر بالکیمہ قبلہ مسکین
خیر و خلق امت اظہر بالکیمہ قبلہ مسکین اظہر بالکیمہ قبلہ مسکین اظہر بالکیمہ قبلہ مسکین اظہر بالکیمہ قبلہ مسکین

ہو جائے یا بدرالجا ظاہر ہو جائے اسے نور اللہ ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہو جائے الغرض سید الانبیاء سدا لا یفصا
ابوالقاسم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریخ بارہ ربیع الاول کو بروز پیر بوقت صبح صادق ہزاروں
جہاد و جلال سے دولت سرسائے اقبال میں قدم بہت عزم سے اس فرش زمین کو جلوہ افروز نکلیں آنحضرت مآب
سے بازیب و زینت ہو کر اس دنیا کے تاریک کو روشن اور متور فرمایا۔
جسکو دیکھ کر ہر وہ عالم بالا پتر اسے اور نیر درخشاں کو چکڑا یا لینے جوق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پیدا ہوئے تو زمین سے آسمان تک مبارک باد کی کاشور و غل ملند ہوا۔ اور ہر ایک فرشتہ قدم بہ قدم شعلیں نوری
کے کٹر تار اور تمام شور و غل ملند ہوا۔ اور ہر ایک فرشتہ مقاموں پر موبہ کڑے ہو کر مبارک باد کی جناب
بارتعالیٰ کو دے رہے تھے۔ اور درود سلام ہر طرف سے ابوالقاسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
پر پڑ رہے تھے۔

اے سب مومنوں تعظیم کو حضرت کی آمد پر پڑ ہو سب تم درود اسجا ائمہ کی آمد سے
سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الایمن مصطفیٰ ماجار لا رحمت اللعالمین
پہنچ اسے رب مرے درود سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام



بطر شہنوی از اسمہ رحمت صوفی قادری تخلص ثوبت

تہار ربیع الاول اور ماہ منہر چرخہ فرشتے عیسے آئے وہ اپنے کلمہ اولیٰ آخر کا سکھلا دیا صاف لکائیں سے وہ ظاہر ہوئے خاندان تاریک کو روشن کیا جس قدر تامل احمد کو علیم	بارہویں تاریخ تہی دن تھا پیر طشت میں احمد کو ٹھہلایا اس دن ظاہر و باطن سے آگاہی دیا اور کیفیت حادثہ بالکل پاک سے کلمہ ہر ایک شے کا تہا سینہ ہر تہا خدا کا علم آؤ تھے کلیم	جلوہ فرما ہو گئے جب مصطفیٰ سات بار آب ان کر جسم سے غسل دیا اوس شے کوں نہیں شع کے مانند تہا جسم آپ کا جسم نورانی تہا مثل آفتاب ورنہ پاک آیا ہے حق و حقا	حسن پر شیا ہوا جسکے خدا جہاد خلد پنا کر پھر گئے اور پوشیدہ کیا ماہ جمیں کو سایہ احمد کا یہ تہا سایہ خدا اپنی صورت سے تہا نام ماہتاب حاجت کو نلو غسل کی تہا ہی جہاد
--	--	---	---

آپ کو کرتے تھے سب سلام	حور و غلام اور ملائکہ بھی اب اٹھو سب مومنو تعظیم کو	احمد مرزا کا ہر ہوشے اور جکا دو پناہ تسلیم کو	پیدا عالم میں تو ظاہر ہوئے
------------------------	--	--	----------------------------

قصیدہ نظم بطر مشنوی مولانا معنوی از اسرار الحق
صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

السلام سے آفتاب و لیں	السلام سے انتخابِ آخریں	السلام سے قبلہ کون و مکان	السلام سے پیٹھ و اسے مسکن
السلام سے تاجِ خوافیا	السلام سے رونقِ دنیا و دین	السلام سے دار و کردارِ حق	السلام سے عالم علم الیقین
السلام سے زینتِ کون و مکان	السلام سے پہننا مومنوں	السلام از زینت - بلوغِ صمد	السلام از تاجِ فخرِ العالمین
السلام سے مقتدا سے انبیاء	السلام سے اقتدا سے عارفین	السلام ملکِ عرب سے آفتاب	السلام سے حبیبِ عرشِ بریں
السلام سے شہرہ آفاقِ رب	السلام سے مالکِ کرسی نہیں	السلام سے منظرِ نورِ خدا	السلام سے شاہِ والا با حسین
السلام سے قبلہ گاہِ انس و جان	السلام سے جاوید نورِ نہیں	السلام سے دلیگیرِ بیکیاں	السلام سے چارہ بجا پرگان
السلام سے مالکِ ہر دوسرا	السلام سے فخر و ولتِ شتاؤں	السلام سے واقفِ سرا و محقق	السلام سے معشوقِ حق کا لیں
السلام سے غربتِ عاصی کشتاؤں		السلام سے خاصِ رب العالمین	

قصیدہ نعت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار الحق
صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہانپوری

ادب سے بیٹھو ذکر احمد مختار ہو تا ہے	مردب مومنو ہو جاؤ ذکرِ مبارک ہو تا ہے
احد احمد میں ہے اک راز اسما خور سے دیکھو	احد کی ذات سے اب سید ابرار ہو تا ہے

اصحابِ مہم کے پردہ سے بس اظہار ہوتا ہے
اوسے یوسف کا اب چہ چہ بانزار ہوتا ہے
تو لد جس کے گہ میں احمد مختار ہوتا ہے
چمن شاداب مہبتی کا گل گلزار ہوتا ہے
تمہارے ساقی کوثر کا اب اظہار ہوتا ہے
حبیبِ خالقِ داور کا اس پر مایہ ہوتا ہے
کہی انکار ہوتا ہے کہی اقرار ہوتا ہے
گدا کے واسطے کیا حکم اسے سرکار ہوتا ہے
سُنا ہی واں علاج عاشق بیمار ہوتا ہے
کہ اب گرم سخن یہ بیکس و ناچار ہوتا ہے
تنہا یہی دل میں ہی اقرار ہوتا ہے
پیا جو ساغرِ وحدت وہی بردار ہوتا ہے
کہ خربت کا ستارہ طالعِ میرا ہوتا ہے

خدا محبوب کے جلوہ سے ظاہر کر دیا خلقت
خدا خود ہو گیا شیدا بنا احمد کی صورت کو
زمین پر اکسین جو رہیں مبارک دکنے کو
جگہ لی عالمِ عین سے صدرِ مبارک میں
اٹھو اسے عاشقانِ معرفت سیرابِ جاؤ
جو کرتا ہے محبت بندہ اسکی چاہ سے اس پر
عمر ختم ہو گئی میری۔ سبکی چاہ و الفت میں
ہوں میں فنا وہ خیزاں دور سرگرداں الفت کا
جلو لیکر مدینہ کو تجھے اب ہند سے یاد
مرد کا وقت ہے ای شاہِ اُمم منکر نیکر آئے
دمِ آخر ہے جہادی زبان پر نام احمد کا
لکھا اسرارِ حق اسرارِ احمد میں قصیدہ یہ
عجب کیا عالم رویا میں وہ تشریفِ نوا ہو

مصطفیٰ ماجا الارحمت اللعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مقام

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدیقین
بیچ اسے رب مرے درود و سلام

بیانِ وصفِ توصیفِ آجناغہ عالمِ محبوبِ محمّد بنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
عینہ سلم و شہزادِ صوفی اسرارِ حق قادری شطاری برہانپوری

بس صلواتِ طبیات اس ذاتِ اظہارِ علی صفاتِ الشرف البرکات پر پہنچا جاسے اور تحفہ درود اس صاحبِ ملک
سید پاک خاتمِ الرسول نبی مقبول سلطانِ دین شہنشاہِ بہترین برگزیدہ عالم نوح بنی آدم سرِ ملکہ اولین

خاتم الرسول شفیع المذنبین واما رسلناک الارحمۃ للعالمین محبوب رحمان مطلوب نیردان محبوب مناسے شوق القمر
 آبرو افزائے انا اعطیناک الکونین جمال یوسف محبوبی کمال مرتبہ خوبی سالک مسلک سبحان الذی اثری محرم
 راز قادی الی عہدہ واقف مواقف حرم ادا قفی تاجدار لولاک لما زیندہ دنی فنتی المستغنی عن مکان قاب تو سین
 اودانی خاقان دیوان اذیفشے سلطان ابوان مازارغ البصر واطن علی بلبل گلستان احمدیت طوطی شکرستان صمدیت
 شمس الضحیٰ بدر الدجی بہنایۃ القیامۃ انبیاء پیشوائے اولیاء سید الاصفیاء محبوب کبریا احمدیہ محمد مصطفیٰ صلی
 علیہ وسلم والدہ اصحابہ اجمعین وسلم یعنی وہ کون ہیں جو اسما پر آج رونق افروز ہوئے ہیں۔ جن کا نام نامی اور اسم گرامی
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو آج اس گلشن دنیا میں جلوہ افروز ہو کر ظاہر ہوئے ہیں یعنی یہ وہ ہیں جو
 تمام انبیاء و کون کے سردار ہیں ان کے سبب سے تمام جہاں کی نمایاں ہے۔ اور آدم کی پیدائش ہے۔

یعنی ایسی بلند اسکی شان ہے جو آسمان اس کے آستانہ پر قربان ہے۔ اور نینیں تلج عرش بریں ہے۔ اور اسکی
 محکوم زمین ہے۔ اور جس کا ادنیٰ خدمت کار جبرائیل امین ہے۔ اور لنگر خانہ ہائے کامیکائیل ہے اور جس کی رضا پر
 راضی عزرائیل ہے۔ اور جس کا خاشیہ برادر اسماعیل ہے۔ اور اس کا براق برق رفتار ایسا راہوار کہ بالائے لامکاں
 نذر و دور کا راس کا گذر ہوا۔ فی الحقیقت اگر اس نور خدا نغم الہدیٰ عاشق اعم معشوق صم کا دنیا میں ظاہر ہوتا تو
 تاقیامت طریقہ بت پرستی بہت احماس سے دور نہ ہوتا۔ اور جو اس کا قدم خوش خرام زمین پر نہ آتا تو کابر رسالت
 یوں ہی ناتمام رہ جاتا۔ اس کی مشعل شرع نے چراغ اسلام کا روشن کرایا۔ اور اندھیرے ظلمات کفر کے داغ
 کو مٹایا۔ یعنی ایسی روشنی شرع رہبر ہی کی و کائناتی کہ راہ ہولوں کو اپنی راہ نجات ہائے آئی یعنی بہشت اس
 کے دوستوں کی فرش کی راہ ہے۔ اور جہنم کو نمراس کے خادموں کی چاہ ہے۔ یعنی جب وہ اپنا مرتبہ شفقت
 و کما لے گا۔ اور آتش دوزخ کو آب رحمت سے بجائے گا۔ اور گناہگاروں کو باغ جنت دلائے گا۔ حاجت
 کو گناہ پر رشک آوے گا۔ یعنی غیبت اس وقت تحفہ درود اور سلام پڑھ کر سنا و بیگا۔

مصطفیٰ ماجاء الارحمۃ للعالمین

سلو قوم علی الصلو علی الصلو اللامین

برگزیدہ نبی پر اپنے درام

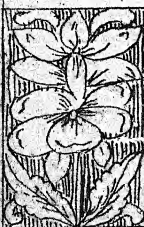
مکبج اسے رب میرے درود سلام

قصیدہ پیدائش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از صوفی اسرار الحق قادری شطاری تخلص برہانپوری

لاکھوں کا کلیں ہوا پیدا و دنوں عالم میں فیض چکا ہے باغ عالم میں کیا بہار آئی اصدا احمد میں ایک نکتہ ہے نقش تصویر و پیکر نقاشی شور عالم میں ہے چا جس کا وہی اول سے نیلے آئینہ ہم نگاروں کے مجھوئے کو	زیب عرش بریں ہوا پیدا رحمت اللعالمین ہوا پیدا آمنہ کا کلیں ہوا پیدا وہ نمبر اولیں ہوا پیدا ہو کے حیرت یقین ہوا پیدا وہی سلطان دیں ہوا پیدا تحرم راز دیں ہوا پیدا وہ سراج میں ہوا پیدا وصف جسکی قولہا ہے غوث	خاتم المرسلین ہو جلوہ نما دو جہاں میں ہے نور ماہ و پ اکمل گیا باغ گلشن توحید روشنی و ہر رونق کعبہ ماہتابِ عرب و مہرِ حجم امتِ عاصیاں کا پشت و پنے طلحیں ہے جسکی شانِ شرف متراسرِ حق ہو یدا ہے وہ شہرِ مسلیں ہوا پیدا	ایسا نام نہیں ہوا پیدا وہ محمد حسین ہوا پیدا احمد لاکھوں ہوا پیدا وہ گلِ نرگس ہوا پیدا صدر صدر نشیں ہوا پیدا شافع المذنبین ہوا پیدا وہ محمد یقین ہوا پیدا عاشق یقین ہوا پیدا
--	---	--	---

مصطفیٰ ماجا، الارحمۃ للعالمین
برگزیدہ بنی پر اسپنے مدام

سلویا قوم علی صلوات اللہ علیہ
بہج اسے رب میرے درود و سلام



قصیدہ اسرارِ حق صوفی قادری شطاری تخلص غرابت برہانپوری



ندامت تہی بہت غفلت تہی آفتِ خوب چہائی تہی

جہاں تمانیک تھا سب بت پرستوں کی خدائی تہی

نہوئے سرور عالم ہوتا رہو نہ روستن
پڑے سب کفر کی حالت میں سب اندہیر تھا مطلق
ہو احب رحمت اللعالمین دنیا میں ظاہر تب
ظہور خلق کو حاصل ہوا جب نور احمد کا
پڑے ستے کفر کی غفلت تھا اندہیر عالم میں
تمام اندہیر تھا ساری خدا کی شرک کرتی تھی
ہوا ایمان جب کامل حضور ہی ذات اقدس سے
حضور ذات اقدس سے ہوا ایمان جب کامل
عجب اسرار حق ہے سراسر احمد سراسر احمد کا
احد سے سراسر احمد غور کر لے اس جگہ غریت

سیاہی کفر کی ساری ضیائی مصطفائی تھی
ظہور مصطفیٰ سے کفر ظلمت کی صفائی تھی
خدا شاہد چہنم سے ہمیں مطلق رہائی تھی
ظہور مصطفیٰ سے دو جہانیں روشن تھی
ظہور مصطفیٰ کے نور سے لیکن صفائی تھی
بتوں کی تھی خدا کی بت پرستوں میں خدا کی تھی
ایسی ذات اطہر سے ہمیں ایمان رسائی تھی
مثالیات پرستوں کو ہمیں بت سے رہائی تھی
خدا کی سب خدا کی نور احمد سے بسائی تھی
مجھ سے خدا کی تھی خدا سے مصطفائی تھی



مصطفیٰ ماجد الارحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے درام

سلو یا قوم بل صلوا علی صدر الامین
بہجے اے رب میرے درود و سلام



پیدا ہونا ذات اظہر کا اس دنیا میں اور اس کا مذکور و نکات از اسرار حق
صوفی قادری شطاری مخلص غربت برہانپوکی

سبحان اللہ الحمد للہ کیسے آفتاب خیر و برکت نے مطلع ذات مطلق سے حرف کل کائنات ظہور میں اگر ظہور
فرمایا۔ باوجودیکہ جس کے جمال پر مثال بالکمال مطلع جہاں اہر اسے زیب عالم میں جلوہ افروز ہو کر فرشتے تا بہ عرش جلوہ
نور پر ضیاء آفتاب ماہتاب کے ظہور ایک عالم کو دکھلایا۔ اور اسی روشنی سے سک سے تاسان کفر کی ظلمت ہستی کو مٹایا
اور اسی کے نور کے پر تو سے ہر ایک جہزہ ایمان لایا جو ش زن بشت خوان نعمت عظمیٰ سے دارا سرور و سلام
ہو رہا ہے۔ اور تمام اس کی ضیائے نور کی تجلی پہل رہی ہے۔ یعنی تمام شجر و پودے درود و دیوار سے مبارک

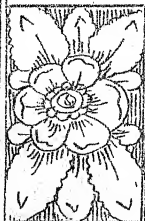
سلامت کا یہ کام چلا کر رہا ہے اور تمام مخلوق خدا پرست کا جلوہ شان محمدی سے نمایاں ہے جسکی نور قدس کی کجی پہنچنے زمین و آسمان کی دکائی ویرہی تھی۔

اللہ اکبر! کھیا وہ سلطان رسول آفتاب عرب ہر حجر روشن آرا ہے سبحان اللہ کھیا وہ شان والا ہے۔ اور دونوں عالم میں ایک برگزیدہ تاجدار رونق افزا ہوا ہے اللہ اکبر! کھیا آفتاب جہاں تاب جس کی روشنی سے کوشین منور ہو رہا ہے۔

راویوں سے روایت ہے اور آپکی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہے کہ بعد ولادت باسعادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ابرہہ سفیر آسمان سے نواہو کر آنحضرت کو آغوش رحمت میں لیکر نظر سے غائب ہو گیا اور وہ ابرہہ جہاں بیت مال احمد سے چمکتا منور ہو رہا تھا مانند ہر تاباں کے دکائی پڑتا تھا بعد اس کے آفتاب کو ایک پارچہ سفید میں لپیٹے ہوئے پایا۔ اور قبل زہدہ مفارقت کے منادی غیب نے ندائی کہ آفتاب خراجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو چاروں طرف عالم کی سپر کراؤ تاکہ تمام جن وانس ملائک حور و غلمان کل کائنات موجودات عالم کو آپ کا جمال بیت مال محمد شال دکراؤ۔ تاکہ وہ سب آپ کو جانیں اور پہچان لیں کہ وہ سلطان صاحب برہاں جسکی فلور اجلال کی چار دانگ عالم میں وہوم تھی یہی حبیب خدا خاتم المرسلین رحمت اللعالمین ہے۔

باوجودیکہ جو کلمات و تحقیقات سب انبیاء و علیہ السلام کو حق جل جلالہ و رحمہ ذوالجلال نے جدا جدا عنایت فرماتا تھا وہ سب تمام و کمال اس ذات ستودہ صفات کو باجملہ عنایت کئے گئے۔ یعنی خلافت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ملک سلیمان علیہ السلام کی اور حسن یوسف علیہ السلام کا اور خلعت خلیل اللہ کی اور کلام موسیٰ علیہ السلام کا اور کرم عیسیٰ علیہ السلام کا اور عبادت یونس علیہ السلام کی اور شکر نوح علیہ السلام کا اور احسان اسمعیل علیہ السلام کا اور بشری یعقوب علیہ السلام کا اور صورت حضرت داؤد علیہ السلام کی اور صبر ایوب علیہ السلام اور زہد یحییٰ علیہ السلام کا علاوہ اس کے اور بہت سی نعمتیں خداوند عفو نے اپنے حبیب مکرم محبوب عالم کی ذات بركات میں عطا فرمائیں جس کا بیان تاحدا امکان زبان قلم سے رقم کرنا انسانی نعم اور ادراک اور قیاس سے باہر ہے۔ لہذا ولایت محبوبیت حق ربوہ بیت اور قربیت صفات منصب اور قضا و حیاحساب شفاعت عظمیٰ علم وسیع عرفان نعمت ظاہری باطنی صوری معنوی خالصاً غلصاً منور و موزون و مذہب یہ حسن ذات والاصفات بابرکات میں موجود تھے۔ یعنی کوئی کمال ذات والاصفات سے خالی نہ رہا یعنی سب آپکی ذات بابرکات میں متاثر حال تھے۔ اور کل کائنات اور کل موجودات ظاہر و باطن اس سلطان ارض و سما کی شان اہم پر کھنڈہ درود و سلام کی زبان زوخاص و عام سے بلند تھی کہ ان میں

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الایمن
 مصطفیٰ ماجا، اللہ رحمت اللعالمین
 پہنچ اسے رب میرے درود و سلام
 برگزیدہ نبی پر اسنے سلام



قصیدہ سلام بطور ثنوی از اسرار حق صوفی قادری شطاری تخلص غربت



السلام اسے ابر رحمت السلام	السلام اسے شائق شوق السلام	السلام اسے تاج فخر المرسلین	السلام اسے حقاقت السلام
السلام اسے آفتاب عربی عجم	السلام اسے گنج دولت السلام	السلام اسے پیشواے انبیاء	السلام اسے شائق قدرت السلام
السلام اسے شافع روز جزا	السلام اسے مختار حقیقت السلام	السلام اسے مالک عرش بریں	السلام اسے فخر امت السلام
السلام اسے چشمہ کوثر کے شاہ	السلام اسے نوح رحمت السلام	السلام اسے مالک کائنات و سما	السلام اسے باب رحمت السلام
السلام اسے روشن کائنات دین	السلام اسے ویر رحمت السلام	السلام اسے عاصیہ نیک زبنا	السلام اسے ویر رحمت السلام
السلام اسے تاج شفاعت	السلام اسے تاج شفاعت السلام	السلام اسے مظهر کون کمال	السلام اسے بحر سخاوت السلام
السلام اسے باب ختم الانبیاء	السلام اسے فیض رحمت السلام	السلام اسے رہنما انسان جاں	السلام اسے داور حکمت السلام
السلام اسے اسرار حق سر خدا	السلام اسے باب عظمت السلام	السلام اسے حقاقت عرش علی	السلام اسے جاویدت السلام

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الایمن
 مصطفیٰ ماجا، اللہ رحمت اللعالمین
 پہنچ اسے رب میرے درود و سلام
 برگزیدہ نبی پر اسنے سلام

قصیدہ در شان حضور پر نور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 از اسرار حق صوفی قادری شطاری بر ہا پوری

زینتہ محفل سیلاد میں رحمت کرتے ہیں
 محمد مصطفیٰ کا ذکر ہم جس دم سناتے ہیں

یہاں میلاد حضرت کی ہے مجلس مومنو دیکھو
درو دوں کو پڑھو اسجا یہاں ذکر تجر ہے
زمین آسمان میں سب خوشی میلاد احمد کی
جہاں پر ذکر احمد ہو وہاں مہیو ادب سے تم
مبارک وہ مکان ہو جس مکان میں ذکر احمد ہو
خدا خوشنود ہو تا ہے جہاں ذکر پیہر ہو
جہاں حمد خدا اور نعت احمد مصطفیٰ کی ہو
ہمارے شافع عشر شفیع المذنبین ہر سے
ہو سلطان عالم جلوہ آرا جب کہ شہر میں
ہو جب لم یرفی ذات اقدس کا ظہور کسجا
جناپ کعبہ الدین کی زیارت پیشتر ہو
ہو اسرار حق اسرار ظاہر سر اسرار احمد سے

یہاں نعت محمد مصطفیٰ پڑھتے پڑھاتے ہیں
ملک جن و بشر تعظیم کو یاں آتے جاتے ہیں
سبھی حوران جنت ہی مبارک باد گاتے ہیں
اتھو تعظیم کو ملکر شہادتین لاتے ہیں
بشر توہر بشر ہی ہے فرشتے و دوتے آتے ہیں
مثل مشور ہے کہاتے ہیں جسا انکا گاتے ہیں
وہاں پر عرش اعظم سے فرشتے آتے جاتے ہیں
ظہور مصطفائی میں نجات ہم اپنی پاتے ہیں
اسین سے یہ میلاد نبی ہم پڑھتے آتے ہیں
خوشی کی عاصیوں کو لے اپ وہ بخشاؤں ہیں
کجاپ اخروی کا ہم صلہ ہی خوب پاتے ہیں
قصیدہ غنیمت عاصی کا سجا وہ سنا تے ہیں



سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الامین
بچھ اسے لب اسے درود و سلام
مصطفیٰ ماجار الارحمۃ اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے دارم

قصیدہ از اسرار حق صوفی قادری

ملک عرش بریں شاہ جان آتے ہیں
آفتاب و عوج و مام منیر عالم
درونق کعبہ اور رونق دہر و حرم
بنیم میلاد مبارک ہے یہاں چرکی
آمد آمد کی چچی دلاہم ہے دو عالم میں

دیکھو وہ آتے شہ کون و مکان آتے ہیں
مالک الملک مشہ کون و مکان آتے ہیں
آمد آمد ہے شہ انبی و جان آتے ہیں
مرحہ صاحب قرآن کی شان آتے ہیں
شائق ہر دوسرا شاہ جہاں آتے ہیں

جس کے آئنے کی محی وہوم ہے بلکہ لایہ فلک
بزم میلاد میں رحمت کو لئے جو و ملک
اس شہ والا پر ہر ہو سب ملے ہو و
مرحبا صلی اللہ شان خدا ہے احمد
صفت کیا لے اسرار محی غیبت اس جا

ہو ہمارک تمہیں فیضان آتے ہیں را
مومنو دیکھو وہ سلطان جہان آتے ہیں
تاج لہار فین سلطان جہان آتے ہیں
شافع روز جزا محبوب جہان آتے ہیں
ذات الہر شہ ہر وہ جہان آتے ہیں



مذکور حالات وقت ولادت باسعادت حضور اکرم ﷺ حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار حق صوفی قادری شطاری متخلص بعبودیت
در شرف و نکتہ مرغوب

راویوں نے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب آنحضرت سرور کائنات کی پوہی کا
اخبار ہے۔ اور آپ نے بچہ خود ملاحظہ فرمایا ہے وقت ولادت نیز ولادت کے بعد اوس وقت آپ شریک
حال تہیں۔ اور اپنے نور نظر جگر گوشہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو بخوبی ملاحظہ کیا یعنی
جو جو کچھ وقت ولادت باسعادت حضور سے واقع ہوئی ہیں اسکو آپ کی زبانی راویوں نے روایت
کی ہے۔ لہذا وقت ولادت باسعادت آنحضرت بحیثہ الصلوٰۃ الحمد للہ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تولد
ہوئے ہی تمام مکان نور سے معمور مثل آفتاب کے روشنی کے روشن ہوا اور اوس روشنی میں جھک جہ
چیزیں نظر آئیں۔ ایک یہ کہ وقت تولد کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک سجدے کی واسطے
زمین پر چمکا دیا۔ اور زبان مبارک سے آہستہ آہستہ فرمایا یا رب اُمّی اُمّی۔

اللہ امر کیا وہ نبی پیرا اپنی اُمت عاصی کا جو ان کو وقت دلاوت باسعادت کے اپنے اُمت
کو نہ بولا اور پہلے ہی سے اپنی اُمت کے خستہ حالی پر شفقت فرمائی سبحان اللہ زبہ قہمت اور ہر طرح
اس اُمت کا جس کو ایسا رفیق شفیق اور مدد دہر بان ہی ملے۔ اے سیاہ کاروں کا شفیع المذنبین فرشتوں

کا رحمت اللعالمین صاحب معراج شفاعت کا تاج ظہور راہ منور چشمہ کوثر بخشش کو چاہنے والا کو نصیب ہوا ہے۔ اسے امت کائنات کا فکرا کر دیا اپنی جانبیں اور تصدق کرو قربان کرو اپنی اللہ واسیے ہمدردی اور پیشوا پر جس نے پیدا ہوتے ہی تمکدیا دیکھا اور حق جل شانہ سے دعائے مغفرت مانگی۔ دیکھو اس حالت کو جو تم کو تمہارے آقا کے نامدار و دو عالم کے سر دار نے وقت ولادت باسعادت کے مطلق نہ پہنچا۔ اور زبان مبارک سے خطاب مستطاب امتی کا ارشاد کیا اللہ اللہ شکر و احسان اس خالق جل شانہ و عم نوالہ کا جو ہم سیاہ کاروں کو آپ کی امت میں داخل کیا پس اسے جان نثاران احمد دل و جان سے قربان ہو جاوے فی کریم الرحمن پر اور شکر بخلاؤ اس رب الرحیم خالق لایزال و دائم الال کا جس نے تمہارے واسطے ایسا ہادی مستقیم سلطان اعظم شافع المذنبین مددگار امت اپنے فضل عظیم سے ہم سید کاروں کو عنایت فرمایا۔

اسے عاصی امیر وار رہو اور امید سب کو برور بخشش آپ اپنی شفاعت سے بخشو انیس گے حق رب العزت سے تمام کنگاران امت کو ملتی ہو کر ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے ضرور یاد فرمائیں گے۔ اور اپنی امت کو بخشو اگر اپنے ہمراہ جنت میں لیجا دیں گے۔ آمین ثم آمین

باوجودیکہ اس کے دوسرے عقیدہ اپنی زبان مبارک سے کلمہ شہادت ادا کیا الشہدان لا الہ الا اللہ فی رسول اللہ اور اس کلمہ کو اس قدر نصیحت اور بلاغت سے ادا کیا کہ سننے والوں کو تعجب اور حیرت دامگیر ہوئی اور سب کو بخوبی متانی دیا۔

اور تیسری حالت یہ نظر آئی کہ جب ظہور ذات اقدس کا ظاہر ہوا تو وہ روشنی مشعل یا چراغ سے زیادہ منور ہو رہی تھی۔ کیونکہ نہ ہوتا معنی وہ خاص نور رب شکر لایزال بیانی یا کمالی کا تھا۔ بعد اس کے میں نے چاہا کہ آنجناب تقدس باب کو چلاؤں اور اس وقت غیب سے آواز آئی کہ اسے صفیہ تو کلیت نہ کر سنبے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پاک اور شہتہ کر کے بھیجا ہے۔ ان کو نہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے عاشقان و جان نثاران احمادی داسے شیفنگان روئے محموسی یہ مقام جان نثاری اور فدا ہو جانے کا ہے۔ اور غور کرو کہ تمہاری ہادی مقبول پیشوا اسے رسول حبیب مکرم محبوب و دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پاک و صفات ہو کر اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔ اور یہ یقین کامل ہے۔ اور اسقدر سے اپنی امت عاصیوں کو آپ رحمت شفقت و مہربانی سے ہم کو سیراب کر کے جنت میں اپنے ہمراہ لیجا دیں گے۔ اور پانچویں آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ناف بریدہ اور ختمہ کئے ہوئے بیچ دنیا کے ظاہر ہوئے ہیں۔ انہی ایسے نئے نئے سنے آپ کی ذات اطہر یا صفات سے ہویدا ہوئے ہیں۔ اور پہچنے میں نے خود اپنی نظر سے دیکھا دونوں شانوں

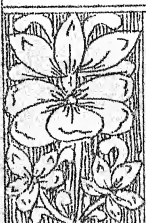
در میان نشان ہر نبوت خاتم رسالت مثل ایک ستارہ صبح کے روشن اور درخشاں تھی۔ اور اس میں بخط
جلی یہ لکھا ہوا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

باد جو اس کے کہ تمام کافروں نے اس کو چاہا کہ مٹا دالیں اور اپنے فکر کا نہ چھوڑا مگر کلمہ طیب کی برکت
سے ہرگز نہ مٹا سکے کیونکہ اس کا مٹانا دشوار تھا۔ یعنی اس قدر سے اس کلمہ کی تصدیقی جس اہل اسلام کے دل پر صداقت
سے کندہ کی گئی ہو تو اس کا دلوں پر کامل اثر ہو کر تاب ہے۔ یعنی وہ ہرگز مٹایا نہ جاسکتا۔ اور جو اس کلمہ طیب
کی برکت حلاوت جس کے دلوں پر ساتھ تصدیقی کے ثابت کیا ہے وہ ہرگز کفر کی ضلالت غلاط میں مبتلا نہ ہوگا
مگر اس کلمہ کی پوری طور پر تصدیق حاصل کیا ہوئی۔ یعنی دل کی صداقت سے زبان کا اقرار کیا ہو تب اس حالت
میں اس کلمہ طیب کی ان کے دلوں سے مٹا نا بہت دشوار ہے۔ اور چونکہ اس کلمہ طیب کو بخوبی نقش دل پر کندہ
کیا ہو تو امید قوی ہے کہ وقت مرگ شیطان بعین اس کو ہرگز نہ ہلکانے پاسے گا۔ اور نہ بفضل خدا اس
مرد مومن کے جسم پر حالت نزاع میں کسی قسم کی تکلیف ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
کے طیفیل سے ہر مسلمان کو اس کلمہ پاک کی تصدیقی عطا فرمائے۔

۞

مصطفیٰ ماجار اللہ رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

سلبیہ یا قوم بل صل علی الصمد الامین
بیچ اسے رب میرے درود و سلام



نظم بطرز شبنوی حضرت مولانا معنویؒ از
صوفی اسرار حق قادری شطاری برہانپوری



<p>اسی باقی خود ہی نے کہا روشنی تھی جس کو ہر سو خوب تر قدرت اللہ سے ظاہر ہے تو اخل مع ہوئی آخری</p>	<p>سجدہ اہل حق حضرت نے کیا تیسرے روشن ہوا دوار وحد پاؤں میں کمان بریدہ غنہ کے حق سے تاملان نہر جی</p>	<p>ہر باتیں آپ سے ظاہر ہوئی افضات اور بلافت نشان کے دی تدا بلافت کے منا ہو مج کے تارے کی مانند شہ</p>	<p>ہو ہی صاحبہ کا یہ فرمان ہے دوسرے کلمہ پڑھا ہے آپ نے جو تے نملانے کو چاہا آپ کو تہی چنے ہر نبوت جلوہ گر</p>
---	---	---	---

امرتی فرمان ہے تن پر بجا حق کا ہے فرمان حق کو دیکھ کر رازا اس جگہ کا اسرار حق	کلر تو جس سے جاری دین ہوا لائیں لگان سب رسول اللہ جسکو ہوا ایمان کامل ہے سبق	بسم جب فرمان نبوت کا ہوا سرخ ہے جس بشر پر کھل گیا مصطفیٰ کا عشق ہے غریب بجا وصف میلاد نبی اچھا لکھا
---	--	--

قصیدہ در شان کلمہ طیبہ ازار سرار حق
صوفی قاضی شطاری

پہلے پڑھ تو زبان سے بسم اللہ
جان برحق تجھ کو رسول اللہ
بعد میں لا الہ الا اللہ
شبان احمد ہے کیا سبحان اللہ

ہر دم کہ لا الہ الا اللہ
دی است کی جب نہ احق نے
اس جاقا لوٹی کہا سب نے
ذات قائم ہے حق کی لا الہ الا اللہ

ہر دم کہ لا الہ الا اللہ
کن سے ہو کر نمایاں رب کریم
نیکن سے کیا وہ رب رحیم
سے مافی قلبی غیبر اللہ

ہر دم کہ لا الہ الا اللہ
شم و جہ اللہ ہے ذات باری
خلقست ساری بنا کر گلگاری
شاہ رگ میں مقام لا الہ الا اللہ

ہر دم کہ لا الہ الا اللہ
دار سے نکل میں دیا فقط
حدیث کا بنا دیا طیف
وحدہ لا شریک ہے اللہ

ہر دم کہ لا الہ الا اللہ
عبد معبود و ابتداء ہے
عبد معبود و ابتداء ہے

نور حق سے ہے نور مصطفیٰ
جز دل میں آشکارا بر ملا
عبد معبود ابتدا یہ ہے
وحدہ لائے شریک ہے اللہ

ہر دم کہہ لالہ الا اللہ
جب کہا انفس کہ ہے رہ چلاں
تیرا قبلہ ہے دیکھتے تھیں عیاں
رحمت اللعالمین ہے صلی اللہ
وہی محبوب ہے در جہاں
ہر دم کہہ لالہ الا اللہ

حسن دیکھہ آئینہ میں اپنا خدا
دیکھہ حیرت سے ہو گیا وہ خدا
دیکھہ صورت حجاب اپنا کیا
حسن پر اپنے شیدا ہوا اللہ
ہر دم کہہ لالہ الا اللہ

قدرت اپنی سے خود ہوا قادر
ذات اپنی صفات سے ظاہر
عشق محبوب کا تہا نظر
ساغر جام فی سبیل اللہ
ہر دم کہہ لالہ الا اللہ

عالم علین سے ہو صدر صدور
قلب اطہر میں خود ہوا معبود
عبدیت میں کہنا وہ جلوہ نور
مجاہد جاسم جان اللہ
ہر دم کہہ لالہ الا اللہ

شان رحمت کو اپنی دکھلایا
حسن محبوب جبکہ خوش آیا
رحمت اللعالمین حق نے فرمایا
شان احمد ہے شان الا اللہ
ہر دم کہہ لالہ الا اللہ

گنج مخفی سے خود ہوا ظاہر
عبدیت میں خودی ہوا ظاہر
کل شے ہے ذات حق داور
اشہدان لالہ الا اللہ
ہر دم کہہ لالہ الا اللہ

ظاہری نفس کثرت ہستی
دشت ویران کو کر دیا ہستی
الفت بادہ نے کیا وہ بکری
حسی ربی شان غیبر اللہ
ہر دم کہہ لالہ الا اللہ

اسنے جلوه کو آپ غا ہر یک
عاشق ہو مشوقیت کو پایا
ہر دم کہہ لالہ الہ اللہ
دیگر خود میں ہے جلوہ آپ کا
شان احمد ہے شان الہ اللہ
ہر دم کہہ لالہ الہ اللہ

وَفَضِّلْتَ مِيلَادُ مَبَارَكِ حَضْرٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے کہ جب آنحضرت تقدس ناب نے قدوم میمنت الزوم سے اس جہان غلط کردہ کو روشن اور
منور فرمایا۔ آپ نے سات دن تک دودہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نوش فرمایا۔ بعد اس کے یہ دولت شعبہ کو محبت
ہوئی۔ سبحان اللہ و مجدہ کہ اس دولت عظیم الشان سے مستفیض ہو۔ بڑا طالع پیدا ہے اس کا کہ جس نے یہ
دولت نعمت پائی۔

شعبہ ایک کنیز تھی ابولسب کی اور ہم ہی سبب ابولسب کے تحفیف عذاب کا ہوا ہے جو اس کو حضرت عباس رضی اللہ
تعالیٰ نے روایت کیا ہے کہ میلاد مبارک کا مزدہ ذات والا صفات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کو زبانی
شعبہ سے سنا ابولسب بہت ہی شاد ہوا۔ اور اپنی کنیز شعبہ کو آزاد کر دیا۔ لہذا بعد اس کے انتقال کے ابولسب حضرت
عباس رضی اللہ عنہ کے خواب میں دکھائی دئے اور اس طرح کہا کہ بیا عث خوشی ولادت آنجناب تقدس
ناب حبیب مکرم محبوب عالم حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ولادت کی خوشی میں اور کنیز کی آزادگی
سے اس روز بچہ عذاب موت کو قوت کیا گیا۔ بروز و شبہ کے اللہ سبحان اللہ دیکھو اسے عاشقان سلنے
نبی حبیب مکرم محبوب دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر ہر تہی تیار ہو جاؤ۔
اور قربان کرو اپنی جانیں اور تصدق کرو اپنا مال اس سرور کائنات حضور موجودات کی میلاد مبارک میں اور فدا کرو

اپنی اپنی دولتیں تاکہ تم پر ہی راہ آخرت آسان ہو۔ اسے بانی مسلمانوں دیکھو اور غور کرو اس حالت کو کہ ابوابِ ساخت کا فرس کی حالت میں سورہ تہمت دیا نازل ہے باوجودیکہ اس کو ولادت باسعادت کی خوشی میں اس پر عذاب موقوف ہو چکا ہے عبت انگیز ہے کہ ہم تو خاص اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں ہم لوگوں پر کیونکر عذاب قبر و حشر ہوگا۔ اور چہ جائیکہ اس آقاؐ کے نامدار کی میلاد مبارک میں ہم نہایت خوشی اور نیک نیتی سے مکان آراستہ و پیرا کر کے طعام لذیذ پکاویں اور خوشبوئیں جلاویں اور با وضو ہو کر مودب بیٹھ کر دو دو سلام کریں اور جہاں جہاں ذکر میں نام پاک اس صاحبِ لولاک کا سنیں نہایت تعظیم و تکریم سے درود پڑھیں۔ اور بعد فراغت فاتحہ خوانی میں شریک ہو کر فاتحہ پڑھیں ایسی حالت میں ہمہ گیر عذاب ہوگا اسے بہائیوان و حوانات سے میلاد و شریف کا پڑھنا اور سنا باعثِ خیر و برکت ہے اور ثوابِ دین کا ہے۔ اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی پر درود کا پڑھنا سعادت و این حاصل کرتا ہے۔ اس محفل میلاد شریف میں با وضو مودب ہو کر بیٹھنا اور کپڑے پاک و صاف رکھنا۔ اور جس جائے مولو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھا جائے۔ اس جائے کو نہایت پاک اور صاف کیا جائے۔ اور جب تک کہ ذکر خیر ہوتا رہے وہاں پر کسی قسم کا دنیاوی چرچا نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو سکے درود شریف کی کثرت ہونی چاہئے تاکہ رحمت حق کا ظہور ہو۔ اور موجبِ بھاتِ آخرت ہو باعثِ برکات و دنیاوی کا ہو۔ اور اگرچہ اس قدر سے نہ کیا گیا تو اس پر عذاب عذاب کا ہے۔ اگر طعام وغیرہ کی استطاعت نہ ہو تو مکان اور کپڑے اور خوشبو اور کسی قسم کی شیرینی کا درود انتظام ہونا چاہئے تاکہ حق تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے بانی محفل اور حاضرین محفل پر رحمت اور برکت نازل فرمائے اور اپنا فضل و کرم رکے آمین ثم آمین

نظم بطرز شہنوی آزاد سر ارتقی صوفی قادری
شکاری برہانپوری تخلص غبت

دودھ ماں کا سات دن تک ہے پیا
وہ نشہ لولاک لماں رب و دودھ

سب سے روایت سے یہ ثابت ہوئے
بعد اس کے تو یہ کہنے ہیں دودھ

<p>مٹی کینک بولب کی بیجا مٹی کینک بولب کی وہ بیجا کم ہوا میلاد حضرت سے عذاب غور کے حال کو سمجھو ذرا اوسپر اوس دن سے ہوا انفعال حق کیوں نہ ہو ہکو خوشی میلاد سے نار ووزخ سے ہمیں کیا خوف ہو دین اور ایمان ہمارا جاں ہے حمد خالق وصف احمد بے حساب عاشق صادق جو احمد کا ہوا بیدر ہے اسرار حق خود ذات کا ہے سخن غیبت کا اسما انتخاب</p>	<p>خوش ہوا میلاد پر آزاد کیا کم کیا حق نے عذاب اسپر بہت حق اٹھایا ایسے کافر سے عذاب وہ خوشی میلاد حضرت کی کیا سب کرواں غور کیا ہے راز حق ایسے آقا کے تو ہم بندے بنے اُمّت احمد کو کیسے خوف ہو اُس شہ کو یمن پر قربان ہے جو لکھا ہوا ہے ہو کیسے عذاب اوسکو دوزخ سے بھلا کیا واسطہ ذات حق حسن صفات مصطفیٰ ختم ہے واقف عالم بالصواب</p>
--	---

قصیدہ درپیش حضور صلی اللہ علیہ وسلم از امیر ارقی صوفی

قادری شطاری تخلص غیبت

<p>زمینت عرش برس کے رہنا پیدا ہوئے خانہ کعبہ پر کرتے تھے نثار روح الامین نور حق ظاہر ہوا ہے نور احمد سے ضرور کفر ظلمت کا تمام عالم میں لاک اندھیر تھا بت پرستی میں پیوستے تھے ہر جگہ پیر و جوان دین و ایمان ہیں ہمارے پیشوا امردہ جہاں</p>	<p>ہو مبارک مومنو شان خدا پیدا ہوئے ہو خوشی اسے دوستوں کا کشا پیدا ہوئے دونوں عالم میں وہی شمس الفی پیدا ہوئے روز روشن ہو گیا جب مصطفیٰ پیدا ہوئے جب چراغ معرفت کے پیشوا پیدا ہوئے سب گنہگاروں کے لچے پیشوا پیدا ہوئے</p>
---	--

لو مبارک ہو جناب مصطفیٰ پیدا ہوئے
جنت الفردوس کے باب الکشا پیدا ہوئے
رحمت اللعالمین جو دستا پیدا ہوئے
گوہدایت کیلئے ہر انبیا پیدا ہوئے
لو مبارک ہو وہی شان خدا پیدا ہوئے
ساقی کوثر جناب مصطفیٰ پیدا ہوئے
جب حضور شان والا پڑھا پیدا ہوئے
اگر رحمت لے اڑا جب مصطفیٰ پیدا ہوئے
اس کے حامی اس کے رہبر مصطفیٰ پیدا ہوئے

شکر خالق کا بجا لاؤ مسلمانوں ضرور
عاصیوں کو حشر میں خالق سے دلوں میں جوت
نور کی کرنوں سے جن کے دو جہاں معور ہے
مرتبہ سے آپ کے کس کو ملی ہے برتری
تہی کتابوں میں خبر یہ پتیر سے آپ کی
نشانی روز محشر بجھ گئی امت کی سب
گر پڑے کسری کے لنگوڑے نہیں پر بھلی
دیکھ اے اسماعیل اے اسماء احمد ہے عیاں
خوف کیا ہے روز محشر غیبت عاصی کو اب

ذکر خیر دانی حلیہ سعدیہ در شتر از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

راویوں سے روایت ہے اور تمام اہل الرائے کا اتفاق ہے کہ بعد قومیہ کے آنجناب فضلیاب کو
دودہ حلیہ سعدیہ نے پلایا۔ جب آپ پیدا ہوئے تو منادی غیب نے ندا کی نہبے سعادت اس کی ہے جو آپ کو
دودہ پلائے۔ اور نہایت خوش نصیبی ہے اس کی جسکو یہ دولت ابدی باہتہ آوے اس آواز کو نہ کر و ملک
جن و بشر و وحش و طیور را بجناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلانے کے لئے مستعد ہوئے۔ آپس میں مباحثہ منقلا
اور قیاد پر آمادہ ہوئے۔ یعنی ہر ایک کو خواہش اور خوشی تھی کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو میں دودہ پلاؤں
اوس وقت باتن غیب سے ندا ہوئی کہ تم سب آپس میں نزاع اور تکرار نہ کرو۔ خداوند عالم نے یہ دولت روز ازل سے
حلیہ سعدیہ کو مرحمت فرمائی ہے۔

الغرض حلیہ سعدیہ نے یہ ابراہہ ازلی بعد قومیہ کے آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو دودہ پلایا ہے اس کے
مفضل حالات اس قدر سے ہیں جو اہل کس میں انی دونوں میں خاصکر اہل دول میں یہ معمول تھا کہ اپنے اپنے مجال

اور اطفال کو دودھ پلانے کے لئے مکہ معظمہ کے قرب وجوار سے دایاں بلوکر ان کے سپرد کرتے تھے۔ ان ایام میں اس میں از حد فائدہ متصور ہوا کرتا تھا۔ یعنی اطراف مکہ کی آب و ہوا اور میوہ جات کی کثرت کے باعث وہاں کی دایوں کا دودھ ہنایت صاف اور مقوی ہوا کرتا تھا۔

اور اس وجہ سے اطفالوں کی خورد سالی میں نشو و نما بہتر ہو ا کرتی ہے۔ اور ان کی پرورش ابھی طرح خاطر خواہ ہو ا کرتی ہے اور یہ نسبت مکہ کے فصاحت و بلاغت دیہات کی زیادہ تر مشہور و معروف تھی۔

روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اور حلیمہ سعدیہ سے منقول ہے کہ قبل پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم مکہ میں مخط عظیم پڑھا ہوا تھا۔ اور ان ایام میں حلیمہ سعدیہ بھی حمل سے پیش اور ان کو قریب سات دن فاقہ رہا کسی قسم کا کھانا میسر نہ ہوا اور ہوک کی شدت سے مجکونینہ آتی تھی۔ ایک رات کو مجکوک کمال ضعف اور سستی و انکسار ہوئی کسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی۔ تو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بزرگ صورت خضر سیرت نے مجکوک آکر اٹھایا اور نہر سر لچکا کے کچے غوطہ دیا جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شدت سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔ اور غوطہ دینے کے بعد فرمایا کہ اسے حلیمہ جس قدر تجھے سے پیجا جائے خوب سیر ہو کر پی لے۔ یہ ارشاد واجب التعظیم سن کر میں نے خوب سیر ہو کے پیاد میں جس قدر پیٹی تھی وہ بزرگ پینے کیلئے اور اسرار کرتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ خوب سیر ہو کر پی جانا کہ تیر سی شکستہ حالت از سر نو تازہ ہو۔ اور دودھ میں ترقی و برکت ہو۔

الغرض میں بخوبی سیر ہو کر پیا عیدائش کے فرمایا کہ اسے سعدیہ بطحائے مکہ کے جانب جلد روانہ ہو اور ایک روشن اختر وہاں سے لیکر آنا اور اس راز کو کسی پر ظاہر نہ ہونے دینا۔ اور اس کے بعد اس شخص نے ہاتھ میرے سینہ پر مارا اور کہا کہ اسے حلیمہ سعدیہ تیرا پورا دگر تیرا رزق کشادہ کرے گا۔ اور جاری رکھے گا تیرا شیر بچہ جب عالم خواب سے مجھے پیدا ہوا۔۔۔۔۔۔ کا عالم ہوا اور میں خواب سے ہوشیار ہوئی۔ کچھ دیر تو اپنے خواب کی حالت میں رہی۔ بعد اس کے اپنی حالت کو بخوبی ملاحظہ کیا تو نہایت تروتازہ اور خوب توانائی اور ضعف اور گر سنگی کی حالت بالکل نہ معلوم ہوتی تھی۔ تمام غلاستیں فاقہ کشی کی جاتی رہیں اور میرے پستان میں شیر بھی بخوبی جاری ہوا۔ جو لوگ سعدیہ کی حالت دیکھتے مادی حیرت کے شند رہ گئے۔ کیونکہ ضعف و نقاہت کی کوئی حالت باقی نہ تھی۔ اس کے بعد ان بزرگ کے ارشاد کے موافق میں مکہ معظمہ کی جانب ہنایت عجالت سے روانہ ہوئی۔ اور میرے ہمراہ میرا شوہر بھی تھا چند کچھ کے بعد قافلہ والوں سے فوراً جمالی اتنے میں لائق حیب نے ندائی کہ اسے گروہ خلایق اکاہ ہو ا میں خالق یکتا نے برکت ایک فرزند ارجمند کے جو مکہ میں پیدا

ہوا ہے تیرے قضا اٹھا دیا گیا۔ اور اس سال تیرے مبارک ہوا سے زنانہی سعیدہ دور و شتابی کو اہل مولود مستعد کو
لینے کے لئے کہ جو غفر آدم محبوب رب اکرم ہو گا۔

نظم بطر ششوی مولانا معنوی بسلسلہ شہزادہ بالا و مضنون ہذا از اسرار الحق
صوفی قادری شطاری باپنوی مخلص غربت

جب ہوئے ظاہر محمد مصطفیٰ بس لگے آپس میں اپنے تئیں بند تا کہ یہی ہیکسی غربت بڑھے چونکہ ہوتا ہی شرابِ مودہ میں سید ہر پستان کا پیا وودہ اسلئے پرورش بس روح کی منظور تھی کیا عجیب ہو اسرار اسرار الحق	ہا تعجبی نے فوراً دی ندا اور لگے نکرار کرنے سب پر ند اس در شہو ار کے جو مرتے پرورش تن کی بہری ہر دودہ روح کو قوت ہوا اندر قلب کے نفس نوری سے تھی ساری ششوی ویکو احمد کو یہاں ہے راز	دودہ جو اسدم پلا وے آپکو غیب آواز آئی مت لڑ و جب پیا شیر حلیمہ آپ نے دودہ سید ہر پستان کا خود کیا سب اثر ہی روح کا سید ہی طرف الغرض سید ہی طرف ہو کام سب جو کیا میلاد حقارت کا بیان	دین دنیا کی سعادت اوسکو ہو یہ ملی دولت حلیمہ سعیدہ کو تا حلیمہ سعیدہ سلطان بنے اور بانیں کارضا بانی کا تھا نفس کا سارا اثر بانیں طرف تھا شروع احمد کا سید کا طرف سے سخن غربت کا اظہار ہر باب
--	---	---	--

قصیدہ از مولوی ایسرار الحق صوفی قادری
شطاری باپنوی مخلص غربت

احمد احمد سے ملا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
نہ کمال ہو ملا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
نہ عمل ملی میں چپا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

ذات عشق احمدی تھا ہمیں معلوم نہ تھا
الفقر فقری والا فقر یعنی نہ تھا
دل شکستہ میں فقیروں کے خدا کا جلوہ

ہے مش سچ کہ رہا تلی کے اوٹ ایک بہاڑ
خلق خلاق ہیں دم کی رکھا آدورفت
رازب کمل گیا احمد سے احسا کا ایدم
سراسر راجتی حقیقت ہے بجا غربت

ذات حق جلوہ نہا تھا ہیں معلوم نہ تھا
پردہ آدم سے رکھا تھا ہیں معلوم نہ تھا
حسن محبوب رکھا تھا ہیں معلوم نہ تھا
خود خدائی میں خدا تھا ہیں معلوم نہ تھا

قصیدہ بسلسلہ مضمون بالالازم سر تصنیف قادی شطاری بر بانی پوری تخلص غربت

یہ حسن لا ابالی ہے خبر دو جس کا جی چاہے
امانت حق تعالیٰ ہے کرو حاصل فدا ہو کر رہا
عیان بازار الفت میں نمایاں شان احمد ہے
یہ کمر سعیدہ دوڑیں کہ ہم اس طفل کو لیں گے
ہوا مکہ میں پیدا طفل اس جا جبین دیکھو
زنجیانے لیا ہوا مہر کے بازار میں یوسف زہرا
ہوا مکہ میں پیدا ذات محبوب آملی جب
زنان سعیدہ کو دوڑ کر اوس طفل ہاشم کو
زہے طالع ہو جس کا اور بلند اقبال ہے اسکا
یہ طفلی لا ابالی کو لیا جو گود میں اپنے
عجب اسرار راجتی ہے غربت نمایاں شان ہے احمد

یہ سودا عشق کا ہے عاشقو جو جس کا جی چاہے
بہار حسن کیسا ہے خبر دو جس کا جی چاہے
لا قیمت بیخ سستا ہے خریدو جس کا جی چاہے
یہ دہر ہاشمی کیسا ہے لیلو جس کا جی چاہے
کہ جس پر حق بھی شیدا ہو رہا ہے جس کا جی چاہے
یہ طفل ہاشمی کو گود میں لو جس کا جی چاہے
تصدق سے فدا ہو کر اوتلو جس کا جی چاہے
مقدرا پنا اپنا آ زما لو جس کا جی چاہے
یہ ہی معشوق حق کا ہے خریدو جس کا جی چاہے
نصیب اوس کا سیدہ آ زما لو جس کا جی چاہے
یہ بیخ خوبی قیمت ہے پا لو جس کا جی چاہے

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدیقین
بیخ اسے رب مرے درود و سلام
مصطفیٰ ماجار الارحمۃ اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ از مولوی اسرار الحق صوفی قادری شطاری بانی پوری تخلص غربت

ذات حسن خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
قطرہ آب میں ہے گنج نمایا وحدت
حسن فدا مل قم ایل رکبا نشان اپنی
کر رکبا انگہ کے نقل اوٹ ایک پہاڑ نہاں
خلق خلاق کے درمیان میں رکھا آمد فوت
اکمل گیا راز احد کا احمد سے سارا
فقر الفقر میں ہے ذات تری کا بل
سراحد کا ہے اسرار الحق سراحد
دل شکستہ میں فقر وں کے بلا غربت کو

یم احمد میں ملا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
حسن میں شان خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
لعل کلی میں چپا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
حسن حق مجھ میں چپا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
پردہ حق بندہ بنا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
حسن محبوب خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
عشق کا بل سے بنا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
خود خدائی میں خدا تھا ہمیں معلوم نہ تھا
لعل گدڑی میں چپا تھا ہمیں معلوم نہ تھا

ذکر خیر سفر دانی خلیہ سعیدیہ اور واقعات سفر از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بانی پوری تخلص غربت

روایت ہے کہ خلیہ سعیدیہ کا دراز گوش بسبب لاغری اور ضعف کے برابر راستہ میں چل سکتا تھا چنانچہ
ایک شخص وہاں پر وارد ہوا اور جو ایک تازیانہ اس کے ہاتھ میں تھا۔ اُس کو اس نے اس دراز گوش پر
جما یا اس تازیانہ کے لگنے ہی وہ دراز گوش مثل باد صبا کے چلا اور اس وقت اس شخص نے مجھے کہا کہ
اسے خلیہ سعیدیہ میں اب تیرے ہمراہ ہوں حکم الہی تاکہ شیطان لعین کی سرکشی تم پر سے دور ہو۔

الغرض حلیمہ سعیدہ اس قدر سے بہت سے عجائب و غرائب کو ملاحظہ کرتی ہوئیں بیچ مکہ معظمہ کے جا کر داخل ہوئیں۔ چنانچہ وہاں پر ان کے پہنچنے کے پہلے تمام اطفال اہل دول کہہ کے سب نے بچوں کو سنے یا لہذا میں محروم ہوئی۔ اور ہر طرف جستجو کی مگر محکمہ کوئی طفل نہ حاصل ہوا یعنی اس حالت سے میں بہت حیران سرگردان تھی۔ باوجودیکہ اس وقت میں نہایت پشیمان غلگین ہو کر بیٹھ گئی اور درمیان میں کیا دیکھتی ہوں کہ ایک جوان با نشان و شوکت جس کے چہرہ انور سے ریاست ہویدا اور بشیر سے عظمت و شرافت ظاہر ہے پیدا ہو کر باواز بلند پکار کر آیا کہ رہا ہے کہ اسے زہنا بنی سعیدہ تم میں سے کوئی عورت باقی ہی ہے جو ایک طفل کی کفیل سے بہرہ مند ہووے جب میں نے اس نذر فرحت بخش کو سنا تو اس وقت میری زبان سے بے تحاشا نکلا کہ سب نے ایک ایک فرزند لے لیا ہے اور سب اس دولت سے مستفید ہوئی ہیں۔ ان میں صرف ایک میں ہی بد قسمت باقی رہ گئی ہوں۔ اور میں ناسدنی موجود ہوں۔ اور دوسری کوئی بھی قبیلہ سعیدہ میں باقی نہیں ہے میں نے ادھر ادھر بہت تلاش کیا مگر ہنوز محکمہ کوئی طفل نہیں ملا۔ اور نہ اب ملنے کی توقع ہے اس لئے کہ سب طفل تقسیم ہو چکے۔ اس کے بعد دانی حلیمہ نے ان کا نام پوچھا اور کہا کہ آپ کون بزرگ ہیں جو اس طرح پر سان حال ہیں تب آپ نے فرمایا کہ میرا نام عبد المطلب ہے۔ بن ہاشم سردار قریش کا ہوں اسے حلیمہ میرے مکان پر پسپہ بیچتے ہیں جس کی کفالت میں سوا اے ریح اور شقت کے کچھ ہی سود نفع نہیں ہے اسے دانی حلیمہ تو اس فرزند ارجمند کو قبول کر تو بہت ہی خوب ہے شاید اس کے ذریعہ تو گوہر بار ہو جائے۔ اور خدا سے تیار کہ تعالیٰ خوش تو ہو اور غلبہ ہے۔ کہ تو اسکی دعا سے تو نل اور اسودہ ہو جائے۔

الغرض اس وقت میں اسے شوہر سے مشورہ طلب ہوئی۔ اس نے نہایت ہی کشادہ پیشانی اور فرخندہ دلی سے جواب دیا کہ جلد جا اور اس ذریعہ گوہر بنایا کہ فوراً لا مباد اسکو کوئی اور لے جائے اور تو اس سعادت ازلی سے محروم رہ جائے پہنچ نہر مندگی اور افسوس کے کچھ ہاتھ نہ لے گا۔ گو وہ فرزند بے باب کا ہے۔ مگر عبد المطلب تو اس کا دادا قریش کا ہے۔ جس کا وہ نوہال ہے۔ ہکو دولت اور مال سے شرافت اور حسب و نسب سے اس کے فیسے۔ جب میرے شوہر کا یہ فرمان ہوا تو میں فوراً عبد المطلب کے مکان پر گئی اور وہاں جا کر بظہر خود دیکھا تو آپ کو اسے میں آرام فرما رہے تھے اور خواب استراحت میں مشغول تھے اس وقت میری نظر نور لبہ جمال با کمال بی مثال پر پڑی۔ آپ کے حسن و جمال پر ہزار جان سے شہید ہو گئی۔ اور ایک ہی نگاہ سے عجب حالت ظاہر ہوئی اور محکمہ اس وقت آپ کی محبت از حد پیدا ہوئی اور آپ کی محبت میں گرویدہ ہو گئی۔ اور اسی حالت میں میرے لیستان سے شیر جاری ہوا تب میں نے

اس گوہر فونہال فرخندہ فال کو خواب استراحت سے جگایا۔ اوس وقت اپنے چشم مبارک کو کھولا اور مجھے دیکھ کر
بہتر فرمایا۔ چنانچہ اس بہتر میں ایک گونہ تسکین اور دلکش ملاحیت نکلیں مجھ کو نظر آئی جو کسی صاحب کے جمال
میں ایسی ملاحیت اور نیکی نہ کہی نظر نہ آئی تھی۔ اس وقت کمال محبت سے میں نے آپ کو آنکھوں سے راحت
میں لیا اور بہت سا پیار کیا۔



سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدا لائیں
یہج اسے رب مرے درود و سلام
مصطفیٰ ماجاہ الارحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام



قصیدہ در نعت سرور کائنات از اسرار حق صوفی قادری شطاری تخلص بر بہانہ پوری

الفصلی علی والی العزوی کیا حبیب خدا ہے جلوہ تیرا جس پر اللہ کو رہا یا ہے وہ الفت سے شیرستان میں مسکراتر آنالا ہے کیا ملاحیت حسن نیکتا فی	سید الانبیاء و الجمعہ مجھ کو شیدا بنا دیا کس نے وہی صورت بتا دیا کس نے نہ کوثر بہا دیا کس نے حسن کی چاشنی چکھا دیا کس نے اسکی لذت چکھا دیا کس نے سے تمنا دلی یہ غربت کی	عشق و لگو لگا دیا کس نے ہوں میں دانی تری نو نظر ہے معطر تمام گود میری کیا بلندی پہنچتا مرا صدتے سوچا سے تری دانی کیا ہی اسرار حق حسن احمد جام کوثر پلا دیا کس نے	حسن اپنا دکھا دیا کس نے حسن ٹسٹ دکھا دیا کس نے تجھ کو آنکھوں سے دیا کس نے طفل مجھ کو لا دیا کس نے بوی الفت بسا دیا کس نے جس پر سکو فدا کیا کس نے
---	---	--	---

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدا لائیں
یہج اسے رب مرے درود و سلام
مصطفیٰ ماجاہ الارحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام



تقصیدہ بمضمون بالالازام سر الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

میں وصف احمد میں ہول گلشن کے لگاتا ہوں
چمن شا داب ہے ہولوں کا گلستانہ بناتا ہوں
دو قطرے آبِ حمت سے چمن بہتی لگاتا ہوں
گنہگار ان امت کو یہ ہی مرادہ سنا تا ہوں
ظہور جام کوثر کی خبر اسچھا سنا تا ہوں
ایسی کی یاد میں اسفل و غلیں میں چڑھتا جاتا ہوں
نصرتِ روحی کی حالت ہر اک عالم میں پاتا ہوں
ظہور حسن کا عالم ہر اک صورت میں پاتا ہوں
تمہارے ساقی کوثر کا کہنا ہے پلاتا ہوں
میں نعت : وصف احمد شوق سے پڑھتا ہوں
جو حمد حق اور وصف حضرت الایمان تا ہوں

شروع بسم اللہ کو پڑھ کر حد خالق کی سنا تا ہوں
مضامین سخن کو عالم بالا سے کثرت میں
میں اپنے رحمت اللعالمین کے جوشِ الفت میں
وہ ہی سزا عالم ہیں شفیع الذنوبین مطلق
اٹھو اسے عاشق و شغفہ دہن سیلابِ معجا و
وہ احد سے بنا احمد محمد سے بسنا محمود
نہ ہوتے ظاہر احمد اور نہ ہوتی خلق کی کثرت
حسینوں میں حسین اگر بسا امت اقدس کا
چلوئے تشہ کاں امتی اب حوض کوثر پر
مصدق ہے مرادہ ہا میری تقدیر اچھی ہے
عجب اسرار حق کی طالع اختر سنا چکا

میں جامِ شربت توحید سے ہوں مست اور غربت
ظہور عالم علین کو اسفل بستاتا ہوں

سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الامین
ہیج اسے رب مرے درو و سلام
مصطفیٰ اجا لا رحمت اللعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

بیان حالات طفلی حضور صلی اللہ علیہ وسلم و منصف مزاجی بہ زمانہ شیرازی در نشر از اسرار حق صوفی قادری شطاری تخلص عزیت برہانپوری



روایت ہے کہ جب حلیمہ سعدیہ نے اس نوہال گلدستہ قدرت کو آغوشِ عفت میں لیا اور حسن
ہر تھال ہر تھال ملاحظہ کیا دل فرط نشاط سے بلبل ہو گیا مارے خوشی کے دل میں پہولی نہ سہاتی
تھیں۔ اسی طرح آغوشِ محبت میں لئے ہوئے اپنے خرد و گاہ میں آئیں اور علی الصبح ایک قافلہ کے ساتھ
اپنے وطن کو روانہ ہوئیں خود حلیمہ سعدیہ کا بیان ہے کہ جب میرے خاوند نے اس نوہالِ باغِ ازی کو
دیکھا تو نہایت شاد اور خرم ہوا۔ اور میں نے اتنا اس سفر میں جو عجائبات اور غرائب دیکھے اٹھا بیان
تا خدا مکانِ انسانی طاقت اور فہم و ادراک تکما ہر ہے مگر مختصر کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ پہلے عجوبہ یہ ہے کہ جب
میں قافلہ کے ہمراہ چلی تو میرا دراز گوش با وجود لاغری و ضعیف ہونے کے بھی نہایت تیز خرام اور چست و
چالاک ہو گیا۔ اور مثلِ بادِ صبا کے رواں ہو رہا تھا۔ اور زبانِ حال سے گویا تھا کہ اے زنانِ قافلہ
دیکھو کہ پروردگارِ عالم نے مجھ کو از سر نو زندگی اور تازگی بخشی اور آج مجھ کو کمالِ فخر و عزت حاصل
ہے۔ بپا عیش اس کے آج میرے پیٹھے پر خورشیدِ عالم خاتم النبیین سید المرسلین حبیبِ مکرّم محبوب
عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہیں۔ اور تم سب کے سب اس حال سے بیخبر ہو سوا۔ اس کے
تمام اطراف و جوانب میں ایسا رے آواز آرہی تھی کہ اے حلیمہ سعدیہ شاد ہو اور مبارک ہو مجھ کو یہ
دن یعنی تجھے پروردگارِ عالم کا بہت فضل و کرم ہے۔ جو اس درّ نایابِ فرزندِ ارجمند کا اس نے مجھ کو کفیل بنایا
اے حلیمہ تو اس طفل کے کفالت کا بحث تو اپنی قوم میں سہرازا اور سردار مانی جا لیگی۔ الغرض حلیمہ سعدیہ
کافر مانا ہے کہ میں جس خشکِ زمین پر فرشِ بوقی تھی وہ زمین رحمتِ حق سے سرسبز و شاداب ہو جایا
کرتی تھی۔ جب تک اپنے مکانِ پرانی تو خداوندِ کریم نے اپنے حبیبِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک
کی برکت سے مجھ کو سہ روز میں دو تھنڈے کر دیا اور اپنی قوم میں نہایت باعزت اور مشرف ہو گئی اور تمام نبی ستار
میں بیکتا مانی جانے لگی۔ میں نے سمجھ لیا کہ یہ برکتِ خداوندِ کریم نے محض اس طفل کے بدولت اس
ناچیز کو عطا کی ہے۔ یعنی جب سے قدمِ سینت لزوم حبیبِ مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم ابوالقاسم

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجا الارحمت اللعالمین
بیچ اسے رب مرے درود سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے دمام

نظم بطرز شتوی معنوی رحمۃ بسلسلہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بپانوری

الشرافۃ کیانی کی شان ہے بچنے ہی سے نرالی آن ہو
راہ میں دیکھا یہ اعجاز نبی آپ کی دانی حلیمہ بی جوتی
آپ کے انصاف کا ایک بیاں شیر غاری کی ہنسی تھی بیاں
روح کی بس پرورش منظر تھی دینی تھی نفس سوا و نکو سہی
تین ماہ میں آپ خود چلنے لگو ہو تو میں حضرت نبی چلنے لگو
تہا عنصر کی یہ قوت کا نشان تاکہ وہی نالی میں ہو دین جاس
بات کرنے کا ارادہ جب کیا اول بسم اللہ سے کی ابتدا
قوت گفتار جب پیدا ہوئی منہ لگا جب تو زبانی شکر کی
تا افریں نام میں ان کی بہرا ہوتے تھے بیتاب منکر کے سدا
ہے یہ مولو نبی کی ابتدا ہے جو سخن غریب نے ہی سجا لکھا

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجا الارحمت اللعالمین
بیچ اسے رب مرے درود سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے دمام

قصیدہ بسلسلہ نظم بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص بن غربت

بشر کی شکل و صورت پر ہوا احمد بظاہر ہو
عناصر خاک کو حاصل کیا احمد بظاہر ہو
ملایا خاک آب اور باد آتش نور ظاہر ہو
ظہور نور احمد نور احمد سے بظاہر ہو
وگرنہ دیکھنے صورت ہی کسی کون ظاہر ہو
کیا نور و زور نور احمد عالم بظاہر ہو
حصول حسن کا جلوہ لیا احمد بظاہر ہو
عجب یہ عشق حسن ذات احمد کا بظاہر ہو
ظہور ذات احمد ہے نمونہ ذات احمد بظاہر ہو
ظہور یحییٰ ظاہر کیا نور احمد بظاہر ہو

باس نور ہستی کو لیا احمد بظاہر ہو
بدولت نور حق کے خاک نے جلوہ کیا حاصل
ملا بچہ ہزار مخلوق کو اس خاک کا جامہ
رکھا محبوب سے مطلوب اپنا ظاہر و باطن
لیا ہی جامہ ہستی تری رحمت پر ملے باری
ہمیں دی سر فرازی جلوہ نور احمد سے
چمن شاداب ہر ہستی کا گل بوٹے کیلے اچھے
فنا کے جوش کثرت میں فنا کا جلوہ ہو خلقت
معا ہو گیا ہے اسم ذات احمد صفات احمد
عیاں ہے سہر حق اسرار الحق یہ سہر غربت کا

مصطفیٰ با جاہ الارحمۃ للعالمین
برگزیدہ نبی پر اسنے بدام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصبرا الامین
ہیچ اسے رب مرے درود و سلام

ذکر واقعہ شق الصدر در شراز اسرار حق صوفی قادری شطاری تخلص بن غربت

روایت ہے کہ ایک روز علیمہ سعدیہ سے حضرت نے پوچھا کہ اسے ماور مہربان یہ کیا باعث ہے جو میرے
بہائی تمام تمام دن مکان میں نظر نہیں آتے علیمہ سعدیہ نے جواب دیا کہ اسے نور نظر راحت قلب وہ

اتام دن چراگاہ میں بکریاں چرانے کو جاتا ہے جب آپ نے یہ بات سنی تو آپ کو شوق پیدا ہوا اور فرمایا کہ فردا ہم ہی نہ ضرور اپنے بھائیوں کے ہمراہ جنگل میں بکریاں چرانے چراگاہ میں جاویں گے۔ جب یہ بات حلیمہ سعدیہ نے سنی تو آپ نے بہت منع کیا۔ اور اس خیال سے آپ کو روکا۔ اور جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرسمہ کر جانے کے لئے تیار ہوئے اور اسرار کرنے لگے اور اپنے ارادے سے باز نہ آئے تو مجبوراً بخیاں دل شکنی اجازت دی گئی۔ اور حلیمہ سعدیہ نے منظور کی اور کہا کہ اچھا آپ کل تشریف لے جائیے۔

الغرض جب صبح نمود ہوئی اور اپنے بھائیوں کے ہمراہ جانے کی تیاری کر دی۔ تب حلیمہ سعدیہ نے آپ کا منہ ہاتھ دھو لایا ہالوں میں لنگھی کر کے آنکھوں میں سرمہ ڈالا اور کپڑے سفید پہنا کر ہاتھ میں ایک عصا دیکھ بھائیوں کے ہمراہ روانہ کر دیا۔ اور اون سے تاکید کر دی کہ خبردار صاحبزادہ بلند اقبال سے غافل نہ رہنا۔ اور اون سے دور نہ ہونا۔ مباد کہ کوئی سانحہ پیش آئے۔

باوجودیکہ جب وہ قریب آبادی کے بکریاں چرانے میں مشغول ہو رہے تھے۔ اتفاق کی بات دو آدمی آکر آپ کو دیکھیں اٹھا کر طرف پھاڑ کے لے گئے اور آپ کا سینہ شکاف کیا۔ اس کو دیکھ کر حلیمہ سعدیہ کا بیٹا یعنی حضور کا رضاعی بھائی افغان و خیزان روتا ہوا اٹھیک دوپہر کو اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں یوں عرض کیا ہوا کہ اے مادر مہربان! قدر دان عالیشان بیٹی کیا ہو چلو وڑ کر چلو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر لو۔ اغلب ہے کہ تم اون کو جیتا نہ پاؤ گی۔ تمہارے پہنچنے تک اون کا کام تمام ہو جائیگا یہ خبر اپنے اڑ کے سے سنتے ہی دانی حلیمہ سعدیہ بحالت زار پریشان بدحواس غمگین خاطر حیران ہو کر کہنے لگیں کہ اے فرزند اُمّ بدر! عالم محبوب عالم نیر اعظم آفتاب عالم فتح مدی کی مفصل کیفیت بیان کر کہ کیسا سبب ہے۔ تب اس نے کہا کہ اے مادر مہربان! انتخاب ہمارے ہمراہ چراگاہ میں تشریف رکھتے تھے اتنی میں دو شخص بیکار وارہ ہوئے۔ اور ان کو اٹھا کر اوپر پھاڑ کے لیکے اور ان کا سینہ اقدس شکاف کیا بعد اس کے معلوم کیا ہوا۔ اس خبر کے پاتے ہی حلیمہ سعدیہ نے اپنے شوہر کے ہمراہ بحالت مضطرب اور پریشان خاطر اور اسے وہ دل افغان خیزاں اس صحرایکجاں رب روانہ ہوئیں اور دوڑ کر اس پھاڑ پر جا پہنچی دیکھا تو آپ زندہ سلامت اوپر پھاڑ کے چلوہ افروز ہیں۔ اور آسمان کی سمت نظر کر رہے ہیں۔ اور چہرہ اقدس حضور صلیم کا مستقر ہو رہا ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ میری جان جا میں از سر نو جان ۔ آمی۔ اور آپ کو دیکھ کر مجھے نہایت خوشی حاصل ہوئی۔ جب پوچھا کہ یہ کیا حالت تھی تب آپ نے کہا اے مادر مہربان! دو شخص دفعتاً ظاہر ہوئے۔ شکل اور شباهت نہایت دہشتناک تھی

ان میں سے ایک کا نام جبرائیل اور دوسرے کا نام میکائیل ہے۔ ایک کے ہاتھ میں ابرق نفقہ اور دوسرے کے ہاتھ میں شمشاد زمر دین تھا وہ جگہ بہار کے اوپر سے گئے اور میرا سینہ چاک کر کے اوس میں سے میرے دل کو نکال لیا۔ پھر اس دل کو آپ زمر دین سے کئی بار دھویا بعدہ معرفت حق یقین صادق نور ایمان سے پھر کراسی مقام پر سینہ کے اندر رکھ دیا۔ اور ایک خاتم سے نوری ہر کردی جس کا اثر ابھی تک میں اپنے آپ میں پاتا ہوں۔ اور سینہ پہ لکینہ پراٹھوں نے اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ بعدہ جیسا کہ سینہ پہلے تھا ویسا اچھا اور بہتر ہو گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ واقعہ شقی الصدر کا اوس وقت ضرور ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چار برس کے تھے۔ سوائے اس کے اور بھی کئی مرتبہ ایسا ہوا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ قریب بشت برس کے اور ایک مرتبہ شب معراج میں باوجودیکہ آپ کے شکم مبارک سے ناف اقدس تک ایک بار ایک خط تھا۔ لہذا یہ سب حالت شکر حلیہ سعیدہ اپنے مکان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر آئیں اور بہت ہی جلد تیار ہی کر کے طرف مکہ کے راہی ہوئیں۔ اور آپ کو ہمراہ لیکر جب روانہ ہوئیں تو اس وقت جانب عالم الغیب کے نڈا ہوئی کہ اسے لوگوں خبردار ہو جاوے اب برکت بنی سعیدہ کبر سے رخصت ہوتی ہے۔ یعنی منظر خیر و برکت جانب مکہ کے روانہ ہوئے اور وہاں میں بہت سے عجائب و غرائب کو بنی سعیدہ ملاحظہ کرتی ہوئیں قریب مہر مہر کے جا پہنچی۔ اور آنحضرت کو دروازہ حرم پہنچا کر قضاے حاجت کے لئے ایک طرف کو لگیں بعد فارغ ہو کر اندر دیکھا تو آپ کو اس جانب نہ پایا۔ چاروں طرف تلاش کیا مگر حضرت کا کہیں پتہ نہ ملا۔ تب تو نہایت افسردہ حالت پریشان خاطر پڑمردہ دل ہو کر نالہ و بکا۔۔۔ شروع کیا اور ہر طرف جستجو کرتی تھیں اور لوگوں سے دریافت کرتی تھی مگر آپ کا کہیں پتہ نہ ملا تو نہایت حیران سرگرداں عملیں اور اندوہ لگیں ہو کر رونے لگیں۔ اور بے امید ہو کر اس طرح سے کہتی تھیں۔ اور واہ محمد مکہ ہر سمت پکارتی تھیں۔ پھر ان کو ایسا خیال پیدا ہوا کہ جلد جا کر اس سانچے کو خبر عبد المطلب کو دینا ضرور ہے۔ تاکہ وہ بھی اس تلاش میں مصروف ہوں لہذا بہت ہی جلد دوڑ کر شتابی کے ساتھ عبد المطلب اور بنی امیئہ خاتون کو بنی سعیدہ خانی اور جو اس پر گذرا تھا سن و عن تمام حقیقت سرگذشت کو عبد المطلب سے کہا۔۔۔۔۔ اور عبد المطلب کو یہ صفا پر چڑھ کر تمام فریسیوں سے پکار کر کہا کہ اسے لوگوں میرا فرزند ارجمند محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم ہوا ہے سب کے سب چل کر اون کی تلاش کرو۔

الغرض تمام مکے کے قریش نے چاروں طرف دوڑ مچائی اور سب نے جستجو کی مگر آپ کا کسی کو بھی

پتہ نہ ملا۔ اور نہ گم شد۔ گوہر نایاب کا سراغ ملا۔ لہذا سب نے عبدالمطلب کو خردی تب عبدالمطلب نے اور بھی پریشان
خاطر اور بدحواس حالت ہو کر خانہ کعبہ کی درگاہ میں دست و معابر ہایا اور دس بار طواف خانہ کعبہ کا کر کے مناجات
بدرگاہ قاضی الحاجات میں شروع کی غیب سے ندا ہوئی کہ اسے قریشیوں کے سردار تاتاعلمہ نہ کہا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا خداوند قالے نگہبان اور ہر حالت میں محافظ کریم حقیقی ہے۔ تب عبدالمطلب اس
آواز غیبی سے مخاطب ہو کر عرض کئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے کلمہ کہیں تشریف نہیں لینگے جس
سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہاں تشریف رکھتے ہیں پر منادی غیب نے ندا کی وہ وادی متامہ میں ایک درخت
کے نیچے فرود گئے ہیں۔ اور تنہا رونق افروز ہیں۔ اس خبر فرحت اثر کو سنکر بہت جلد بقیار ہو کر عبدالمطلب
اوس جانب خود روانہ ہوئے اور جا کر دیکھا تو فی الحقیقت آپ تنہا کیلے کے درخت کے نیچے چشم سر کیوں مائل ہوئے
زمین دیکھتے ہوئے بیٹھے ہیں۔ عبدالمطلب نے دوڑ کر آپ کو آغوش محبت میں اٹھایا اور خوب ساپہار کیا
اور بہت جلد مکان پر لے آئے۔ اور داخل مکان ہو کر سب کو شاد کیا اور حضرت کی والدہ ماجدہ بھی بہت
ہی خوش و خرم ہوئیں۔ اور صلیمہ سعدیہ کو بھی بخوشی بہت سادیکر رخصت کیا۔ یعنی وہ بھی بخوشی اپنے
مکان پر بہت جلد واپس چلی آئیں۔ مگر حضرت کی فراق جدائی کا مدہہ حلیمہ سعدیہ پر از حد شاق تھا۔



سلمو یا قوم بل صلوا علی الصلوا لا بین مصطفیٰ باجاء الارحمت للعالمین
بیچ اسے رب مرے درود و سلام برگزیدہ بنی پر اپنے دمام

نظم بجز ثنوی بسلسلہ مضمون مذکورہ بالا از اسرار الحق صوفی
قادری شطاری تخلص غبت

تیسرا جبکہ برس پورا ہوا آپ نے اتنے کتر ہو نہیں کیا مگر مانے نہ کچھ سردار عالم	تب حلیمہ سے یہ اچھلے کہا تم نے جو یہ کام مجھ سے نہ لیا ارادے کو کیا اپنے نہ کچھ کم	دنکو ہائی جاننا ہے میں کل حلیمہ نے کیا جلد بہت سا ہوئی ہزار تہ بہایوں کے	بولی لیکر جاتے ہیں قریب بہت جا ہا کہیں انکو دلاسا چاہا جاتے ہوئی چراسے
---	--	--	--

غرض گھر سے ہو چیکہ روانہ
کری تاکہ بد بیتیوں سے خوار
کہا بیٹوں نے لے لا دھرا
خدا کے کارخانہ کا بیٹو حال
اٹھا کر لیکے تھکت کو دونوں
گربان چاک کر سیدہ کیا چاک
سننے گی والدہ جب وقت خیال
حلیہ کو خبر تا جلد پہنچیں
حلیہ سن کے یہ غم کی گمانی
دیا آخر کو تم لوگوں نے دھوکا
غرض رفتی ہوئی پہنچی وہاں پر
مبتدل ہو گیا شادی سے یہ غم
نہ کہتی تھی یاں آنا بڑا ہے
بچاؤ مجھ کو دو شعلہ نے پکوا
ہے جبریل امیں اسم گرامی
محط کر دیا ایماں سے اسکو
چوک فارغ جو وہ یہ کام کرے
نکرتا غم یہ ہے رحمت خدا کی
کیا نہ درو جب شوہر سے اپنے
کہیں ایسا نہ بد نام ہو وہیں
خدا کے فضل سے پہنچ جو ملک
پہا پیٹے رہو اسے میرے پیٹے
نظر آئے حلیہ کو نہ احمق
مکاپر عبد المطلب کی گئی تب

حلیہ پہنچی کر کے بہا نہ
نہ لے لے پانچ کوئی اپنے نہ ہار
نہ دلیں اسقدر بیہوشم پریشاں
پھاڑی پر گئے سب بلو چروال
سے دیکھتے دونوں کو دونوں
اڑائی بہا بیٹوں نے یہ تہنک
غم رفت میں کر دی ملی کرا حال
کوئی تدبیر نہ تھی وہ بتلائیں
فراق مصطفیٰ اسے تھی روانی
میری کشتی کو نہ آئیں کہما
ہوا تھا واقعہ پید ا جہاں پر
کیا تیر نہ گریہ اور ماتم نہ
میں کیا ہوں مرانا بڑا ہے
اور اسپر یہ کہ میرا سیدہ چہرا
دوم اوین تھے میکا کل نامی
منور کرد یا ہر شان سے اسکو
وہی سیدہ نہیں پہر دونوں ٹانگے
کہ جس نے مجھ کو یہ نعمت عطا کی
کہ اس بنوہ حق نے یہ سن کے
پہنچی غفلت میں لکھن لکھیں
نظر آیا جو دروازہ حرم کا
کہیں جانے لے نکلیں کے نکلیں
ہوئی تشویش اس حالت سے پھر
کہا رو رو کے تہا جو با چرا ب

تعب خیز سنے اپنے
اگر کانٹا لگے اپنے تو تم خوش
رہنے کے ہائی جانے کہ ہم گمان
پکا پکا ہوسے دو شخص وارد
اور اپنے ظاہر یہ ظلم توڑا
لگے کہنے کہ اسے بار الہی
ابھی فرقت ضبط کی تھی باقی
ہوئے روتے جب کہہ کر روانہ
گئی کہنے کہ ہے ہے لنگھی میں
کہو یا حلیہ یا میں دوستی میں
یہاں لٹنے یہ وہ کہا دیکھی ہیں
خوشی سے گود میں حضرت کو لیکر
کہا حضرت نے یہ نہ کر کہ مادر
مگر وہ ہیں ملا لگ آسمان کے
کیا مشق سیدہ اور دلو نکالا
غلاطت تاکہ رہی نہ باقی
خدا کے فضل سے ہوئیں سلامت
حلیہ ہو گئی یہ سنے حیران
کہ اب جلدی انہیں پہنچاؤ مکہ
ہوئے یہ سوچ کر دونوں روانہ
کہا ہٹا لے حضرت کو حرم میں
ہوئی امیں حلیہ جیہ ہاں پر
یہاں دھونڈا دھونڈا نہ پلا
ہوئی حیران ستر عبد المطلب

بیان خاموش تھی مشتاق دارانہ
بہا دیا وہاں کرنا نہ کچھ چوں
چراغے وہاں جب گوسفندان
چہا نہ رونق افواستے محمد
گرا کر سیدہ کا سینہ توڑا
کہاں سے آگئی میری تباہی
ہو کہ وہ کوہ سے تب کہہ وار ہی
کہا تب والدہ سے سبنا نہ
جہاں سے جیتی ہیں مگسکی میں
بتاؤ کھڑے اب پاڑیں ہوں
کہ ہیں محفوظ حضرت کی تھی نہیں
لگی کہنے کہے شان بھیمہ
خدا کے کام میں مطلق نہیں
نمونہ تھے وہ اگر انہماں کے
اور او سکونور کے سانچے میں پالا
مرے سیدہ کے اندر اس جہاں
مہیں اس اصرار میں کوئی نصرت
چل حضرت کو لیکر گھر اسی آن
خدا معلوم کیا تباہ نعمت
چلا مکہ کو لیکر آب روانہ
تواریخ سے ہوئی قانع اپنی میں
تھی تو قی بخش احمد جس جگہ پر
نظر آیا انہو کیا یہ تماشا
پہاڑی روانہ ہو گئے تب

وہاں حاکم قریبوں کو بلا یا بہت دھونڈتا مگر گزیر نہ پایا لہذا آغوش کی باتوں کو بالکل نہ آئی وہاں فوراً یہ غیبی متا مس کی جو ہر مشہور واویلا غرض جیہے ہاں پہنچے عین المطلب ملا جب گم شدہ انکو خزانہ آئینہ دل ہے تجھ پر صفا اس سبب فنا تو نہ تین ہے ملا چشم باطن کسی ہر اب خوب تر	سبھو کو حال اچھڑکا سٹھایا پڑا تھا آنکھ میں سب کے پردا تا جی من کے اور اتوں کے مالک نارنجی المطلب تنگ توجہی وہاں اپنے کو پہنچا دے جلدی وہاں مطلوب تھا اور المطلب ہوئے تباہ ہوئے گم گردانہ تا بخیر فی جلوہ گر ہوئے لطیف تا کہ ہوئے حسن کی بہتر جلا جیہے آگاہی کہتی ہر نظر بہیکہ اسرار اچھڑا اس جان کا	وہوئیں گریبوں وہ عام ملکر بڑھایا ہاتھ تیرے دست چاکا مرو محنت جگر کا دے بتا تو محافظ ہوں تیرے سخت جگر کا وہاں ایک نعل کے سایہ میں حقیقت میں ہاں بیٹھتے تھے حضرت ہوئی اس جانوشی تیرا خاص عالم خلک کا برقع بنایا ہر کثیف عشقی لذت ہو حاصل خوب تر قول ہی حضرت کا ظاہر بر ملا راز عشق خوبت فی سارا کہدیا	نظر آجائے تاج جلدی وہ دلیر حرم میں ہم المطلب کے پر اپنا مرو مولا انہیں جلدی تھا تو مسکاتے ہیں وہ محبوب جہاں کا بہت آرام سے بیٹھا ہو خوش قد ہوئی تیرے نہیں تیرے دست حلیہ کو دیا خلعت والعام تا کہ جلوہ نور ہو شمع لطیف اور جہاں ہو ترسے روشن مگر راز سہا احمد لے میم کا
---	---	---	---



سلو تو مل صلہ علی الصدر الامین
مصطفیٰ با جاہ الارحمۃ للعالمین
بھیج اسے رب مرے درود سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام لا

قصیدہ مضمون پایا از اسرار الحق صوفی
قادری شطاری برہان پوری نخلص خوبت

سب سے نور احمد اور احمدیہ اور نہیں وہ اور نہیں
سب سے مہر کا پر وہ پہنچ پڑا یہ اور نہیں وہ اور نہیں
سے نور خدا سے نور نبی خلقت ظاہر حق ملے کی ہر سبھی
احد سے ہوا احمد تہ مجا وہ اور نہیں وہ اور نہیں

پردے سے کیا پردہ ظاہر اور ظاہر سے پردہ کیا ہے اور
 ہے عشق ازل عاشق سے ہویدا وہ اور نہیں یہ اور نہیں
 پردے سے بنا پردے کو ضرور دیکھا آئینہ میں حسن غیرت حور
 پردہ اپنا کیا ظاہر حضور یہ اور نہیں وہ اور نہیں
 کیا عشق کو وہ ظاہر اپنا معشوق وہی محبوب اپنا
 قدرت اپنی قادر اپنا یہ اور نہیں وہ اور نہیں
 کیا حسن کو اپنے اوس نے ظاہر ہوا حسن سے خود اپنے باہر
 ہوا عشق سے خود اپنے ماہر وہ اور نہیں یہ اور نہیں
 دیکھ حسن کو اپنے ہوشیا ہو کر حیرت زدہ خود دیکھا
 مطلب اپنا طالب اپنا وہ اور نہیں یہ اور نہیں
 عشق ذات خدا حسن ہے مصطفیٰ ایک ظاہر اور اک ہو مخفی
 وہ لطیف اور کثیف جب کہ ملا وہ اور نہیں یہ اور نہیں
 اک جمال ہوا ایک جلال ہوا اک شان ہوا اک کمال ہوا
 اک اختر نیاں ہوا اک وصال یہ اور نہیں وہ اور نہیں
 جوش عشق ہو ظاہر قدرت موج حسن میں سب ظاہر خلقت
 کیا جب وہ ظاہر حسن نرالا وہ اور نہیں یہ اور نہیں
 اسرار اسحق اسرار خدا احد احمد کا ہے راز نرالا
 لگا ذات میں غیبت اپنے پتا وہ اور نہیں یہ اور نہیں



سلمو یا قوم بل صلوا علی الصمد والا مین
 مصطفیٰ ایاہما اللہ رحمت اللعالمین
 بیچ اسے رب میرے درود و سلام
 برگزیدہ نبی پر اپنے سلام



ذکر پرورش حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و زہر عجیب از اسرار کائنات

صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص شریعت

راویوں سے روایت ہے کہ عبد اللہ پدر بزرگوار آپ کے پہلے پیدائش کے انتقال فرما چکے تھے۔ علاوہ اس کے آپ کی والدہ ماجدہ کا بھی قریب چار برس ہوئے تھے تب ان کا بھی انتقال ہوا۔ صرف آپ کی کفالت آپ کے جد اکبر حضرت عبد المطلب ہی لفیل رہے تھے۔ لہذا جب آپ کی عمر قریب سو برس بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوئی باوجودیکہ عبد المطلب کو آنجناب خواجه عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر از حد فکرو دامنگیر ہوئی آپ کی کفالت میں اور اپنی عمر کے محاط سے۔

الغرض ایک روز آپ نے ابوطالب سے کہا اور مشورہ طلب ہوئے ایسی حالت اور اپنی عمر رسیدہ کی خوض سے اور اس قدر سے کہا کہ اے ابوطالب مجھ کو اس فرزند ارجمند کی فکر از حد دامنگیر ہے۔ گواہی یہ طفل صغیر سن سے بلحاظ اس کے بے مادر اور بے پدر یتیم سیر ہے۔ چونکہ اس بات کا مجھ کو بہت بڑا افسوس و تاسف ہے اور اسی فکر میں شب و روز مبتلا ہوں۔ کاش میری عمر اس طفل کی تربیت تک وفا کرتی تو میں اس کی بخوبی تعلیم اور تربیت میں کوشش بلیغ کرتا۔ اور اس کی پرورش میں بخوبی خبر گیراں رہتا۔ مگر افسوس ہے اسی سبب سے مجبور ہو رہا ہوں۔ کہ اب میری زندگی کے دن پورے ہو چکے ہیں۔ میرے بعد اس طفل کی کون خبر داری عجز داری کرے گا۔ اور کون مثل اپنی اولاد کے اس کی نگہداشت کر سکتا ہے۔ لہذا مجھ کو اسی بات کا زیادہ تر اندیشہ رہا کرتا ہے یعنی کس سے اس کی نازبرداری ہوگی۔ اور کون اس کا ناز اٹھائے گا۔

الغرض تمام حیا آنجناب خواجه عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا موجود تھے اور سب نے کلام حضرت عبد المطلب کا سنا۔ اور ہر ایک نے اپنا اپنا خیال ظاہر کیا۔ پہلے ابولہب نے عرض کیا کہ اے والدہ ہر بان اگر مجھ کو اجازت دو میں اس کا لفیل بجان و دل سے ہونے کے لئے تیار ہوں۔ تب آپ نے درخواست پر فرمایا کہ اللہ تو مال و دولت کثیر رکھتا ہے مگر تو بہت ہی سنگدل ہے بیہ رحم ہے اور یتیم بچے اکثر محروم اور شکستہ دل بحر و حصار ہوا کرتے ہیں۔ اور تو مجھ سے رنج و الم کے متعلی برداشت

نہیں ہوا کرتے شاید تجھے کسی بات پر خاطر نازک اس یتیم کی ازر وہ ہو۔ لیکن یہ شکستہ دل ہے اس کا بخیریدہ ہونا بہتر نہیں ہے۔ بعد اس کے حضرت امیر حمزہ نے مثل ابولہب کے کلمات پر جواب ان کے حضرت عبدالمطلب نے کہا کہ ہاں تو کوئی اولاد نہیں رکھتا۔ باوجودیکہ اس یتیم کے بچ و غم سے کیونکر مطلع ہو سکتا ہے۔ اور تجھ کو اولاد سے کس طور آگاہی ہو سکتی ہے۔ اور کیا خبر ہو سکتی۔ یعنی یتیم کی پرورش خود پر داخت نہایت نازک امر ہے تو اس کی برداشت نہ کر سکے گا۔

الغرض حضرت عباس نے درخواست کی کہ اگر مجھ کو حکم ہو تو میں حاضر ہوں تو ان کو اسطور سے کہہ کر تو صاحب اولاد ہے۔ اور اولاد کثرت سے رکھتا ہے۔ یعنی اپنی اولاد کے ہوتے ہوئے اس یتیم بے مادر و پدر کی خود پر داخت کیونکر کر سکتا ہے۔ پھر ابوطالب نے عرض کیا کہ گو میں مال و دولت اور کچھ سرمایہ نہیں رکھتا ہوں مگر مجھ کو لایق اس خدمت کے سمجھو تو فدوی بدل و جان سے حاضر ہے۔ کہا ہاں البتہ تو اس کا برابر کفیل ہو سکتا ہے۔ اور ضرور تو اس کام کے لایق ہے۔ مگر میں بھی اس بات کو آنحضرت ﷺ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں اور آپ کی خوشی اور رضا پر ہو سکتا ہے اور وہ جس کو منظور کریں یعنی وہ اس حالت میں مختار ہیں پس آنحضرت خواجہ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلوایا اور تشریف لائے۔ تب عبدالمطلب نے آپ کو بہت ہی شفقت اور محبت سے اپنے قریب بلوایا اور آپ کو پیار کیا اور رو کر فرمایا۔ اسے فرزند ارجمند و یتیم و لعل درخشاں خورشید گلیم میں تیری داغ یتیمی و سبکی کو لیکر اس جہاں سے رخصت ہوتا ہوں۔ باوجود اس کے یہ تمام تیرے چچا و اسطیرے پرورش اور کفالت کے موجود ہیں اور یہ سب کے سب تیری پرورش پر آمادہ ہیں۔ پس ان میں سے جس کو تو چاہے قبول کو تجھ کو اختیار ہے۔ جس سے تو راضی ہو وہ مجھے بھی منظور ہے۔ میرے سامنے ان میں سے تو کسی کو ایک قبول کر تا کہ میں ان کو تیرے متعلق کچھ وصیت کر دوں

الغرض آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب کے نانون پر خوشی خاطر جا کر بیٹھ گئے۔ یہ واقعہ دیکھ کر عبدالمطلب بہت روئے اور کہا کہ اسے ابوطالب یہ فرزند ارجمند و لبند و دل شکستہ اور خاطر پریشان بے مادر و پدر کیس ہے اس نے ماں باپ کی لذت و پیار نہیں دیکھا اور نہ جانا اور وہ شفقت مادر می سے کس طور آگاہ ہے۔ لہذا غمنازی اور دلدادگی اس یتیم کی بہر حال تجھ پر لازم و ملزوم ہے اور ہر حالت میں اس کی خبر داری تجھ پر واجب ہے۔ خبر دار اس در لگتا سے غافل نہ ہونا

الغرض آنجناب تقدس ناک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابوطالب کمال مہربان تھے اور نہایت محبت و

الفت سے اپنی پرورش کرنے اور فطامتوق ذوق میں اکثر کہا کرتے تھے۔

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ابا جاء اللہ رحمت اللعالمین
بیچ اسے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بسلسلہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہا پوری

مرحباے مجا تلج البورا کرتا ہوں شکر خدا میں ہر گز شیخ احمد پر خدا پر وانه وار تقی وصیت جو پدر کی ادا دیکھ لوظا ہر ہی یہ نور نبی نور احمد سے تو سب عالم بنا نور وہ گر حیلہ آدم میں گیا جان لے اسبا تلو کی مدعی الغرض خود کی نہیں قسمت ہوئی	مرحباے مجا تلج البورا جلا و دل سے ہوں شکر احمدی رات دن ہو تو رہی صنعت نثار چاہتے دے حضرت کو ہوسا صورت آدم میں صورت حق کی تقی کیسے نور احمد کا آدم میں گیا کیسے بار عالم کا آدم میں لکھا نور کی تقیم کیوں ہوئی ہی ہر حقیقت مصطفیٰ کو نور کی اسرار الحق ہی لاز باطل کا یہاں	مرحباے تلج فی مصطفیٰ تقی خوشی احمد کی سب نظر تھے مددگار اور جنہ دار آپ کے نہ جدا کئے وہ حضرت کو کہو غور کر کے معترف ہوتا راز جو کل اسقدر اگر سمائے نور احمد کیسے آدم کو ملا وہیں تمت پذیرا ہی بسیط دیکھ خط لفظ کے اندر ہی نہاں جو لکھا میلا و غربت نور جہاں	مرحباے مجا تلج البورا پرورش کرنے لگے مثل پدر تقی بہ حالت شفقت آپ پر ہر جگہ رکھتے تھے اپنی دوبرم منتقل یہ نور احمد کیوں ہوا جراں قطرہ میں دیکھ کیسے گئے پایا کیسے دم کو تو آدم بنا تیری کم فہمی ہو گئی محیط ظاہر لفظ میں ہی دریا بہاں
--	--	--	--

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ابا جاء الارحمت العالمین
بیچ اسے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

قصیدہ مجنون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غزبت

حقیقت محمد کو تو نے جانا کیا پہچا نا
سرا پا جلوہ حق نور ذات نور احمد ہے
خدا نے نور احمد کو بنا کر جسم کا پردہ
رکھا لا شکل آدم میں فرشتوں نے کیا سجدہ
الست کی سدا سنکر کہا قلوب بلا سب نے
سنا روحوں نے جسدِ مگان سے آواز غیبی کو
احمد کو بچو دمی سے دیکھ لے تو شکل احمد میں
ظہور نور احمد سے ہوئی کس خلق کی کثرت
بتا دے شیخ احمد یہ کہ کیسا جسم میں آیا
بسیط ہے وہ نہیں نسبت پذیرا دیکھ تو اسکو
نہو تے ظاہر احمد نہ ہوتی خلق کی کثرت
یہی اسرارِ الحق اسرار احمد ہے جو ظاہر ہو

خدا کو تو نے کیا جانا محمد کو کیا پہچا نا
بشر کی شکل و صورت میں اسے جانا کیا پہچا نا
رکھا دنیا میں تیرے سچے سال اسے جانا کیا پہچا نا
یہ سرِ عشق کو ابلیس نے جانا نہ پہچا نا
کیا محفوق میں ظاہر اسے جانا نہ پہچا نا
کہا ہر سب نے یہ ملکر کجے جانا و پہچا نا
محمد کو خودی سے اپنے آپ جانا کیا پہچا نا
تو اپنے خود کو کیا جانا خدا کو کیا پہچا نا
سما یا قطرہ میں دریا اسے جانا کیا پہچا نا
تری کج تھی سے اس کو بتا جانا کیا پہچا نا
وہی ہے کل شئی ذات اسے جانا کیا پہچا نا
ہوا پردہ یہ آدم کا اسے جانا کیا پہچا نا

بسیط ہے حسن احمد کا نظر ہے حسن غزبت میں
یہ ہے شیدائے الفت کا اسے جانا کیا پہچا نا

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجار الارحمت اللعالمین
یہی ہے رب مرے درو و سلام برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

در بیان نبوت و تذکرہ عقد خوانی حضرت خدیجہ الکبریٰ از حضور صلی اللہ علیہ وسلم و واقعات عجیبہ

روایت ہے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مینعت لزوم کی برکت سے ابو طالب کو بہت خیر و برکت اور خرمی حاصل ہوئی۔ الغرض اُن ایام میں عرب میں سخت قحط پڑا مگر آپ کی دعا کی برکت سے ملک عرب کے سر سے یہ بلا دفع ہوئی۔ یعنی خوب پانی برسا اور خلق خدا قحط کی بلا و آفت سے بچیں۔

جب آپ کی عمر ۱۲ برس کی ہوئی تو ایک روز حضرت ابو طالب کا ارادہ سفر کا واسطے تجارت کے ہوا اور سفر کی تیاری کر کے چلنے کا ارادہ کیا اتنے میں آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جا کر ابو طالب کے اونٹ کی ہمار پڑ کر فرمایا کہ آپ مجھ کو یہاں پر چھوڑ کر کس کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ چونکہ میں ایک طفل یتیم بے مادر و پدر نہایت شکستہ دل اور خستہ حالت ہوں۔ حضرت ابو طالب نے اس بات کو سنا تو اُن کو بہت ملال ہوا۔ اسی وقت انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر سوار کر لیا۔ اور اپنے ہمراہ لے چلے۔

الغرض منزل بمنزل کوچ و مقام کر کے شہر بصرہ میں داخل ہوئے۔ اس شہر میں ایک سن رسیدہ کاہن رہتا تھا۔ بڑا فاضل فہم نصاریٰ سے تھا۔ جب اوس نے آپ کو دیکھا تو ابو طالب کو بلا کر کہا کہ یہ پس منیٰ آخر زماں رسول مکرم خیر عالم نبی آدم خاتم الانبیاء مالک و مہر احمد مجتبیٰ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیشال بالکمال ہو گا۔ چنانچہ ان کے اوصاف تمام ہماری اگلی کتابوں میں موجود ہیں۔ اور میں نے اُن کو کوئی پڑھا ہے۔ اس لئے میں کہیں ایک صلاح دیتا ہوں کہ ان کو اس قدر سے ملک بملک تنہا لیکر نہ پھرو۔ چونکہ دشمنوں کا خوف ان کو از حد ہے اور ان کے ہزاروں دشمن ہوں گے۔ مبادا ان میں سے کوئی ان کو ضرر یا نقصان پہنچائے۔ اور خاطر اقدس پر ٹپلوں ہو ہو جائے۔ کیونکہ وہ تمام ان کی مخالفت میں شب و روز سرگرداں ہیں اور اُن کو کسی قسم کا صدمہ پہنچاویں۔ چونکہ اس کی نسبت بہت بڑا اندیشہ ہوتا ہے۔ بہر حال ان کو بچائے رکھنا دشمنوں

جب اس حالت کو حضرت ابوطالب نے سنا تو فوراً اپنی تجارت کا سامان فروخت کر کے بہت جلد مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

یہاں پہنچ کر چند برس بعد حضرت ابوطالب کو آپ کے نکاح کی فکر و انگیزہ ہوئی اور آپ نے اپنی ہمیشہ عایتکا سے اس امر میں مشورہ طلب کیا۔ تب عایتکا نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ کے مال کو لیکر شام کی طرف لیجائیں۔ تو از حد منافع ہو گا۔ اور بعد اس کے کچھ نکاح کی تجویز ہو۔

الغرض عایتکا نے خدیجہ الکبریٰ سے جا کر تمام احوال بیان کیا۔ اور وہ تجارت کرنے پر راضی ہوئیں۔ پھر خدیجہ نے اپنے غلام سید کے ہمراہ حضرت کو طرف شام کے روانہ کیا۔ اور چلتے وقت اس کو چند اورات پر نظر رکھنے کے لئے اشارہ کر دیا۔ کہ اون کی حالت پر بخوبی نظر رکھنا۔ چنانچہ آپ کو حضرت خدیجہ کبریٰ نے دیکھا تو ان کو آپ سے دلی محبت پیدا ہو گئی۔

الغرض شام سے جب آپ واپس آئے تو اس تجارت اور سفر میں بہت سا منافع حاصل ہوا۔ اس اثنا میں جب خدیجہ کبریٰ نے اپنے غلام سے سفر کے تمام حالات اور باتیں مخصوص ان باتوں کو دریافت کیا جس پر نظر رکھنے کے لئے اس سے تاکید کر دی تھی۔ غلام نے جو جو واقعات اور باتیں ملاحظہ کیں تھیں۔ عرض کیا۔ جس کو سنا کہ حضرت خدیجہ کبریٰ نہایت مسرور اور شاد ہوئیں۔ جب آپ کی عمر شریف پچیس برس کی ہوئی اس حالت میں خدیجہ کبریٰ سے آپ کا نکاح ہوا۔ اور نبوت کا وقت قریب آپ پہنچا۔ تب خواجہ عالم رویا میں بہت سے واقعات دیکھنے لگے۔ اور جو خواب آپ دیکھتے وہی ظاہر ظہور میں ہی ہوتا۔ یعنی آپ پر عالم خواب اور پنداری دونوں حالت برابر ہو گئی۔ باوجود اس کے آپ غار حری میں اکثر تشریف لیجایا کرتے تھے۔ اور وہیں عبادت الہی میں مصروف اور مشغول رہا کرتے تھے۔ اب آپ کو نبوت کے آشکارا نشان معلوم ہوا کرتے تھے یعنی آپ جس قدر چلا فرماتے تھے آپ کو درجہ بڑھتے جاتے لگے جب کسی درخت کے قریب گزر ہوتا تو اس درخت سے سلام علیک یا رسول اللہ کی سدا بلند ہوا کرتی تھی۔

الغرض اس قدر غار حری میں تاریخ آٹھویں ربیع الاول شب دوشنبہ کے روز حضرت جبریل امین نے اقربا سم ربک اللہی بالمعلم تک پڑ پایا۔ اور بعد میں برس کے سورہ یا ایہا الذی نازل ہوئی۔ اور آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل نبوت مرحمت عنایت ہوئی۔ اور دور اسلام کا شروع ہوا۔ پہلے عورتوں میں سے ام المومنین حضرت خدیجہ کبریٰ ایمان لائیں۔ اور مردوں میں حضرت

ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ مشرف باسلام ہوئے۔ اور بچوں میں سے حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب
حضرت علی حیدر ابن ابی طالب نے ایمان کو حاصل کیا اور غلاموں میں سے حضرت بلال حبشی مشرف
باسلام ہوئے۔ اور مالکوں سے حضرت زید بن حارث ایمان کی دولت سے مشرف ہوئے۔ بعد ان
کے ایمان کی دولت سے حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ و زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد
بن اوقاس رضی اللہ عنہ اور سعد وغیرہ وغیرہ نے ایمان کی دولت کو حاصل کیا یعنی انہوں نے دولت
اسلام سے سرفرازی حاصل کی اللہم زو فر دے۔



سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الاین
محققہ ماجا، الارحمت للعالمین
نہج اسے رب مرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے درام

نظم بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی و تادری
شطاری برہان پوری متخلص بہ عزت

شام سے واپس ہوئے جب مصطفیٰ
اور تجارت میں ہوا جو فائدہ
سب عجائب اور غرائب کو کہا
خوش مسرار و خجہ ہو وہیں
جلوہ عشق نبی غلب کیا
صورتیں حسن رکھیں عورتیں
برعکس پس جا پہ دیکھا معاملہ
کیا لکھوں میں بہیدا سچا سامعین
مصطفیٰ کو جانا تو پہچانا خدا

حال سب ظاہر مسرے کیسا
آپ کی حالت جو دیکھی سب کہا
تہا جو اعجاز نبی سب کہہ دیا
کرو یا آزاد اس کو پسرو ہیں
وصل کے پیغام کا ساماں ہوا
عاشقوں کی شکل رکھیں مرد ہیں
طالب مطلق پر شیدا ہوا
سب مقابل کون رب العالمین
ہیں حبیب اللہ محبوب عملا

	<p>وصف احمد مجتبیٰ کا ہے عجیب کون حبیب اللہ اسمیٰ دیکھ لے جان دو میں ایک قالب رکھا او عاشق و معشوق دونوں میں یکہ ہیں کبھی عاشق کبھی معشوق اللہ خود بخود حضرت پر شیدا ہو گئیں عاشق و معشوق کا ہے معاملہ ہے مضامین سخن با ناز کو</p>	<p>عاشق اور معشوق ہوتا ہے حبیب نور احمد حسن عشق پر جوش ہے کر کہا حق دوست حبیب اللہ کو حسن میں دویم احمد احمد ایک بلکہ امت کے تمامی اولیاء الغرض عاشق خدیجہ ہو گئیں وہ عزت ہے اسرار حق ستر خدا غور کر سب اب سخن عزت کی تو</p>	
--	--	--	--

﴿﴾

مصطفیٰ ماجدار الارحمت اللعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام رہ

سلیمان قوم بل ملو علی الصدر لایین
بیچ اسے رب مرے درود سلام

قصیدہ اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہا پوری متخلص بہ غربت

تانی نہیں ہے دونوں جہاں میں جناب کا
روشن ہوا ہے حسن شہ انتخاب کا
پایا ہے حوروں نے بھی حصہ جناب کا
پر تو پڑا ہے جب سے رسالت مآب کا
جلوہ ہر اک جگہ ہے اسی ماہتاب کا
ہے عاشقوں میں شور اسی آفتاب کا
وہ حسن ہے گمان کیا کروں جناب کا

صلی علی کیا نور ہویدا ہے آپ کا
کیا صورت زیبا ہے ضیاء رخ روشن
سب حسن ان حسنینوں میں غالب ہو آپ کا
عالم میں ہے ظہور ترے حسن کا تمام
طفلی میں زیب جوانی میں دلیری
حور و جنات ہیں جس کے خدا حسن شکل پر
شیدا ہوئی زینجا جسے دیکھ خواب میں

اور آدم کی پیدائش ہے۔ باوجودیکہ اسقدر اس کی شان ہے شمس الضحیٰ بدر الدجی نور الہدیٰ محبوب کبریا محبتیہ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی وہ تمام نبیوں کے سردار و خرد و عالم محبوب اعظم اس کی بلند اس کی شان
ہے۔ آسمان اس کے آستانہ مبارک پر قربان ہے اور نعلین شریف اس محبوب پارگاہ لم نیلی کے
تاج عرش بریں ہے اس کی محکوم زمین ہے اور ادنیٰ خدمتگار جبریل امین ہے لنگر خانہ بانٹا میکائیل
ہے اور عزرائیل اسکی رضا پر نثار ہے۔ اسماعیل اس کا غاشیہ برادر ہے۔ یعنی جس کا براق برق رفتار
ایسا رہوار ہوا کہ بالائے نرد و در و کار اس کا گزار ہوا۔ اگر اس نور خدا نغمہ برمی عاشق صنم معشوق احم
کا دنیا میں نظور نہ ہوتا تو تاقیامت طریقہ بت پرستی بیت احم سے ورنہ ہوتا۔ اور اگر اسکی قدم
خوش خرام زمین پر نہ آتا تو کار رسالت یونہی ناتمام رہ جاتا۔ یعنی اس کی مشعل شمع شمع لے چراغ
اسلام کا روشن کیا اور کفر کا اندھیرا داغ مٹا دیا۔ اور ایسی روشنی شمع رہبری کی دکھائی کہ راہ
ہو لوں کو راہ نجات ہاتھ آئی۔ یعنی بہشت اس کے دوستوں کی فرش گاہ ہے اور چشمہ کوثر اس
کے خادموں کی چاہ ہے یعنی جب وہ اپنا ربہ شفاعت دکھائے گا۔ حاجت کو گناہ پر رشک آئے گا
اور غربت اس طور سے زبان پر لائے گا۔

سلو یا قوم بل صلوا علی الصداقین مصطفیٰ ماجار الارحمت اللعالمین
ہیچ اسے رب مرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے بدام

نظم مضمون بالازامہ را بحق صوفی قادری
شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

آئے جب دنیا میں حضرت مصطفیٰ دیجے نقار سے تب نہ بنے لگے حسم اطرش کے مانند تما	جلوہ فرماں جب ہوا وہ قفا اور پہرے دین کا ڈھلے لگے پھر انور پیش مہر و ماہ تما	دونوں عالم نور سے سمیر ہو صاف اکائیل ہی وہ ظاہر ہو خانہ تاریک سپ روشن ہو	کفر کی قلت جہاں سے دور ہو ظاہر باطن پاک گناہ دور ہے علم ہر ایک شے ہر ایک کو پہنچے
--	--	--	---

<p>جنت کی چھٹی کی عمر شریف عمر جب پہنچی برس چالیس کی ہیں مراتب عمر کے چالیس سال غلامی میں عبادت پیشتر اور کہا اب بڑھو اسے مصطفیٰ آپ نے جب اس گڑی اتر آئے تین تین تھے وجہ جبرائیل لڑاں تھا بدینیں روحی کا باطنی نعمت کو ایسی اولیا</p>	<p>حسب عالم بنایا لطیف خواب میں لگے لگی گویا وحی سے ہی وجہ عمر کا بالکل تھے عبادت کرتے اکثر اہل آپ نے بھی کبکرت بڑھا تہا تمام انعام میں لڑا اتھ کاسی سے پہلے جلیل اور ترسان گئے گمراہ دستیہ ہیں ایسی تو جسے نکلا جان و اسرار حق کے راز کو</p>	<p>پڑ گئی جبکی نظر قربان ہوا یعنی مضغہ اور حلقہ متین اس سب سے برس میں چالیس کے غار حرم میں تھے نازل ہر بل بہر بل نے تب بغل میں دبا کر استغیر ہوئی توجہ صوفیاں اٹکے تھے کہ جب دوسری پس ملا تاج نبوت آپ کو کہتے ہیں اسکو نظر دم خاص و عام غمت سمجھ کون نیاز و ناز کو</p>	<p>صورت تصویر وہ حیران ہوا ہو گیا چالیس میں کل اعلیٰ دی نبوت آپ کو انڈر سے وحی لائی پس وہ پ جلیل تین بار اقرار پڑا یا خوب تر تاثر ہو روح پر اکثر میاں اتحادی کو کیا پھر تیسری اور خلعت دی رسالت پر ہے تفرق روح کا یہ والسلام</p>
---	---	--	--

سلویا قوم بل صلوا علی الصمد الامین
مصطفیٰ یا جبار الاحمت للعالمین
تہیج اسے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اسے سلام

قصیدہ بعنوان مذکورہ بالا از اسرار الحق صوفی قادی شطاری برہانپوری تخلص غزبت

<p>عجب نیرنگے جلوہ اپنا دکھلایا بنا صورت گیسے طائر دل لوٹ میرا ناز پر تیر سے کہا خواہش کو موسیٰ نے یہاں دیدار میں کر مسیحا شوق میں اس کو فلک چارم پر چاہی عجب تصور کیا امت رہی دیدار میں اس کے</p>	<p>قیامت میں بتا دے گا تو کیا اپنی بنا صورت یہی ہی نقشہ قیامت کا رکھا کیا دیکھتا صورت کیا تیغ و جلا یا طور کو اپنی بتا صورت ہوا ہم کو تہا پیدا وہ روح اللہ بنا صورت چڑھا جب دار پر وہ شوق کجا لت بنا صورت</p>
--	---

ماتب کو قلندر کے جوہنچی را رابعہ بصری
 زمینا ہو گئی ششدر جو دنیا خواب میں اسکو
 پرستش کر کے بت ہندو کے کافر ہو گئی شیدا
 عجب تکار کا موجب پڑا شیخ و برہمن میں
 عبادت کو ریاکاری سے سب نے شاد ہو کر
 جہاں میں بت پرست ہو کر پرستگاہ میں گئے
 خودی اپنی مٹا کر دیکھ کر سنے اگر دیکھنا تجھ کو
 صفائی قلب کی یارو جہاں تک ہو سکے کر لو
 ہنو کا پاک جھٹک آئینہ دل ترا زابد
 تیار روز محشر کی جھٹ رکھا کیا دل میں
 مراد معرفت کی کر لے حاصل ذات اپنی میں
 سبوں نے قرب اپنا اپنا حاصل کر لیا غریبت

گیا تعظیم کو کعبہ قریب اس کے بنا صورت
 پرستش وہ گلی کرنے اسی بت کی بنا صورت
 یہ ہی حیرت عجب نقشہ بنایا یار کیا صورت
 حرم کو زاہد کیا جاہن میر کی کا قصہ بنا صورت
 عجب حیرت عجب صورت بنایا یار کیا صورت
 اسی جاوید کھیلے اگر ہے دیکھنا صورت
 ہر اک جا اسکا جلوہ ہے چہا تا ہی تو کیا صورت
 مجاز صورت پرستی کار کا دستور کیا صورت
 دکھا دیگا بتا تو حشر میں مردار کیا صورت
 یہ امید قیامت میں رکھا ہے یار کیا صورت
 یہ ہی اسماء الحق ہے یار اب کیا دیکھتا صورت
 پرستش اس جنم کی سب کریں تکرار کیا صورت

مصطفیٰ جاہ الارحمت العالمین

برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الامین

بیچ اسے رب مرے درود و سلام

ذکر حلیہ شریف یعنی سرِ پائے مبارک حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم و نہ شریعت و نہ حکم غریب شمال انتخاب تقدس مآب
 حلیہ شریف کا مختصر بیان تا بہ امکان کیسا ہے

اگرچہ ہند کیسا آفتاب جہاں تاب حبیب مکرم محبوب عالم تیر فلک خرقی مطلع غیب سے نمودار ہوا کہ جس کے

جمال بی مثال لازم ال باکمال و کتاب خوبی حسن محبوبی عجیب صفت صانع رب قدیر حق بنظیر با جمیل پر رب
جلیل ہی عاشق و شہدائی ہوا۔

اللہ اللہ کیسا وہ حبیب محبوب و سوسے زیبائی آئینہ حسن حق نمائی آفتاب رخ ضیائی قمر تجلایا
پرفیاض حسین پر صفا چہرہ نورانی تکیلات یزدانی منظر نورحانی پر انوار حقانی ملاحظت جان عالم امکان
صباح صبا الطاف اور لطافت صاف میں غیرت خورشید و رخشان سیاست ماہ تاباں مہر مبارک
بد رجز اعتدال محرم فرم موجودات فخر کائنات بافضل و کمال اور موسے مبارک با نکل سید ہے نہ بہت
محمد بن پیچیدہ سراسر حمود لیت القدر انوار کیسے معنی تازہ تر از زمہ گوش گاہے بگوش گاہے
بدوش جس کی ملائی سے ہو جائے ہیوش۔ پیشانی محمود ضیائے نور قدرت رب غفور حسن میں چور
خاتر کر صبر و شکیب۔ اور بیاض چشم پر سرخ و دوسے رام دل فروش بدوں اور آنکھیں سر ملین
آہو سے رم یا حیا پرستم۔ قال عاشق با حسن حسین اور مرگان سیاہ خونریزی گواہ۔ شراب عشق
میں چشماں مبارک مست بادہ است رہا کرتی۔ اور بار بار کہا کرتی بشر

مقابل نہیں ہوا آہو سے رم نہیں آنکھیں یہ فتنہ جادو سے کم

کثرت جہا سے اکثر بھی نگاہ رہا کرتی تھیں اللہ اللہ کیا شان یکتائی تھی۔ یعنی نازک زیبائے حسن
کی ناک بلند مرتفع نہایت خوش قطع یا گوش حق نبوش۔۔۔۔۔ نہایت
پر اسلوب فرحت محبوب از حد عمدہ بہتر و خوب آئینہ پر صفا خضار برابر ہموار آب و تاب میں مثل ماہ تاب
تھے بدل خوش دل شمس الضحیٰ و دونوں گواہ لعل رنگ مثل گلاب ہر رنگ رخسار گوہ سرخ گوہ سفید ملا
صاحب امیر گندم گوں نہایت حسن و خیز اور بہائے شہیں و نکیں یہ سرخی آمیز لطیف پر حسن خیز
اجازت عجیب تازہ زیبائے سر بسر مقرر اور قرآن و ہاں شیریں بشریت بغایت لطیف کشادہ اور دندل
ہموار مثل موتی آب دار پر انوار یزدان مثل لالہائے بہار درخشاں یعنی کبھی آپ تبسم فرماتے تو عکس
دندان مبارک کے نور کا پرتو دور تمام روشن ہوا کرتا۔ اور چاہ ذوق مثل قمر روشن پاک لولاک
اصیاض گردن ہر رنگ فقرہ بال لطیف بلند رعنائی یہ حسن یکتائی شانہ بزرگ پر گوش مثال ماہی
پشت ہر عضو معطر اور بغل مثل بے بدل دست رشک حریر زہا کف دست پرفیاضے غیرت ید
بیضاوی اور شانہ مبارک با صفت قدرت و دونوں شانوں کے درمیان ہر نبوت خاتم رستا
پر دلیل اور پشت روشن نہایت شفاف پس پشت و بچان مشاہدہ فرماتے اور شک مبارک

پیش مثل سیم سادہ صاف اور ملائم اور حلقہ ناف لاثانی گرداب زندگانی نہایت محسوس مکرانہ نظر سے
 ہار یک تر بہتر خوشتر اور جسم اطہر خوشبو سے معطر مشک سے زیادہ معنیہ قدم مبارک نہایت پاک و بیباک
 صاف نیز افلاک مہر الودی گرد و خبار اور خاک سے پاک اور قامت زیبا قد سر و چہستان قدس و خوشبو
 خوش انداز طیب کو تہہ و راز قامت بالا قد سر و روان آپ کا جسم اطہر خوشبو سے معطر ساتھ روح
 مقدس سے منور معجز رہا کرتا تھا باوجودیکہ جس کو چہ سے آپ کا گداز ہوا کرتا تو اکثر اس کو چہ میں خوشبو
 آپ کے جسم اطہر سے بومشک عنبر سے معطر معطر ہوا کرتا بلکہ کثرت خوشبو اس کو چہ میں تین دن تک رہا
 کرتی گویا یہ سلسلہ اپنی خدمت بشریف میں پہنچنے کا بخوبی حاصل تھا اور رادیوں سے روایت ہے
 کہ آج تک مدینہ طیبہ میں درود و دیوار سے خوشبو ظاہر ہے اور خوشبو تمام جہان کی اس خوشبو
 سے شرماتی ہے، لیکن دماغ محبت صادق عشق کامل الفت محبوب خوش اسلوب مشام ارادات
 فضیلت تاب ہو تو تب اس روح پر سرور شافی محسوس فیض یاب اور کامیاب ہو ورنہ

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدور الامین مصطفیٰ ماجا الارحمت اللعالمین
 بیچ اسے رب مرے درود و سلام برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

نظم مضمون بالا از سرار الحق صوفی قادری
 شطاری برباپنوری مختص بہ غربت

وافتان عاشقان را از جوی قد و زول است تا شمشاد بال سید پر کایہ اور ایسے ہزار تھی کہ چھٹیانی شکل آفتاب اکملین تھیں سرخی انیز تہیں	ہے سرا پاکتے یوں سرخی تھا بہا تھا خوش کو وہ مدد جسے ہوتی ہی شب بجران در جس تہا روشن سرا پا ہوتا پیچھے لگے کہنے میں ایک تہیں	وصف کیا لکوں سرا پاک کیا لکوں مبارک خوشنما اور ہوتا بڑا تہا سفید و سرخ چہرہ آفتاب تھی کشادہ پیروہ خمدار لکھی تھی سوا حسرت کی تیر کو ش	اس قدموزوں کہ تنہا کسے دہ عقل کامل جہیر حق فرہتا ہر ماہستانی اور گلانی پڑھیا تالین و توح اگر علی خواب بیداری میں کہتے تیر
---	---	---	---

<p>تھی جو وہ سید ہی العنابی تھی تھا وہن شیریں بہتر آپ کا آپ کی مہر نبوت پر فیض تھا اٹل شرح اک رنج نہاں ہاتھ لائے تابہ زانو تے ملے اسلئے سایہ نہ حضرت کا پڑا تھا پسینہ آنکھ خوشبو بہرا تے سر آپ کو بار از حق لا عاشقوں کے عشق کا انجام بڑ راز دان اسکا یہاں پر جوش ہے</p>	<p>تھا تہم دہن پر اور تہی مہی کہا رانی چاہ کا بیتھا کیا صبح کے تارے کی زیادہ چنیا تھا امانت عالم وحدت عیا اور تے وہ ساقی پسیدہ کر کے کہ قدر سایہ ہو بیتا جان کا کوچہ و بازار سب نیابا جانتا کوئی نہ تھا امر الحق عابدوں کی عقل ناقص خام ہے تہم عشوق عاشق مہیوش ہے ہے لہا غریب سخن یا معرفت</p>	<p>الہی رنج تو دانت تو بہرے اسقدر گردن اتنی حضرت کی سیدہ زکینہ تھا پر اسرار سے تھا ملاجم جسم اطہر آپ کا تھا تاجی جسم انکا نور کا آئینہ تھا جسم اطہر نور سا جس گل کوچے میں ہوتا تھا گداز انکھیں کس کے ہی اسجا مفت حسن عاشق عشق مشہور توئی کر خوش ہو حسن آسمان حق سبہ مہضامین سخن یا کیفیت</p>	<p>دہیہ یا قوت گوہر ہے بہرے چاندنی تہی سہ منی اسکے کشف معرفت کو کچھ بڑ انوار سے سر سبز تھا حسن میں بیتا نا شعلہ شمع نما کا نور سا کہ طرح ہوتا ہے شمشاد کا تھا مکتا مشک سی وہ سرسبز عشق صادق ہی کر چکا دھوشت جب محبوب عشق محبوب کی ہے حسن اتنی راز ہے انوار حق</p>
---	--	--	--

مصطفیٰ ماجا اللہ رحمت اللعالمین
 برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

سلوایوم بل صلوا علی الصدر الامین
 بیچ اسے رب مرے درود و سلام

قصیدہ بعنوان مذکورہ بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غریب

کہ جس میں سالکوں نے نقشہ دیکھا ہے خدائی کا
 دکھا یا ساری خلقت کو یہ حسن مصطفائی کا
 کہ شہرہ چرخ پر حور و عین ہے جسکی صفائی کا
 عجیب بین بلند اسلوب چہرہ خوش نمائی کا

کیا جسم پاک اطہر ہے آئینہ حق نمائی کا
 ہوا ظاہر محمد جلوہ آرا رونق انسر و نوری
 سر اپا اس قدر عنا کا اسکی لہا جاوے
 سیہ ابوے مشکیں او دا بروے کماں وارو

لب شیریں دہن غنیمت خداوندان گوہ سرا و
عجب چہون ہے باغی اور جہانے جہیں پوشیدہ
کروں گا وصف میں جہدم نبی کے آرزو کر لیں
کروں کیونکہ نہیں اشعار میں تعریف حضرت کی
ہوا ہے طالع اقبال میرا چرخ پر روشن
مری حالت اسی شاہ زمین پر خوب روشن ہے
خدا شاہد ہے وہ ہمیشہ ساری خدائی میں
خیال میرا بلند پرواز ہو پہنچا جب عالم علیین
پیارا سرا کی غنیمت جو تو نے ساغر الفت

صراحی دار گردن سبز بے کینہ صفائی کا
مثال نرس محمد ہے دیدہ رسائی کا
صنوبر ہول جاو گیا وہیں دعوائی ادائی کا
ہو امیں مدح خواں اس حبیب کبریائی کا
زیارت سے شرف ہو گیا ہوں نور خدائی کا
اوسی کو ہے خبر میری محبت پارسانی کا
چلن سیکھا ہے جس نے عالم کی شفا کی کا
کیا سجدہ کو اسفل میں ارادہ جبہ سائی کا
کیا کیا وصف احمد کو ترا طالع رسائی کا

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدا لایمن
بہج لے رب مرسے درود و سلام

مصطفیٰ ماجا لا رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے دہام

بیان معراج شریف حضور سرور کائنات مفرح موجودات صلی اللہ علیہ وسلم و نکات عجیبہ

راویان شیریں کلام و ماہران نیک انجام اسطرح بیان فرماتے ہیں و اشاعت معراج کو اسطرح سے رقم و
تحریر کرتے ہیں۔ اسے علامہ ابن عثایت احمدی و اسے شیخ کاظم روسے محمدی اسے معرفت خدنگاران و
مصدق اسے جان نثاران خواہش شفاعت محمودی سب سے افضل ترین حالات اور مقامات و بزرگ
قرین درجات اور نکات معراج مبارک کا بیان ہے۔ یعنی سید الاولیاء سید الصوفیاء برگزیدہ عالم شفیق عالم رحمتی
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بارہویں برس نبوت کے مراتب کمال لایزال سے معراج شریف کا مرتبہ
عظمت ہوا چنانچہ ارباب تواریخ اور اجاب مفسرین اس میں عجیب و غریب لطائف اور نکات با محض

قابل انظار پرنور بابر اسرار موزونیت با موزوں ہوا کرتے ہیں جو مولف ہوائے اس کو بہت ہی اچھی طور سے
 بامضامین معرفت نظم نثر اس کی اسنادۃ بالطفیف حسن آمین لکھا ہے۔ تاکہ اہل تصوف و صوفیوں کو اس کی
 حالت سے بخوبی صداقت حاصل ہو۔ اور اس عاصی پر معاصی کے حق میں دعائے مغفرت کو چاہیں آمین تم
 الغرض اقل واقعات اس قدر سے ہے کہ حق جل جلالہ و عم نوالہ و عم نوالہ نے وقوع واقعہ معراج میں
 حکمت رکھی کہ تخلیق آدم کے وقت ملائک اعلیٰ۔ اجعل فیہا من یفسد فیہا کے اغراض سے انظار استغفار
 کا کرتے تھے جناب احدیت جل جلالہ و عم نوالہ نے فرمایا تھا اتنی عالم بالاعلمون یہ اشارہ ہے انحضرت احمد
 مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود اہل سے یعنی تم اولاد آدم کو مفسد تباہ کار نہر
 ہوئے ہو دیکھو وہ ہمارے پیش نظر اس کا فرزند ارجمند بہترین خلائق حبیب مکرّم محبوب عام رسول
 مقصود ان فیئش پیچہ ہزار عالم کا ہے۔ اگر آنفسر بنیش اس حبیب مکرّم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیں منظور
 نظر نہ ہوتی تو نہ پیدا کرتا میں یہ زمین اور نہ آسمان نہ حور نہ ملک نہ فرشتہ عرش نہ کل کائنات کا
 باعث آپ ہی کی ذات اقدس پر مقدم اور منحصر ہوا چنانچہ جب آواز افاز محبوبیت سرور دار محمد
 موجودات وحدیت کل کائنات کا حصہ گاہ ملکوت میں بلند ہوا تو تمام ملائک مقربین تھوڑ رحمت اللعالمین
 مشتاق زبیرات و دیدار مبادک ہوئے۔ اور درگاہ ایزد تعالیٰ سے خواستگار ہوئے۔ لہذا بارگاہ محمد
 میں دعا و ان کی مقبول ہوئی اور حکم ہوا کہ تم سب کو ایک شب معراج ہمارا میں جلوہ دے اہل سے
 با مشرف و دیدار کروں گا۔ یا وجودیکہ جو شب معراج آپ دولت ملازمت سے مشرف کئے جاویں تاکہ ایجاد
 آدم و جد تکوین پیچہ ہزار عالم کی دریافت کریں اور دوسری حکمت یہ تھی کہ آنجناب ابو القاسم
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبیب محبوب تھے اور محبوب کو چاہئے کہ تمام عالم سے مطلع باد گاہ ہو اور فوائد تمام
 رب سے زمین اور سلطنت مشارق و مغارب دنیا کی عنایت ہو چکی تھی۔ باوجودیکہ آنجناب صلی اللہ علیہ
 وسلم کو بلا کر آسمانوں کی سیر اور خلعت فاخرہ و تقرب خاص مرحمت فرما کر کلید بشارت در و در
 کی سپرد کردی جائے۔ تاکہ مرتبہ محبوبیت کا خاص و عام پر ظاہر اور ثابت ہو جائے اور لوازم
 تقرب اللہ باقی رہ جائے اور تیسری حکمت یہ تھی کہ قبل نزول ومن اللیل فتحد کے آنجناب فضیلت
 اکابر محمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہی نماز میں مشغول ہوا کرتے تھے اور کہی خواب اسرار
 میں آرام کیا کرتے تھے۔ اسی دستور العمل پر آپ ایک شب خواب راحت میں تھے۔ تاکہ اگر چہ جبریل
 میں وحی لیکر وارد ہوئے اور اسطور سے لکھا کہ محبوب حق اللہ تبارک تعالیٰ بعد سلام کے

ارستو فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو بندگان گنگارن کی شفاعت اور عذرخواہی کے واسطے بھیجا ہے
 نہ کہ خواہ اس شرافت کے لئے۔ لہذا ذرا ان کی طرف دیکھو تشریف لیجا کر اور اعمال اپنی امت کے
 ملاحظہ کرو تاکہ تم کو روشن ہو کہ یہ وقت بیداری کا ہے یا خواب اس شرافت اور آرام کا ہے۔

الغرض جبریل علیہ السلام نے آپ کو بطنائے مکہ کی طرف لیجا کر امت عاصیوں کے ایک
 ایک ایک اعمال سے مطلع کرایا یعنی اپنی امت پر عصیان گنگارن کا حال دریافت فرما کر واپس
 آئے۔ اور بہت ہی افسردہ دل اور شکستہ خاطر بلول اور سینہ بخرو فرماتے ہوئے اشک
 ریزاں اور حالت پریشان گریزاں غار حرا میں تشریف لیجا کر شبانہ روز سہرہ سجود ہو کر مناجات
 بدرد گاہ قاضی الحاجات میں عرض رسان ہو رہے۔ الغرض حضرت کا وہاں اس قدر سے حال
 تھا۔ اور یہاں پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت گزار اس شیخ جمال پر مثل پروانہ وار جان
 دل سے شمار حق صمدیت کے شیفہ وار بافراق و دوا سہر تلاش اوس شہسوار محبوب پر دروگاہ
 کے دشت صحرا بھرا نکل کر تلاش میں سرگرم ہو رہے تھے اور چاروں طرف دیکھتے پھرتے تھے۔
 اور ہر ایک سے دریافت کرتے تھے۔

سلمو یا قوم بل صل علی الصمد المبین مصطفیٰ ماجا، الامرت اللعالمین
 بیچ اسے رب مرے درو و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے درام لا

نظم بضمون مذکورہ بالا از اسرار الحق
 صوفی قادری شطاری تخلص غریب

راویوں نے اس طرح بھی خبر دینا لکھا بڑے بڑے کے لئے عشق کی تڑپ میں سچے سچے	ظاہر معراج میں تھا برگز حق نے بلوایا اور نہیں لپونے حق میں شوق کا پہلے سچے	سب حقیقت الغرض اس طرح سے آگاہی میں ہوئے احمد تما ذات حق کی عشق میں اچھی	جب مجھ کو نہوت پا چکے اور بچانے نبی کو خاص و عام حق سے خلقت میں ہو چکے
--	--	---	--

<p> ہر ایک عالم میں ہر اک رنگ سے عشق کو بے وصل کب تکین ہو ایک کتبہ تجھ کو یاد آیا ہے اور کس طرح دریا ایک کوزہ میں سما خلق سب کہتی ہے معراج نبی سارا عالم کہہ رہا معراج نبی نور ہے احمد کا کل جسم جہاں ایک شب تو خواب ساحت بیستی نگو بھیجا حق نے سو فی کیلئے نظر کی اعمال امت کو تو سب انجا کرتے تھے یارب بخش تو پرتے تھے ہو کر ہر اسان سے سب سولوں کو یہی تعلیم ہے مولود اسرار حق ہے راز حق </p>	<p> عشق باہوں کو کیا سب ہلکے سے پس بلایا اپنے کمر محبوب کو وصل محبوب میں کتنا لرا خود بکریو کچھ ایک کوزہ میں سمائے کس قدر وہ جسم سے ظاہر ہوئی جسم سے برا سماں ظاہر ہوئی اور جو جسم نبی مانند جاں وارو ہوئے جبریل بیکر ربی یا شفاعت عذرا مل کیلئے ہو کر اندھ بگیں اتنی لقب امت عاصی کو گنا گارو نکو تو پوچھتے تھے ہر کسی سے آپ کو سر رضاے حق پس تسلیم ہے مصطفیٰ کا راز ہو سر حسن </p>	<p> حسن پر اس عشق کے آجوش ہے معشوقوں جیسے عاشق بہار صوفیو دیکھو تو جسم آدمی کوزہ میں دریا سا سلکتا نہیں سیر باطن کو کئے احمد کی ہوئی دیکھ جسم پر وہ خبر ہو کیا جسم عالم میں لکے ہو سیر چاہا ہے سلام حق تمہارے رسول امت کے عالموں کو جاد کیلئے غار حرا میں گئی تباہ جناب الغرض اصحاب ہو کر ہوجا اس بیدار احمد کا ہے اسما جیاں شمع کی لاٹھی سے خوف انگو ہے غنیمت اسکا بید نہ ہرگز کھلا </p>
---	---	--

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
 یہی ہے اسے رب مرے درد و سلام
 مصطفیٰ ماجار الارحمت للعالمین
 برگزیدہ نبی پر اسنے مدام

فقیر یعنواں بالازاسرار الحق صوفی قادری
 شطاری تخلص غربت برہا پوری

کیا لکے گا وصف تیرا سرور عالم بیاں
 ہے ثنا خواں ہر فقرے سے تا خالق عالم بیاں

نام تیرا اللہ کیا عزیزِ خلق ہے
مدح تیری خوب اعلیٰ سے اعلیٰ وصف ہے
سب بجا تکو اگر سلطانِ دوران ہم کہیں
ابرو سے اہل کا مجھ کو خیال ہوتا اگر
سو جی مجھ کو خوب اپنی شادمانیِ آخرت
حال کیا ہوتا ہماری ہم نہ ہوتے امتی
اے فرشتو گو میں ہی ورد ہے نام نبی
عارضی اسرارِ نحتی اسرار کی ہستی میری
دیکھو تو غربت اب اپنا خرمنِ عصیاں بہا

پڑہ رہا ہے کلمہ تیرا دیکھ اک عالم یہاں
کس طرح سے ہو رقم ادنیٰ سے ادنیٰ کم یہاں
تا بیعِ فرمان ہے تمام عالم ترا ہر دم یہاں
سجدہ کر لیتا ہوں میں تجراب کعبہِ خم یہاں
وصف میں کہتا ہوں میں قصیدہ پر خم یہاں
حرکِ حاملِ جنتی جی تھا کہ نہ ہوتے خم یہاں
کیا بتاؤں کون ہوں کیوں شاد ہو کر خم یہاں
دم کی دم میں شادمانی اور نہ کچھ غم یہاں
ہے ہی دریا کے رحمت نیدہ و پر خم یہاں



سلو یا تو مل صلوا علی الصدر الایمن
پہنچ اسے رہا سے درود و سلام

مصطفیٰ ماجرا الارحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے دم

فقہ حروا ہا اور حالتِ بقراری اصحابِ رسول فراقِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں

روایت ہے کہ اتنے میں ان کو ایک چرواہا نظر پڑا یعنی دے سب کے سب اس کی طرف جا کر داخل
ہوئے۔ اور اس چرواہے سے کہا کہ اسے چرواہے مجھ کو کچھ ہمارے چرواہے کی بھی خبر ہے کہ نام پاک
ان کا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہم اون کی تلاش میں حیران سرگردان و دشت کو بہ و
بیابان ہیں پریشان بحالتِ فتنہ اور خاطرِ ملول پہرے ہیں تب اس چرواہے نے اون کی حالت
دیکھ کر اور کیفیت سن کر کہا کہ مجھ کو خبر نہیں ہے کہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں
لیکن اتنا جانتا ہوں کہ ایک شخص اس غارتیرہ و تاریک میں دن رات ٹالان اور شور و بکا کرتا

اور اس کی آواز سے یا امتی امتی کی پیہم سدا پس آکر ہی ہیں اور اس درونک آواز سے مکمل تمام
چوندا و پرند اس جنگل کے عاجزا و خاطر پریشان ہو کر چرائی سے باز ہو رہے ہیں۔ پس اس
خبر کو اس کی زبانی سنکر سب کے سب جانب غارت کے دوڑے اور اس غارت پر تیرہ تار میں جو نظر کیا تو سید
امار و و عالم کے سردار حضرت رسول پروردگار سر بر ہنہ سر بسجود ہو کر بے اختیار آنکھوں سے
مقل آب رواں آنسو بہا رہے ہیں یہاں تک کہ محاسن شریف تمام آنسوؤں سے تر ہو رہے
ہیں جب اس حالت کو تمام اصحاب کبار رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو نہایت اندوہ دل پریشان خاطر ہو کر
پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دست بستہ عرض کیا کہ اے شفیع احم حبیب، مگر محبوب
عالم سید الانبیاء سید الاصفیاء امت عاصی کا کچھ غم و اطم نہ فرمائیے۔ ہم نے جتنی عبادت اور نیکیاں
کی ہیں وہ سب کی سب آپ کی امت کو بخشی یعنی آپ سجدہ سے سر مبارک کو اوٹھائے اور اپنی امت
کا غم نہ کھائیے۔ اور ہم لاچاروں غمزدوں کو اپنا چھال بے مثال با کمال دکھائیے اور حسن لطافت
آئینہ سے ہم بھرت زدوں کو سر فراز فرمائیے۔

الغرض حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس قدر سے کہا اور عثمان بن عفان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے بھی اسی قدر سے کہا اور حضرت اسد اللہ غالب علی حیدر ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے
بھی اس قدر سے فرمایا۔ یعنی سب نے آپ کی امت کو عبادتیں اور اپنی اپنی ریاضتیں بخشیں۔
مگر جواب اس کے آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے یار و دو گار
شفیق بر حال ناز یہ بات محمد کے در و دل کے واسطے دوائیں ہو سکتی چنانچہ آپ نے کسی کی بھی
انجا قبول نہ کی تب تو لاچار ہو کر سب نے سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا۔
چنانچہ وہ بھی بذات خود شرفین لائیں اور پد بزرگواری یہ حالت دیکھ کر نہایت بیقرار اور پریشان
ہوئیں اور حضور کی خدمت اقدس میں یوں عرض پیرا ہوئیں کہ اے بابا جان فاطمہ کی جان
تسربان درہ سجدہ سے سر مبارک اوٹھائیے اور اپنی امت عاصی کا کچھ بھی غم نہ فرمائیے
اور ان کے اعمالوں پر نظر نہ کیجئے۔ یعنی بروزی قیامت کے آپ کی امت عاصی کے اعمالوں کو مہر
اسپے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زہرا آلودہ پیرا ہوں اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون آلودہ
پیرا ہوں۔ اگر یہ بھی کفایت نہ کرے گا تو اپنے بالوں کو کات کر کر تازہ دھوئے میزان ہرے
لنگھ کر ان امت کے کافی ہیں۔

اللہ رائے کیا مقام غر طلب ہے ہم گنگاروں کے لئے کہ ہم خطا واروں کے باعث کیا کیا سختیاں اور آفت ریاضت اور عبادت اور ہم نیکاران سیاہ کاران بدکاران امت کے لئے ابجناب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بار اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہا وراپ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا شفیق گناہگاران امت اور عاصیوں کی ہر الفت شفقت ناز برداری کے اٹھانے والے اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ کے اصحابوں کو اور صاحبزادی کو بدل و جان منظور تھی اسی قدر سے آپ کی صاحبزادی کو یہی ہم سیاہ کار و کئی غمخواری اور پاسداری طحوظ خاطر تھی۔



سلو یا تو مل صلوع علی الصدر الامین
مطفیٰ اجا را اللہ الارحم العالمین
یہ سچ سے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدا م

نظم بمضمون بالازامر الحق صوفی قادری شطاری برہا پنوری متخلص بہ غریب

امت عاصی کے دیکھو عالمونکو اس قدر فرمایا ہو کر بلجی استدرا احوال تھا اسجا احمد نام ہے ان کا احمد مصطفیٰ اوس کا ہرگز یہ و نالہ استدر لکے سب اصحابوں تب عرض کی سین کے احمد نے کہا اسے یارو با آئیں بی بی فاطمہ حبیبہ صلی یہ لے اعمالوں کے اہنت کو یہ	کرتے تھے درود و متاج حق سو رب میری تو بخند ہر امت بھی نہ دیکھ کے اصحابوں نے جتو کیا تو نے گرد دیکھا ہو جلدی سو تیا امتی یا امتی کا شور و شر غم دیجئے آپ اپنی امت کا بھی ہے نہیں یہ قدر دل کا کائنی سب بیقرار ہو با پس بولیں دیے حشر میں تو تو کی نیران سے	غار حہ میں حاکم مصطفیٰ تجہ سوا کوئی نہیں فریادیں چرواہے کو دیکھ کر یوں غریبی بولا اوس نے میں نہ احمد جاننا نکے سیا اصحاب چاہتے وہاں ہینے اپنی ہر عبادت کا ثواب حشوت کر پھر سب مجبور ہو غم نہ امت کا کر دایے بابا جان پر یہ میں نہ لڑوہ حسن کا بجا	سر برہنہ ہو کے چا سجدہ کیا اکرتا ہوں فرمایا تجھے میں مدرس ہے خیر تجھ کو ہر چہ وہا ہے کی سے لگاں شخص حہ میں طرا سجدہ میں احمد تھے اور انہو وہا آہ کی امت کو بٹسا ہے جناب فاطمہ زہرہ کو ملیو یا خود اسے و آپ پر سے فاطمہ کی جان قربان اور میرے حسین شہید کر بلا
--	---	---	---

گرنہ پورا تو بال اپنے کتر اور دیکھو فاطمہ زہرا کا حال سب گنگنا روئی غمخواری بیل کیا عجب اسرار انھی اسرار ہے	تو نوئی میزان امت کے لگر ہم سہ کار وئی الفت ہو کمال حل مشکل سب کو تھی اور فکر گل عاصیوں پر مصطفیٰ کا پیار ہے	عاصیو دیکھو تمہارا پیشوا واسطے ہم سب گنگنا روئی ہیں اتنی ہماری پاسداری اسقدر کیوں نہ ہو قربان خویش تجم	اور سب اصحاب محمد مصطفیٰ بلقی ہیں حق کیا کیا حرکتیں سیکے سب سے مددگاری اوپر آل اور اصحاب پر رحمت سدا
--	---	---	---

سلمو یا تو مل صلوا علی الصدا لالین
بیچ اسے رب میرے درود سلام
مصطفیٰ ماجار اللہ رحمت اللعالمین
یرگزیدہ نبی پر اپنے دما م

قصیدہ بمضمون بالار اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت



گنگنا ران امت کے شفیع جب مصطفیٰ ٹہرے ہمیں ہے فرح حاصل آپکی امت میں ہیں داخل گنگنا ران امت عاصیوں کی شفاعت پر تمامی عاصیوں کی روز محشر فاطمہ زہرا وسیلہ ہکو دو عالم میں ہے کافی محمد کا انہیں کی ذات سے عزت ہو دو عالم ہم کو دین دنیا ہمارے حال پر ایسا گنگناں اور کریم فرماں بروز محشر کیا خوف تنکو عاصیوں سن لو ارادے پر ہمارے لوح پر حقیر تھی بہتر ہمیں نہ خوف محشر سے نہ ڈر ناز و جہنم سے وہی ہیں ساتی کوثر وہی ہیں شافع محشر	وہی اب پیشوا ٹہرے وہی مشکل کشا ٹہرے شفاعت پر ہماری شافع روز جزا ٹہرے صحاب حضرت کے اور حضرت ہمارے پیشوا ٹہرے یہاں کافی بجا ٹہرے وہاں حاجت روا ٹہرے وہی عاجز سا ٹہرے وہی بادی ہدی ٹہرے وہی حاجت روا ٹہرے وہی شان خدا ٹہرے خطا کاروں کی بخشش پر وہی شافی علا ٹہرے تمہاری ادا وبرا اصحاب اور خیر النساء ٹہرے گنگنا روئی بخشش پر حبیب کبریا ٹہرے ہمارے شافع مطلق وہی شمس الضحیٰ ٹہرے وہی ہیں مالک کوثر وہی شان خدا ٹہرے
--	--

وہ رب العالمین ہو کر کیا خلقت کو توقا در
تجہ اسرار امتی صلہ میں نعت کی دولت

محذور رحمت اللعالمین ہر دوسرا ہرے
قصیدہ سن کے سب صل علی صل علی ہرے

سلو یا قوم بل صل علی الصدر الامین مصطفیٰ باجاء الارحمت اللعالمین
بیچ لے رب میرے درد و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

ذکر عبادت حضور سرور کائنات مفرح موجودات صلی اللہ علیہ وسلم واسطے بخشایش امت بسلسلہ واقعتہ غار حرہ اور نکات عجوبہ

روایت ہے کہ واسطہ دعا ریاضت سب بیداری شرط ہے۔ اگر سویم حصہ منفرت امت عاصیوں کی منظور ہو تو
سویم حصہ شبہ اور اگر نصف حصہ امت عاصیوں کی بخشایش منظور ہو تو نصف حصہ شبہ اور اگر دو حصہ امت عاصیوں
کی آمرزش مطلوب ہے تو دو حصہ شبہ اگر تمامی امت کی نجات منظور ہو تو تمام شبہ ریاضت عبادت اختیار فرمائیے
حتیٰ کہ آپ کو شب کو چہین زدن کو آرام رہا کرتا تھا۔ یعنی تمام رات دو رکعت نمازیں صبح کر دیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ
آپ کے پاؤں مبارک پر درم آگیا تھا۔ اور کثرت عبادت اور ریاضت اور جفاکشی اور محنت سے آپ کی حالت کو دیکھ کر
حاملان عرش معلیٰ مقربین علائے اعلیٰ اس جناب معلیٰ انقباض فضیلت آپ کی حالت کو دیکھ کر تمام آزرہ خاطر
ہو کر شور فریاد کا نالہ عرش اعظم تک پہنچا یا اور کہا کہ اے رب اللعالمین مالک عرش بریں یہ کیسی جفاکشی
ریاضت محنت اور شدت تیرا حبیب امتی امت عاصیوں کے واسطے اپنے اوپر سختی جفاکشی اختیار کر رہا
ہے جس کو دیکھ کر ہلکا تاب و طاقت برداشت نہیں ہے۔ اور ہم سب کے سب خوف ہر آسان ہو کر جاتے ہیں
الغرض دریا سے وحدت جوش زن ہوا اور امواج رحمت ایزدی موجزن ہو کر معشوق کی تکلیف گوارا
نہ ہوئی۔ اور جوش رحمت نگہبان یکبارگی ہوا۔ اوس وقت سورہ طہ۔ واسطے تسکین اقدس اوس
شفیع امت کے حق میں نازل ہوئی اور حکم درگاہ "یزلی سے پہنچا کہ اے طلبکار آمرزش امت واسطے
محمود بندگان گناہگار ان استغفار اور دعا تیری واسطے گناہگاروں کے بخشش کے قبول فرمائی۔

اور واسطے شاقہ گناہی شقت مشکل کے جو اپنے اوپر تکلیف ادا نہائی۔ اور اپنے پرستغنی برداشت کی۔ چہرہ اوس درد و محنت کی تلانی ضرور ہوئی۔ باوجود اب آپ میرے پاس تشریف لادیں۔ اور مقامات اپنے امت کے بخشیم خود ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ تمہاری امت کے لئے کیے کیے باغ اور کیے کیے نفیس قصر و ایوان ترتیب دے رکھے ہیں۔ اور کیا کیا مرتبے اور کیا کیا مراتب شان و شوکت و عظمت و دولت عنایت فضل باری تعالیٰ نے مرتب کیا ہے صرف حکمت یہ تھی کہ اللہ جل شانہ ہم نواز روز ازل سے آنجناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو شفیع امت سخن گوئے قیامت تخصیص فرمایا تھا۔ اور سبب اس کا زیادہ تر اس وجہ سے کہ حبیب مکرم محبوب عالم کو دہشت روز قیامت ہرگز نہ پیدا ہو۔ چنانچہ تمام انبیاء و مرسلین کو ولسریتہ الساعۃ شنی عظیم کے خون و دہشت سے مجال سخن حاصل ہوگا سوائے ذات اطہر کے اس واسطے آپ کو پہلے سے مالک الملک غفور الرحیم نے مساوات پر طلب فرمایا تھا۔ کہ عجب رب و غریب، وہاں کے ملاحظہ فرمائیں۔ اور تماشائے قدرت کے بخوبی سیر کریں اور تمام درجات بہشت و درکات بہشت جہنم اور عذاب و ثواب عظیم اور جہنم کو مشاہدہ کر لیں۔ اور ہیبت وہاں کی مطلق خیال میں کچھ نہ رکھیں بلا خود و بجز امتی امتی فرمایا کریں۔ اور تمام مرسلین و انبیاء اور مرسلین اور اولیاء اللہ خوف کجی حالت سے نفسی نفسی پکارتے رہیں گے اس سبب سے آپ کو رب العزت نے طلب کیا اور پرہیزگاری کے۔

سلو یا قوم بل صلوا علی الصلوات
مصدقی ماجار الارحم للعالمین
یہیج اسے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے درام

نظم دلکش سمیعون بالازامہ اسرار حق صوفی قادری تخلص غربت

الصلوات علی رسول اللہ صلی عشق کو جس پر جب غلبہ ہوا	سید النبیا والبعثی وصل حق سے پیغام ہو گیا	اللہ اللہ کیا شان ہے احمد اگرچہ صورت بحسن نور نہی	تم پہ شیدا جہان ہے احمد ذات ہو عشق حاصل مریدی
ہے عجیب اس جگہ پہ راز نہاں عشق صادق ہے کلاہاں	عشق صادق ہے کلاہاں کیا ہو تحریر کس طرح ہو دیاں	کون طالب ہو کون ہو مطلوب کیوں کیا یافت کو سب کیا حضرت	حسن کسکا ہو کون ہو محبوب کیوں اٹھایا حضور نے دہمت
اس جگہ پہ ہے عقل سہر گرداں سامعین کیا ساؤں تکویناں	سہر فاشق و در معشوقی بیاں سید النبیا والبعثی	رب العالمین ایک خود سوزنا رحمت اللعالمین کیا دوسرا	رحمت اللعالمین کیا دوسرا رحمت اللعالمین کیا دوسرا

سائے نے دمی شراب سے عشق معرفت پڑ کر قصیدہ روضۃ اطہر پہ ہوں نثار ہوں ساغرِ بختی میں مدھوس شل سفلہ ہوں شاہِ عرب کا مدح خواں میں ہنسیں نثار	ہوں طالبِ جنت نہ میں کوثر کے آب کا ہو کر تقدس اس شہِ اقدس کے باب کا اسرارِ محکم کو قبلہ علی بو تراب کا کیا خوف رہے حشر کے ہم کو عذاب کا
---	--



سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
یہیچ اسے رب میرے درود و سلام
مصطفیٰ ماجد اللہ رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے دمام

اصل واقعہ معراج شریف حضور کائنات مقرر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

راویانِ ماہرانِ سرِ حقیقت و واقعانِ بحرِ معرفت باسراۃ سبحان الذی اسرا۔ دانایانِ رموز و فیاضانِ
اس واقعہ واجب النیان کو یوں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک رات مجیب الدعوات حق تبارک تعالیٰ جل شانہ نے
جبرائیل امین کو فرمایا کہ اسے جبریلؑ آج کی شب گوشِ اطاعتِ زاویہ اطاعت کو موقوف کر چونکہ آج تیری عبادت
ایک خدمت کے صلے میں حضور سے معاف کیجاتی ہے۔ تو اپنی سیچ اور تحلیل کو موقوف کر اور کمرِ خدمتِ نگاہی مستحکم
باندھ کر موجود ہوا اور تاجِ فراہِ داری کا سر پہرہ کر اور جامہٴ نگارِ فردوسی کو بدن پر آراستہ و پیراستہ ہو کر مرحلہٴ سعادت
کے لئے اور میکائیل سے کہہ کہ پیامانہٴ ارزاق کو موقوف کر رکھے۔ ایک سعادت کیلئے ارزق موقوف رکھ کر ہمارے
واسطے ایک عہد کی خدمت کے لئے حاضر رہے۔ اور تیری ہر اہی کی واسطے آکاہ رہے۔ اور اسرافیل سے کہہ
کہ صو کو ہاتھوں سے رکھ دے۔ ہمارا خدمت میں میری مستعد رہے۔ اور عزرائیل سے کہہ کہ قبض ارادوں کے
موقوف کرے۔ اور ابوالوازمہ ہمارے تیرے موجود رہے۔ اور اسنانوں میں صدق کے شادانہ پیکائیں اور فرشتا
نور چاندنی کے طبقاتِ سموات پر بچائیں۔ اور تمامی صحنِ آسمان وزمین جاوہرِ شمع آفتاب سے جہازِ کرم
صحرایہ کلاب سے دھولیں اور عرش کو لباسِ زر نگارِ قدس کا پہناؤ اور کوکبِ انجم کی آنکھوں میں سرمہٴ شب

کا لگاؤ اور رضوان سے کہہ کہ تمام درود پورا بہشت برین کو آئینہ بندی کر کے عین روشن روشن پر اعلیٰ ترین شفاعت تجلیات کو بچا دیں اور مالک و وزرخ سے کہہ کہ دروازہ و وزرخ کے بند کر کے حکم و تکین کا فضل لگاؤ اور جو ران غلہ بریں صفت بھفت آراستہ و پیراستہ ہو کر انگلیٹیاں خود قمار کی سلگائیں اور غلاموں سے کہہ کہ نہ طبق کے طبق جو اہل بیت ہلالا تھیت لگاں کو واسطہ نثار کے لیکر موجود رہیں۔ آفتاب نکلنے سے پانی بہنے سے اور افلاک گردشوں سے اور زمین جلیبش سے باز رہے اور ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ آؤم صفی اللہ الغرض تمام انبیاء و اولیاء ارواحوں کو عطیات اقدس سے معطر کر کے واسطہ مہمان عظیم الشان کے استقبال کیواسطہ کربتہ ہو کر بہیں تمام مشارق و مغارب عالم قبور بنی آدم پر سے عذاب موقوف کر دیا جائے اور عطر و محبت سے معطر کر دو۔ لہذا شتر ہزار ذشتے اپنے چہرہ لیکر بہشت بریں عین سرشت میں جا کر وہاں سے ایک براق برقی خرام انتخاب کر کے سر زمین عرب میں جا کر وہاں سے قبیلہ عرب قریشی میں سے نبی ہاشم کے قبیلے میں عبد المطلب کے قبایل میں گذر کر وہیں ایک جوان سرودماہ تاباں عطار و درخشاں بنیظیر زہر و پیکر آفتاب علم بہرام شکوشت مشہم مشہمی دیدار کیونان مقدس رسید ابراہیم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی بالین پر جا کر حاضر ہو کر بادب تمام عرض پر واز ہو۔ کہ اسے ختم المسلمین حبیب خدا چلے آپ کو مالک کو نون و مکان نے طلب فرمایا ہے عرفہ مکہ تا یسویں ماہ رجب المرجب کی شب کو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کو امیر المومنین عرت امام ہانی کے مکان پر بعد فراغت نماز عشاء کے خواب استراحت میں آرام فرما رہے تھے۔ نرگس چشم خواب میں مبتلا تھی مگر آئینہ دل بیدار مقل ماہتاب مالک بحق تبارک تعالیٰ اور نظر جانب امت لنگار ان بہ سینہ کباب رہا کرتے تھے کہ حضرت جبریل حکم رب جلیل در دولت پر حاضر ہوئے اور یوں گویا ہوئے۔

سلو یا قوم بل صلو علی الصلاہین
 مصطفیٰ ماجا اللہ رحمت العالمین
 بیچ اسے رب میرے درود و سلام
 برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بضمون بالالازامرا الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص
 بہ غربت

لا دیوں سے اسطرح پر ہے خبر دی خبر معراج حضرت اسقدر
 پر حقیقت پر کیا اسکا بیان
 سحر حق ہے راز سبائح کا تھا

اور سجا لپ کو سب خاص خاص ہو کے حیرت خود سے دیکھا آگیا مشتوقان سب وصل میں تیار تھے عشق سے مشتوق کو پروہ کیا وصل محبوبی کو فوراً کی طلب صفت ہو دین اکثری باعہ و نشان ہوئے محبوب جب میر جلوہ گر اور براق برق خوش خوشگوار حق طلب کار بنا محبوب پر در پاس محبوب کر کے کرا طلب عاشقوں کا عشق میں رنگ	ہوں مجھ سے آگاہ سب تمام عشق کے ہر جوش دیکھا حق عاشقوں کو وصل میں تمکین خود حیا سے یہ قطع اپنا کر لیا حکم سے جبریل کو جب اپنا دیا ہو نہیں و حیدر اتریا اس جہاں سب کرو تعظیم و اسکی قدر جبریل لیکر فرشتے ستر ستر دے انہیں پیغام میرا جلد تر لے جب جبریل اسجا بادیب دیکھہ نشان احمدی اسرار حق مرحق اسرار احمد مجتبیٰ	اسماں پر حق نے بلوایا انور ذات حق کا حسن میں سب راج ہر عشق ہو حسن میں پایا فر خود کیا طالب اسی مطلوب کو سب طلب محبوب پر کاشی لا ملا مجھے میرا محبوب یہیں آتا ہے محبوب ملنے کے لئے حور و خلک تہہ ہوں اس ملک ہے قریشی ہاشمی احمد خلیل اور کرنا بادیب تو اس بات وصل کا پیغام لایا اسجگہ سامعین نہ ہو ش غریب کو کجا	تقد منزلت پر ہانے کے لئے اصلیت یہ عشق کی معراج ہو رنگ ہر ایک رنگت کو لیا بکرو حدت جوش میں بیہوش بیتقاری ہو شہ و جوش حق کر تیار یہ صدر بر عرش تہیں ہوں پے تعظیم احمد اسجگہ سب کرو آراستہ ارض و فلک سرمین عرب میں جابر لیل بادب ہو کر کو تعظیم ساتھ خواب راحت میں تھے حضرت مصطفیٰ
--	--	--	---

صلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الالین
مصفیٰ ماجاء اللہ رحمت اللعالمین
بیج لے رب میرے درود سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے دھام

قصیدہ بمضمون بالآرام اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری
متخلص بہ غریب



معنی رحمت خدا ظاہر ہوئی پیغمبری
سرفرازی خلعت نعمت تنوئی اضری
منزل صغیر سے تا اکبر تلک کی پیروی

دی محمد مصطفیٰ کو دو جہاں کی سہوری
گرنوئے پیشتر ظاہر حبیب دو جان
ذات پاک نور سے قائم ہوئے سب انبیا

خط آمان ناختہائی نوح کی کشتی گرنی
پنہ سا جگر رہا وہ دیکھ کر جلوہ گری
قلب ان قارون تھے سب علم عرق ساری
جبرائیل اس حکم پہ داخل ہوا یہ اس گڑھی
تھا ادب ناموس حضرت کا کبروی خاطر
خلعت معراج کی سب رو برو حاضر کری
کی امانت آپس نبیوں کی صف پہنچے کری
جلوہ محبوب کی سب جہاں میں بہتری
حمد حق اور وصف احمد کی جہاں فیض عوی

نوح کے طوفان کو خود نے بچا یا دے مدد
کر لیا تھا اتفاق موسیٰ نے کوہ طور پر
ہامان و فرعون بعلم عروج بن عنق
نیم شب تھے خواب راحت اہمائی مکان
لایا جب براق کو جبریل نے اس وقت پر
یوسف لب سے دیا انشت پا کو سعید
مسجد اقصیٰ کی جانب ہو سوار وہ جب گئے
سحر حق معراج احمد ہے بجا اسرار الحق
وصف کیا لکھ کا غوث اس شہ کو نبین

مصطفیٰ ماجا الارحمت العالمین

بزرگدہ نبی پر اپنے مدام

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصمد الامین

بیج اسے رب میرے درود و سلام

ذکر و حالت گریہ و زاری اس براق برق رفتار کی جو آنحضرت علی اللہ
علیہ وسلم کی سواری میں تھا از اسرار الحق صوفی قادری

روایت ہے کہ جب حکم رب العزت کے جبریل امین فرماں حق جل شانہ و عم نہ الایکالانے بہشت حوت مرثت
میں جا کر دیکھا یعنی اس جا پر چالیس ہزار براق ایک ہی صورت اور ایک ہی شکل پر چشتان خلدیریں میں جا کر دیکھا
یعنی تمام براقیں اپنا اپنا سر جکاسے آنکھوں میں آنسو بہا رہے تھے اور ہر ایک براق کے پیشانی اطراف پر نام آنحضرت
تقدس تاب کا کندہ ہے۔ اور ان براقوں میں سے ایک براق نہایت غمگین پر مردہ خاطر ملول خادم سر جکاسے
ہوئے خون کے آنسو آنکھوں سے بہاے ہوئے رو رہا ہے جب جبرائیل امین کے جا کر اس سے پوچھا تو
اس قدر غمگین و اندوہمیں و میقار ہونے کا باعث ہے۔ تب اس براق نے عرض کیا کہ اے امین وحی

نہایت اُنکساری اور عاجزی کی کہ اسے امین وحی میں اسجا برابر چالیس ہزار برس سے کھڑا ہوں اور نام پاک اوس
سید الانبیاء سے الاصفیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا کہ انہیں کی محبت اور عشق صادق سے کہنا پانی
سب کا سب چھوڑ کر اس محبوب عالم کے عشق میں گرفتار ہو رہا ہوں۔

الغرض اور یہی تمامی برائیں اس محبوب عالم کے محبت عشق میں سواری کے منظر ہو رہے ہیں یعنی سب
کی بقیراری اور سب کی تناسلے دلی ہے کہ آنحضرت ہمہ سواری کریں گے۔ باعث اس حالت مجبور نہایت رنج
عظیم ہے کیونکہ میں ایک لاغر اور ناچیز عاشق غلگین شکستہ دل ہوں میں کب اس محبوب عالم کی سواری کے لائق
ہو سکتا ہوں۔ لہذا اس سے بھی زیادہ رنج و درفرت اور عشق صادق سے مجبور ہو رہا ہوں اور یہ تمام براق
اپنی خوبی خوش اسلوبی پر نازاں ہیں اور سب کو شوق از حد غالب ہے اور امید قوی ہے کہ ہمہ وہ سید الانبیاء
سند الاصفیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ضرور سوار ہوں گے۔ باوجودیکہ ان تمام براقوں میں ایک براق شکستہ خاطر افتر
دل مضحک و گریاں و نالائکں اس سبب سے اور بھی زیادہ رنج و الم میں ہوں کہ ان تمام براقوں کے ہوتے
ہوئے مجھ ناچیز کتر حقیر کو کب پسند آتے اور خاطر لائق سواری حضور کے ہو سکتا ہوں الغرض رب العزت کی
جانب سے اسی براق کا حکم جبریل امین کو ہوا اور حق تبارک تعالیٰ نے جبریل امین سے کہا کہ اسے جبریل اب یہی
براق ہے جو اسی ہزار برس سے مجھ و انکساری کجالت میں مضرت ہوا لہذا ہکو اسکی عجز و انکساری شکستہ خاطر سی
منظور ہوئی۔ اور اس کا عجز و انکسار ہم نے قبول کیا جب جبریل امین نے شکر پروردگار عالم کا بجا لا اور اسی براق
کو تمام حلقوں میں سے چن کر نکالا تب تو اس جاسور از حد ہوا۔ دیگر براقوں نے مارے رنج کے اپنا شور بلند کیا اور
کہا کہ اے جبریل امین ہمارا لگان غلط ہوا تب جبریل امین نے کہا شکر پروردگار عالم کا بجاؤ کہ تم بھی اسی براق
کے شکر کیا۔ لہذا اسوقت ہاتھ غیب نے ندا کی کہ ہم کسی کو نہ محدود کریں گے چنانچہ جبریل امین نے اس براق
کو آب کو تر سے نکالیا۔ جب وہ پاک صاف ہوا تب اوس کو انواع و اقسام زیورات سے آراستہ پہراستہ کر دیا اور جب
وہ براق صبار قدار ہر طرح سے سجا دیا گیا تو جعفر سے براق خلک آسمان میدان آسمان کیوں جولاں خورشید
پیکر ویش قمر ہر سیاہ چشم بہرام قدم زہرہ جبین عطار و وقعت جوز اشمال ثریا حامیل۔ قطب شباب
بیشل حرکات مرصع خیال عنبریں دم کو لوسم نسیم کو ٹرہ میثین زبان بیخ بنیان ستارے جبین یا قوت
زین گردوں رکاب سبک شنادر باد پائے شباب آتش زائے آفتاب و حیرانے تیز ہوش سرعت گوش چاک
حنان مشک تشائ زین ایال زکس لعل عاشقہ نور تاب ایریشم رنگ اندیشہ تنگ درد و کفن معطر دغل شہری
رعایم خورشید نظر برق دم لہر قدم طائر صبار قدار کردار تھا۔

روایت ہے کہ جواہرات ہستی سے آراستہ پیراستہ برہنہ بنایا تھا۔ ہر عضو اس براق صبار فقاہت و فحوشہ
خصوصاً سراسر کامر و ارب کا ایک دانہ اور کان اس کے زچہ سبز کے تھے۔ اور پیشانی یا قوت مسرخ کی جسہ
بخط نور کہتا تھا کہ لا الہ الا اللہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اور انکلیں اس کی لعل شب چراغ کے مانند مثل مرتخ
کے چمکتی ہوئی۔ اور ناک کہہ بائے درخشاں اور لب بائے پارہ مرجان کے سے نرم اور گردن موقی گران باقوت
احمر کے مانند اور پیشانی پر بال مرجان کے سے نرم اور گردن کے بال زعفران نور سے لہراتے ہوئے۔ باوجودیکہ
اس براق کے بال بال میں موقی پر دیئے ہوئے تھے الغرض اس کا ستم جسہ بڑا تھو وہ زمین تمام روشن ہو جاتی
پیٹ چاندی کا اور پیٹ سونے کی تھی۔ ہاتھ پاؤں زمر کے اور دم شاخ مرجان کی اور دونوں بازو انواع
انواع جواہرات سے نقش و نگار کے ہوئے اور زمین چڑاؤ مویٹیوں کا۔ اور ستم اس کے تمام عین پر لعل سے نور
لہذا حق تعالیٰ نے اس کو نور سبز سے بنایا تھا اور صن و فخری حیوان کو جواہر اعلیٰ لکھی ہیں دے
سب کے نسب اس براق رفتار کو دے گئے تھے۔ لہذا جس قدر سے اس کے راکب میں خوبیاں تمام رسولوں
کی موجود تھیں اسی قدر سے اس براق کو تمام و کمال فضیلت اور جانوروں پر حاصل تھیں۔ الغرض حضرت
جبریل علیہ السلام اس براق صبار فقاہت کو لاکر در دولت پر حاضر کر دیا۔

سلبو یا قوم بل صلوا علی الصدور الامین
مصطفیٰ ماجاء الارحمت اللعالمین
یہج اسے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز شنوی حضرت مولانا معنوی رحمۃ اللہ علیہ بضمون بالالزام الترتیب
صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

لاویوں سے ہر روایت طرح	لکھتے ہیں معراج حضرت کی شمع	مغر فقیہ یہاں لکھتا ہوں میں	اور ہر کا خاص عام لکھتا ہوں میں
ایک شب حمت کو حضرت مصطفیٰ	امانی کے یہاں بعد از عشا	خواب میں آلام سوزا حمت میں ہو	حکم ہو پوچھا دفعتاً جبریل کو
آج خدمت کیلئے تیار ہو	ملاحظ اپنی چوڑیوں آج تو	اگر تے آراستہ زمین و آسمان	کرتے تو فرش زمین کو کاشفان

ہوں پہ پٹا جیسی پہنے سلک ظلم اب دوزخ کا مالک چوٹے تاکہ وہ سب کام اپنا چو دیں اور ہوں روحیں غلامی میں دیکھا برا تو نہیں ایک اٹاق کو اسکو عاشق جانکر جبریل نے اسرار کئی ہے ترش ترش کجی	نور شمع سے ہزار روشن فلک حلم و تسکین کا قفل لاکر چڑے اور کریں اگر استہ پڑتیں ہوں محض پیشوائی کے ہیں بے کثرت ارق و تابا ارق او پس سجا لائے حضرت کیلئے مشرق ظاہر کو معراج نجی	اور در جنت کے رضوا کو لڑے ساتھ لے ارفیق اور میلاں مستعد ہوں پیشوائی کیلئے الغرض جبریل جنت پر گئے ان برا تو نہیں تاکہ ابرق عشق میں بہ مرتبہ اسکو ملا مصطفیٰ کو عشق ہو جسکو ہوا	زیر بنیت حور و غلمان کمرے حکم دے میرا تو عزرا کیل کو آکر خیر الود ہے اس جگہ لائے اک اٹاق احمد کیلئے تاکہ ارق و تابا ارق اپنے عاشق سے ہ جاوے غربت معراج او کی درجہ
--	---	---	---

مصطفیٰ ماجرا اللہ رحمت العالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
بیچ اسے رب میرے درد و دو سلام

قصیدہ مضمون بالا از امیر الحق صوفی قادری شطاری تخلص غربت

ہے جس کی شان میں یسین اور طہ کی آیت پاک
خدا خود ہے ثنا خواں جس کا ہے وہ مالک افلاک
نہ سایہ تھا قد و قامت کا نہ سایہ کا تھا ادراک
مثال اس کے بنایا ہی ہرگز کوئی پوشاک
شکاف سینہ کا مضمون کہتا ہے کہ سینہ پاک
بیٹا یا میرے سینہ میں غم و سرخ و الم کی ٹلاک
عجب یہ کیفیت عالم کی سننے ہیں خدا سے پاک
قیامت کا نہیں ہے خوف ہیں میرے حبیب پاک
بتا و عشر ہے کیا بتاؤ حشر کا
بکارب نفس ظالم سے طفیل اس حبیب پاک

ہو واجب دونوں عالم میں ہمارا صاحب لولاک
ہو اوہ افضل اعلیٰ نامی مرسلین اندر
ہو واجب عشق خالق کو تو اپنا کر با معشوق
مصور نے عجب نقشہ بنایا ہے اپنی صورت کا
بچا یا دوست کو اپنے شق صدر کر کے
عدم سے لاکے ہجو خیر و شر میں مبتلا کر کے
تماشہ حشر کا کہتا ہے گویا فتن کا سماں
یہ رونق ہے ہمارے دم سے کعبہ اور کلیسا میں
جہاں امیر الحق امیر ازبے خالی نہیں اسجا
دعائے تارہ کا حشر تک حق میں ترے غربت

مصطفیٰ باجاء الارحمات العالمین

صلو علیہ وسلم علی الصدر الامین

برگزیدہ نبی پر اسٹپے مدام

یہیج اسے رب میرے درود و سلام

جبریل علیہ السلام کا کاشانہ مجبوی پر آنا اور پیام وصل سنانا یعنی بقیہ حالات معراج

الغرض مولانا امام شنیدر وایتوں سے اپنی کتاب اسقدر سے تحریر کرتے ہیں یعنی جبریل علیہ السلام نے خلوت خانہ مجبوی میں داخل ہوئے تو اسوقت حضور پر نور سید العالم حبیب لکرم احمد مجتبیٰ امجد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت میں آرام فرما رہے تھے۔ اور جبریل امین باپس ادب آپ کو اسوقت پر مبداء لکھ سکے اور حضرت کے جگانے میں نہایت تامل کیا۔ اور اسوقت جناب صمدیت سے الہام ہوا کہ اسے جبریل امین اپنا منہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاسے مبارک سے ملو۔ یہ ترتیب جمانی آنحضرت کی کا فوری تبتا سے تھے۔ چنانچہ حضرت جبریل امین نے حکم رب جلیل ایسا ہی کیا۔ جب سر دی کا فوری پاسے مبارک کو محسوس ہوئی تب آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبداء ہوئے اور جبریل امین نے کہا کہ یہ ترتیب کی میرے جسم کی جگہ پہلے سے معلوم نہ تھی۔ اور مجھے اس کا علم تھا کہ اللہ پاک نے میرے جسم میں کا فوری خاصیت رکھی ہے۔ اب میں بہت ہی ششدر اور متحیر ہوا۔ اہوں یعنی ترتیب کا فوری میں یہ حکمت تھی یہ مجھ کو شب معراج میں ماہیت اس کی ثابت ہوئی لہذا حکیم مطلق نے میرے قالب کو کا فوری سے اصل بدن کے لئے بتایا ہے۔

باوجودیکہ جبریل امین آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبداء کر کے شردہ فرماتے اور فرمایا۔ اور کہا کہ اسے محبوب رب العزت چلے آپ کو اللہ جل شانہ نے طلب فرمایا ہے۔ اور یہ شب معراج ہی رات ہے یہ کونکر آپ ارادہ طہارت کا کیا تب اسی وقت الہام باری تعالیٰ کا جبریل امین کو ہوا کہ میرے حبیب کے واسطے آپ کو ٹوکے پانی سے ہلاؤ۔ ہنوز آپ نے نہ ہند نہ لیتے اور بند قیادہ کہولا تھا کہ وہ منوان نے دوسرا حیاں تاقوی اب کو ٹوکے ہری ہوئی اور طشت نرم دین لیکر حاضر خدمت اقدس ہوا۔ الغرض کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے غل کے آنپے در کھتے شکرانہ کی ادالیا اور جبریل امین اور اسوقت پر جلالتہ عسرتی تھا لہذا در معاملہ

نورانی جس کو روضوں میں الیش عالم سے سات ہزار برس پیشتر مخصوص آپ ہی کیواسطے مخصوص تیار کر رکھا ہے اور چالیس ہزار فرشتوں نے اسپر گرد گھٹسے ہو کر شب و روز تسبیح اور درود مغرین پڑھا۔ لہذا وہی چالیس ہزار فرشتے اس عامہ کے ساتھ آئے اور باریب آپ کے مہربان پر باند بار وایت ہے کہ اس عامہ میں چالیس ہزار نقش ستے اور نقش میں چار خطے۔ اول محمد الرسول اللہ دوم محمد بنی اللہ سوم محمد خلیل اللہ چہارم محمد حبیب اللہ۔

الغرض وہ عامہ مہربان پر رکھا گیا اور وائے نورانی اوپر سے اوڑھا لی گئی۔ اور نعلین سبز پائے مبارک میں پناوے اور پیکا سرخ یا قوی کر سے باندھا گیا۔ اور تازیانہ سبز مرد کا ہاتھ میں دیا گیا۔ پس آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ جبریل امین کے سمیت الحرم کو تشریف لیکے اور اس جابرق کٹھا ہوا نظر آیا۔ اوسکو دیکھ کر آپ آئیدہ ہوئے۔ لہذا جبریل امین کو اوس وقت خطاب ہوا جناب درگاہ صمدیت سے کہ اے جبریل امین دریافت کرو میرے حبیب سے اور کہو کہ یہ وقت شادمانی کا ہے اور عشق کما حقہ فی کا ہے نہ کہ بے رخ و الم کا ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اے جبریل امین کج محکو میرے رب العزت نے خلعت فاخرہ سے سرفروزی کا عنایت کیا۔ اور میرے واسطے براق ہی موجود ہوا۔ اور ملائک مقربین واسطے استقبال کے حاضر ہیں آہ محکو وہ دن یاد آتا ہے جو قیامت کا دن ہو گا۔ اور میری امت اور میری گناہگار امت ننگے ہو کے نشہ دہن اسی حالت میں ہو کر ان کے گردوں میں بوجہ گناہوں کا اپنے سر پہلے ہوئے اور اس راہ قیامت کی جوبی ہزار برس کی پل صراطین باریک مثل تار کے کھنچی ہوئی وہ غریب لاجار محتاج بے لفاعت اس قدر سافت قطع کیونکر کر سکیں گے اور کیونکر قدم اپنا اوڑھا سکیں گے اسے امین وحی یہ ہر گاہ ہر گز نہیں ہے کہ اور شہر طوافائے حرمت اور نہ طریقہ شفاعت متفقہ و گوارا نہیں ہے۔ کہ میں کج کے دن اون بچا پروں کو اہل عاجز و نگو۔ ہول جاؤن اور ساتھ خوشی کے ہشاش بشاش بخوبی شادمانی کے اس براق پر سوار ہو جانا ہر گاہ ممکنہ منظور نہیں ہے۔

اللہ اللہ کیا ہمارا پیارا نبی ہے۔ اور اپنی امت کا کیا خیر اندیش اور مددگار کہ کسی موقع پر ہم عاصیوں کو فراموش نہ کیا اور ایک اہم ایسے مدہوش کہ برسوں میں بھی ایک مرتبہ ہم ایسے جہاں قدردان شافع محشر کا نام صدق دل سے اور صفائے قلب سے نہیں دیتے۔ مسلمانوں ایسے خیر اندیش اور حامی پر دل و جان قربان اور نصیحت کر دینا لازم ہے۔ اور ہم پر فرض ہے کہ اوس صاحب لولاک مالک افلاک پر اپنا مال اور پتی جان نثار کر ڈالیں۔ کیونکہ ایسا رفیق شفیق اپنی امت عاصیوں کا ہمہ حالت میں گواں قدردان جہاں بہر شان و عظمت والا شافع اہم مہر زار د عالم نبی اکرم محبوب عظیم تہیہ السلام احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شافع شفاعت حامی امت الحمد لله شکر و احسان خداوند غفور الرحیم حاکم الی کلین کا ہوا ناز و انداز معشوقانہ کو کتاب
نہ ہی۔ ارشاد فرمایا کہ اے رحمت اللعالمین واسے شیفع المذنبین آپ اس کا ہرگز ہرگز نہ بچ و غم و الم و فکر نہ کرنا
چاہئے۔ یعنی جس قدر سے تمہارے در و دولت پر براق کو روانہ کیا ہوں اسی قدر برو قیامت تمہاری امت عاصیہ کو
اور گنہگاروں کو اسنے فضل و عہد سے کرم مستقیم سے ان کی قبروں پر ایک ایک براق روانہ کر دے گا۔ اور سب کو سیطیح
سے سوار کر دے گا کہ طرفۃ العین میں راہ قیامت اور پل صراط پر سے ملے گا اور گناہوں کا اور تمہاری برابر سب کو تمہارے
ساتھ بہشت بریں میں داخل کرادوں گا۔

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدا لائین مصطفیٰ ماجار اللہ رحمت اللعالمین
بیج اے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اسنے دمام

نظم بطرز ثنوی شریف از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت برہانپوری

خواب سے بیدار احمد کو کس حب گئے بیت الحوم حضرت رسول ظاہر باطن کو تو بیاں کسوی اوس کلمی جبریل کو ہوا حکم	اور وہا پیغام رب جل علے عمل کر کے آپ مزم سے رسول اگر کے باہر حب ہو حضرت نبی کیوں کیا محبوب نے رنج کیا سب	ہے تمہیں محل تفریق فضل لایا تمہاروں لباس حبیبی دیکھا جب آق کمر سے نہ رنج پوچھ لے جبریل تو محبوب سو	حکم خالق کا ستایا باادب آپنے پھنا اسے ہو کر خوشی دیکھا اوسکو یادیدہ ہو لبرق شادمانی کے عوض کیوں بیج ہو
آپ نے فرمایا چیر مل سے نقشہ لور ہو کے ہوئے غریب کیونکر اسکو ہو لیا دس گئے اس خوشی میں کس طرح ہو لیا ملین	اے قدر نہ رنج ہو میرے لئے یار عینیاں نکلے گردن نصیب ایسی حالتیں خوشی ابھی لگے محکو ہے ابھی فکر یہ اور رنج ہے	یاد ہے مجھ کو قیامت کا درد بلکس دلا چار غم و مہم سب نہ طریقہ پر شفاعت کا گھر نہ ناز ہے عشوق عاشق یا مہیار	حشر کا میدان ہو گا سخت روز ایسی حالت پر نکو نہ کر حجاب نہ طریقہ ہے گوارا اس قدر بہتر ہے مجھ کو کس عشق و لونا نہ
سے وہ رہا لعالمین شال علا رحمت اللعالمین نشان خدا	موت کو نہ مہم سب ہے یہی	ہے نبیؐ ہمارا شیفع المذنبین	

ہو گیا ارشاد رب العالمین استغفر قیصر پر ہیچوں کا بلق سراسترا ناز سے اسرار الحق	بیشک ہو تر رحمت اللعالمین طے کرونگا انہیں سب بچ ذوق آپکو امت ہے پیادہ جی پیکار حق	فکر کچھ کرتا نہ اسے محبوب تم طاقتہ العین میں طے کر کے سب گو گو پڑھید یہ غربت عجیب	جس قدر سے آپکو بلوایا ہو تم داخل جنت کرونگا اسکے سب ہے مہیب ایک ہوا اسباب سب
--	---	---	--

سلاو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
بیچ اسد سب میرے درود و سلام

محضے ماجا الارحمت اللعالمین
برگزیدہ جنتی پر اپنے درام

قصیدہ بمضمون بالار اسرار الحق صوفی قادری شیطاری برہانپوری متخلص بہ غربت



خدا عاشق تمہارا ہے حبیب کبریا محبوب
کسی حبیب حسن کا نقشہ عجیب نقشہ بنا محبوب
رسالت سب کی لیکن توحی کا بن گیا محبوب
تمامی خلق نے سایہ کیا حاصل ترا محبوب
ہوا ہے حسن پوش سے بھی فیکتا نا محبوب
کہ تو معشوق رہتا اور حق ترا بنا محبوب
ترا سایہ ہی ذات حق کا یہ پر تو ہوا محبوب
تری ہی شان میں پڑھتے ہیں ہم صلی علی حبیب
ہمارا شافع محنت تو ہی خیر انورا محبوب
تمہیں ہوا شافع محنت ہمارے پیشوا محبوب
یہ ہی ہے الہی حق سے دینے کو بلا محبوب
خدا خیر آپ سے ظاہر ہوا جلوہ نما محبوب

خدا شیدا تمہارا ہے تم ہی حسن خدا محبوب
مصور نے عجب تصویر کو تیرے بنا یا ہے
ہوئے برحق نبی سب اس جہان میں اور پیغمبر
نہیں سایہ گرا تیرا زمین پر قدموزوں کا
ہوا پوسخت سے ہی دو چند تو مشہور خوبی میں
ترا سانی نہیں دونوں جہان میں اور نہو نیگا
پڑے سایہ ترا کیوں کر کہ تو خالق کا پیارا ہے
تو ہی نور خدا ہے نور سے ترے یہ عالم ہے
تمہاری ذات اقدس خاص محبوب خدا ٹہری
گہنگا رانی امت کو و سلسلہ ذات اطہر ہے
تمنا کے ولی ہے تیرا یارت سے مشرف ہوں
عجا اسرار الحق اسرار میں ستر حقیقت ہی

لکھا غزبت قصیدہ حمد خالق نعمت احمد مدین	ہوا خود حسن سے ظاہر کیا ہے حق نامحسوس
---	---------------------------------------

مصطفیٰ ماجار الارحمت اللعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

سلو یہ تو مبل صلو علی الصدر الامین
بیچ اسے رب مرے درود و سلام

احوال روانگی شب معراج حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در نشر

پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر اس براق برق رفتار پر سوار ہونے لگے تو براق نے شویاں کرنا شروع کیں جب براق کی اس حالت کو حضرت جبریل علیہ السلام نے دیکھا تو کہا کہ آیا یہ تو نہیں جانتا ہے کہ تیرا اکاب کون ہے۔ یعنی خلاصہ موجودات پیچیدہ ہزار عالم سالار فخر عالم اولاد آدم مطلع انور سبحان اللہ فی السکون فادھی عید وادھی عالم علم دنی فتنی والی حرم قاب تو سین طیب بیمار ان حبیب بیداران سجدہ گاہ ملکوتیان احمد تحفہ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تب براق نے مودب ہو کر عرض کیا کہ اے امین وحی الہی واسے محیط عالم نامتناہی تم مجھے خطی نہ کرو کیونکہ تم مجھ کو اس وقت صاحب معراج سے کچھ عرض کرنا ہے اور حضور کی خدمت اقدس میں کچھ عرض و معروض کرنا چاہتا ہوں۔ اگر قبول بارگاہ لاہوتی میں ہو تو نہ ہے عزت و مغرب حکم ہوا اس کو کہا کہ کیا عرض کرنا چاہتا ہے، بلا کم و کاست بیان کر تب براق نے عرض کیا۔ کہ حضور کی خدمت اقدس میں مجھے ناچیز کی یہ التماس ہے اگر قبول خاطر ہو تو بہتر ہے۔ یعنی حضور والا کے خدمت اقدس میں مودبانہ گزارش ہے جیسا کہ آجکی نعمت با عظمت دولت سے اس عاجز کو فخر نازی بخشی اور در دولت پر یازیت مشرف ہوئی امید قوی ہے کہ مزا سے قیامت کو مجھ سے بہتر سے بہتر براق آپکی سواری کے امیدوار ہیں۔ اور وہی تمام سوار ہی کے لئے لائے جاویں گے میں عاجز ناچار خاکسار کی امید ہے۔ کہ اوس روز بھی سوائے میرے حضور کسی براق کو قبول خاطر نہ فرماویں اور نہ کسی براق پر سوار ہوں۔ نہ پسند خاطر اقدس ہو۔ اور اس دن بھی اس خاکسار کو یہی فخر حاصل ہو۔ الفرض

اتھائیں براق کی قبول خاطر اقدس ہوئے لہذا صاحب مصنف تحفۃ القادریہ لکھتا ہے۔ کہ وہ براق مارے خوشی کے حالت میں پہولانہ سمایا اور اسقدر بڑا ہوا کہ صاحب معراج کا ہاتھ اس کے زین تک اور پاسے مبارک زین تک نہ پہونچا۔ لہذا ارباب معرفت عاشقان کے نزدیک اس معاملہ میں عمدہ تریہ حکمت تھی یعنی نہیں طرح سے آجکل شب محبوب اپنا دولت وصال سے فرخ حال ہوا اسی طرح سے محبوب کا محبوب بھی نعمت و کرامت و ولایت اختصا و ولایت قطبیت اور خوشنیت محبوبی جہد العالی سے آج ہی مالا مال کر دیا جائے۔ باوجودیکہ اس وقت سیدی مولائی مرشدی و لمبائی قطب کرم غوث الاعظم خیاث الدین غوث الثقلین قرۃ العین مصطفوی نور فہرہ مرتضیٰ حسن حسین نے سر و جہت بدنی نور الحقیقت محبوبیت والیقین حضرت پیران پیر دستگیر شیخ محی الدین ابو محمد سید القادر جیلانی لشکر دو جہانی قدس سرہ کی روح پر فتوح پاک خاطر ہو کر گردن نیاز کو اوس صاحب لولاک کے قدم منینت لازم سرہا پسے اعجاز کے نیچے رکھ دیا اور اسطور سے خدمت اقدس میں پرہاز ہو گئے

یوں شب معراج میں کستے تھے شہنشاہ ام مجھے گردن پر چور کیا آج ہے اپنا قدم واہ کیا رتبہ ہے اس شاہنشاہ لولاک کا	قطب العالم غوث الاعظم گوہر کیتا بہم کلی کو ہو گا سب ولی اللہ پر تیرا قدم وہ ہے محبوب خدایہ محبوب لولاک کا
---	---

الغرض جب حضور پر نور شافع جہور حبیب کرم محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم گردن غوث الاعظم پر قدم رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور زبان حال سے استفسار کیا اور کہا کہ تو کون ہے۔ آپ کی روح اطہر نے عرض کیا کہ میں حضور کے فرزند ارجمند میں ہوں اور آپ ہی کے زیارت کے لئے آیا ہوں اگر آج نعمت حکمت و دولت سے کچھ فزوی کو منتزل بخشے جائے تو میں آپ کا دین اہل کو ترو تازہ زندہ کروں گا۔ تب اوس وقت آنجناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا کہ تو تو مہی الدین ہے۔ اور جس قدر سے آج میرا قدم تیری گردن پر رکھا ہے اسقدر سے تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہو گا۔ اور تو مہی میرا محبوب ہے جس قدر سے میں اللہ تبارک تعالیٰ کا محبوب ہوں اور اسقدر سے تو میرا محبوب ہے اللہ اللہ کیا شان ہمارے پیران پیر غوث الاعظم و شکر میرا محی الدین سید عبد القادر ابو محمد غوث صدیقی محبوب سبحانی سلطان جیلانی لشکر دو جہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد اللامین
مصطفیٰ ماجاء الارحمت اللعالمین

برگزیدہ نبی پر اپنے تمام

پہنچ اسے رب میرے درود و سلام

نظم بطر زثنوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بر ہانپوری متخلص بہ غربت

بلاق کو دیکھا جب حضرت زوہد ہا کیا نہیں تو جانتا حضرت کو ہے مجھ کو یہ اک عوض خدمت میں کیونکہ سب براتوں کی ہر آرزو جب سنا حضرت فراسکی بات کو نکتہ ہو مار یک اسما غور کر میری گردن پہ تو رکھے پاؤں کو عوض کی میں آپکا فرزند ہوں کہا احمد نے کہ تو محی الدین ہی ہو اسرار الحق مہر محبوب ہو گیا	چاہا کہ نیکو سواری اس رکاب کس سبب شوقیاں تو کرتا ہے مجھ کو یہ اک عوض خدمت میں روزِ محشر کی ہے سب کو جستجو التماس اسکی کیا منظور جو عارفوں کو ہو صداقت زدو اسباق برق پر اسوار ہو انگی اولاد کا دل بند ہوں جس قدر دن پہ میرا پاؤں ہے ہو گیا محبوب محبوب جہاں	شوخیان کرنے لگا براق تہا العرض براق نے یوں عوض کی آج مجھ پر عقدِ غرض میں حضور اسقدر سے روزِ محشر کے حبیب خوشی کیو جسے الیا بیڑ ہا روحِ غوث پاک کی آئی دہاں ہو گئے اسطور سے حضرت سوا سرفرازی آجکی دولت پہ ملے ہو قدم تیرا نامی اولیاؤں پر غریب ہوں شیدا فی الشُّعوب کا	تجلی کے جبریل اسہر پر غضب لے لیں حق خفایت ہو جیسے روزِ محشر پہ اسوار مجھ پر ضرور تا کیلے اس سر زہری میلِ نصیب حبِ معراج جیت چڑھ سکا اور کہا ملے مہر بہر دو جہاں اللہ کہا تو کون ہو عالی وقار دین کو یہ اسکے زندہ کو سنے میں ہوں محبوب تو ہو مجھ پر علیہ ہر جو ہے محبوب خدا محبوب کا
---	---	--	--

فقیدہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بر ہانپوری
متخلص بہ غربت مد ظلہ العالی

ہوا محبوب کا محبوب محی الدین جیلانی

وہ ہے محبوب یزدانی یہ ہیں محبوب سبحانی

شفیع معراج حاصل ہو گئی جب مصلح کی دولت
 تمہارا جد ہے احمد مصطفیٰ زہرہ کے فرزند ہو
 قدم احمد کا ہے تپہ تمہارا اولیاؤں پر
 مردان لا تحف لکھو مردی میں سو داخل
 ہوا جو عارف حق تیر حق عاشق و معشوق
 نہیں واقف رہا جبریل تیر عاشق و معشوق
 ہوئے تم تاج فخر اولیا و محبوب و دو عالم
 محمد کے جگر گوشے علی حیدر کے ہو دل بند
 ملی حق سے کہیں قدرت مئے وحدت کائناتی
 کرامت اور ولایت آپ کی مشہور عالم ہے
 یہ ہے اسرار الحق امیر عبدالقادر مطلق
 بکھنے غربت نہیں ہے غم نہ دنیا دیں کا ہر دم

ادھر محبوب حقانی یہ ہیں محبوب ربانی
 حسن حسین کے اختر تمہیں ہو قاطعہ ثانی
 تمہارا دست قدرت قادر وحدت ہو صدائی
 کہیں ہو عاشق محبوب کے محبوب جیلانی
 ہوا محبوب کا محبوب عیاش الدین حقانی
 عطار و طفل مکتب کو سبق ہے علم عرفانی
 کہیں ہو عبد القادر قادر قدرت ہو سبحانی
 کہیں محبوب حق محبوب کے محبوب لہجانی
 مشرعت میں ہو تم یکتا حقیقت میں ہو لاثانی
 تمہیں ہو صاحب معراج کے محبوب لاثانی
 تمہارے دست قدرت پر رکھ کر رحمت کیا حقانی
 وسیلہ غوث کا ہر دم محی الدین گیلانی

سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الایمن
 بیچ اسے رب حیرے درود و سلام
 مصطفیٰ ماجد الارحمت اللعالمین
 برگزیدہ نبی پر اسنے مدام

ذکر شان و شوکت و ہجوم فرشتگان مقربین بوقت روانگی و سواری براق حضور سرور کائنات

روایت ہے کہ جب محبوب اکرم صفت منشاہ دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم براق
 پر سوار ہوئے تب آپ کے ہمراہ ستر ہزار فرشتے یکپہلو و ثیار است و چپ فرشتے ہمراہ ہر ایک کے
 ہاتھوں میں عرش کے نورانی شمع روشن رکھے ہوئے قدم بر قدم روشن کوٹے ہوئے ہمراہ

سید الانبیاء الاصفیاء حبیب مکر محبوب عالم کا اس مجمع میں نور العلاء نور تھا۔

الغرض آنجناب نصیحت باب کے گیسوے عنبریں رنگ نشاں ہے۔ مہ افروز خشاں چکا چوند ہر طرف
ایک نور کا عالم حضور کے صورت آفاقی شعا میں مثل تاقیشی بے انداز لہلہاتے تھے۔ اور شعلوں کے نور سے
حوضہ طبعی تک منور گیسوے عنبریں کی خوشبو سے داغ قدسیاں معطر و معمور ہو رہا تھا۔

الغرض تمام ملائک جوق جوق ہزار ہا معراج اہرام تک تھے یعنی جب ارادہ بیت المقدس کا ہوا تو جبریل امین نے
رکاب تہامی اور اسرافیل نے غاشیہ دوش پر رکنا چنا چناؤ کی عظمت و بیکہ تجکو تعجب ہوا اور غدر کیا تب اسرافیل
نے عرض کیا کہ اسے حبیب اللہ آج کی غاشیہ برداری ہزاروں برس کی عبادت میں حاصل ہے۔

علیٰ ہذا القیاس کئی ہزار برس زیر عرش عبادت کیا حکم بارگاہ صومیت سے ہوا کہ عبادت تیری قبول ہوئی
کہہ کیا انعام چاہتا ہے تب پہر میں نے عرض کیا کہ اس عبادت کا ثواب اس صاحب دولت کی امت کو بخشا
جو نام تیرے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ اور یہ تمنا ہے۔ دلی میری ہے کہ ایک ساعت اسکی زبان سے مشرف
ہوں۔ تب ارشاد ہوا کہ ایک شب اسکو تقریب اور رتہ خاص الخاص عنایت کیا جائیگا۔ یعنی اس صاحب جنت
باشوکت تجکو اسکی غاشیہ برداری کی خدمت عنایت کیا وگی۔ تو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدمت
مجھ کو اس عبادت کے صلہ میں حاصل ہوئی ہے۔

علیٰ ہذا القیاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے پہلے
آسمان پر جا پہنچے اور وہاں کو اواز دی اوس نے نام مبارک مشکوٰۃ رواۃ کو لہرایا اور اسقدر سے کہا کہ بلائے
جوئے آئے یا خود تشریف کو لائے ہیں تب جبرائیل نے کہا کیا تجکو معلوم نہیں ہے کہ یہ شب وہ ہے کہ
احمد سے احمد ملتا ہے۔ اپنے محبوب سے اسطورہ خدا ملتا ہے۔

الغرض آسمان اول پر جا پہنچے اسجا آدم علیہ السلام رونق افروز ہیں۔ جبریل امین نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ یہ آدم علیہ السلام باپ ہیں آپکے سلام علیک کیجئے۔ آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا
اور کہا کہ اچھا بخا ورنہ بتایا اور بہتر بنیہ آیا پھر تادیہ گفتگو رہی۔

الغرض اسطورہ سے آسمان دوسرے پر حضرت یحییٰ اور ادریس علیہ السلام اور آسمان تیسرے
پر یوسف علیہ السلام سے چہارم پر عیسیٰ علیہ السلام سے اور پچہم پر یارون علیہ السلام سے ششم پر
موسیٰ علیہ السلام سے اور ہفتم پر ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کرتے ہوئے صدقۃ المنقذ تک تشریف
لے لے صدقۃ المنقذ ایک بیر کی کادخت ہے جس کے برنگے کے برابر ہوتے ہیں۔ اور پتے کان کے

برابر اور چاند چاند کے دیکھیں ہر میں بیت المعمور میں داخل ہوا جو فرشتوں کا کعبہ ہے یعنی وہ ہر دم فرشتوں سے ہمراہ رہتا ہے۔ وہاں پر عجائب و غرائب دیکھ کر جب آپ سے جبرئیل امین نے رخصت اپنے مقام سے چاہی تب آپ نے فرمایا کہ اے جبرئیل امین مجھ کو تنہا چھوڑنے ہو تب جبرئیل نے دست بستہ عرض کی کہ مجھ کو مجال طاقت اسجا سے ایک بال برابر آگے چلنے کی نہیں ہے۔ اگر ارادہ کروں تو مجھ کو فروغ تجلی جلا کر خاک سیاہ کر دے اور یہ شعر پڑھایا۔

اگر اک سر ہو سے برتر پر م **✽** فروغ تجلی بسوز و پر م
الغرض رخصت ہوتے وقت آپ سے عرض پر داڑھوں اور کہا کہ یا حبیبِ مکرّم رسول دو عالم میری تمنا ہے دلی ہے کہ ہر روز قیامت آپ کی امت عاصی کو اپنے بازوؤں کو پھیرا کر سب آپ کی امت کو پار تار دوں یہ امید ہے اور یہ آرزو رکھتا ہوں۔ مگر قبول رب العزت ہو۔

الغرض سید الانبیاء سید الاممنا محمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہزاروں پر دے حجابوں کے لئے کرتے ہوئے مقام رف رف تک جا پہنچے یعنی براق رفتار سے تھک گیا اور چلنے سے عاجز ہو کر رہ گیا رف رف ایک مقام نور کا نام ہے۔ اس مقام سے ایک ابو نور الہی ناگاہ وارد ہوا اور آپ کو اپنے آنکھوں رحمت میں لیکر عرش بریں تک پہنچا کر غائب ہو گیا۔ پھر آنجناب حبیبِ مکرّم محبوب عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقام دفی رفتی سے فائز المرام ہو کر خلوت خانہ کا شانہ قاب تو سین ادا دینی میں جا پہنچے وہاں جا کر رونگٹا روٹھا دیدہ شوق بن گیا مورو اخصاص فاوحی الاما ووحی مصدر حصول ضلالت ما فارغ البصر واطغی کا کچھ جو دیکھا وہ ستنا جس وقت حق تعالیٰ جل جلالہ وحم نوائے و جلشائے نے آپ کو دیکھا اور آپ نے ذاتِ اطہر کو دیکھا دونوں جانب سے جو اشارہ ہوا دیدہ نہ دیدہ گوارا ہوا۔

نظم بطرِ شنوی مولانا روم صاحبِ ازاسرارِ محق صوفی قادری
شطارِ متخلص بہ غریتِ برہان پوری

سیر کی احمد و خلد کو دکھائی سیر کی فیض کی سب کا لگی
نے وہنگا ہر عکبہ دیکھا تو آپ ہر عکبہ دیکھا تو ہنگ کا عکبہ

صدقہ الملتی لبرگے بڑ ہے جاکرن رن سو ہو محض سدا عالم نہائی حیرت کا ساں وصل کا جب دائرہ پولا ہوا پردہ آئینہ اٹھا آپ سے طالب مطلوب کا نقشہ بنا دوئی کیچ میں مل بھینس رہا ستر ہے اسرار حق راز خفی	عرض کو جبریل پر کرنے لگے عرش اعلیٰ پر گئے انجام کار بہو می میں تہانہ کوئی نہیں مان منج الال ہوا الاخرین عکس ہی صورت ملی جب آپ سے عکس لہ آئینہ سے تو ہی تھا کمل گیا جب بیچ کیا باقی رہا دراز احمد ستر اقد سے خفی	نچا کو آگے نہیں طاقت مجال نور کا ایک لبرواں ظاہر ہوا قافیہ سین اوراد فی ملک گوی امیگا پردہ ولی کا اس جگہ وصل باہم وصل ہو دیکھا وہاں آئینہ سے پوچھا تب میں کوئی تھا عشق کامل جن کا ہو وصل نام خود کو خود میں دیکھ کر حیرت لگے	گر ٹہر ہو نکاح و جلا و نکاح جلال آپ کو وہ قرب حق تک لگ گیا دونوں گوشہ جب کا نور ہو شکل باہم شکل دونوں سمجھ احمد احمد کا ظاہر نشان عکس یہ ہوں تیرے حسن کا عشق صادق میں کیا نہ مل پر رمضان سخن غریب لگے
--	--	---	--

تم کے بعنوان مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بڑہا پوری متخلص بہ غربت

شہنشاہ دنیا و دین محبوب رب العالمین ہو افتخار اولیں ہوا اعتبار آخر میں صل علی بر شاہ دین ہم آل اصحاب اجمعین نور خدا شمس الضحیٰ ہو مصطفیٰ بلغ العلی حاجت روا شکل کشا بجز کرم جو دو سخا مہر صنیاہ لعل نجم المدی زہرہ جبین وصفت تنزل المدی السین طہ بل اتا محمود احمد تجتبیٰ حامد محمد مصطفیٰ انوار رب ہر دو سہ سالہ ختم المرسلین قرآن ترا نازل شدہ سب انبیاء فاضل شدہ ہو مالک عرش یزید ہوتا ج فخر المرسلین ہو صاحب کرسی نشین ہو عالم نقش نگین لو لاک ہے فرماں ترا ہے تو حبیب کبریا سبحان الذی امریٰ بجا شہاد قدرت پر فزا اجب الجبۃ سنیا انوار حق بدرالدجے ہو ساقی گوشہ بجا کیا جند اشان خدا بر قاف حق داخل شدہ صدمہ جاکامل شدہ	ہو مالک عرش یزید ہوتا ج فخر المرسلین ہو صاحب کرسی نشین ہو عالم نقش نگین لو لاک ہے فرماں ترا ہے تو حبیب کبریا سبحان الذی امریٰ بجا شہاد قدرت پر فزا اجب الجبۃ سنیا انوار حق بدرالدجے ہو ساقی گوشہ بجا کیا جند اشان خدا بر قاف حق داخل شدہ صدمہ جاکامل شدہ
--	--

از وصل حق واصل شدہ باصلیت وصل شدہ
باذکر حق شاغل شدہ شاغل شدہ قابل شدہ

ملکوتیاں میں غل شدہ اندے خیر الرور الیلین

محبوب حق ذی شان ہو تم ہمہ قرین رحمان ہو
تم معشوق رحمان ہو تم واصل یزدان ہو

تم کل یوم شان ہو تم عالم امکان ہو
بالائے عرش شان ہو تم دولت ایمان ہو

تم صاحب عطران ہو تم مالک دوسے زمین

نور خدا جلوه ترا ہر جزو کل کو ہے عطا
برخ ہے تیرا وہ لقا پرار جمع العین ضیا

ہے آفتاب حسن و قنارہ چشم صدم حیا
اہذب الامتعا دہا بین ختم بینو ۱۹

حقاکہ دل ہار گیا صدم جاسلطان دیں

تم خاتم پیغمبران ہو تاج فخر مسلمان
تم تقدسے عارفان ہو رہنمائے انس و جان

فتی لو اسے غاریاں لذت رسا عاشقان
راحت لو اسے مومناں امید گاہ عاصیاں

حاجت رواں ہے بیکساں ہو قبلہ و کعبہ دیں

بر عرش اعلیٰ اجائے تو کرسی بودا وائے تو
صد جند آفت پائے تو دست قضا پر نائے تو

تقدیر خوشتر پائے تو بر قامت زیبائے تو
باروئے اطہر پائے تو بطیحا مدینہ جائے تو

باوصبا گرسوئے تو شرب کئی جانب بالیقین

تو راکب براق ہے بالائے عرش طاق بڑی
زبند خوش اطلاق ہے تو یوسف السخی ہے

سب انبیائے صداق ہے تو معشوق خلایق ہے
حور و جنان مشاق ہے تو شہر آفاق ہے

تو محبوب اشفاق ہے صدم جاسد آفریں

ہے روئے تو شمس الضحیٰ و لیل لکسید خندا
بل المعجذہ زلف سید کیا قامت حسن ووتا

آن خاتم ذات نرا حرم نبوت ہے گواہ
سحرارہ و عالم بجا شان خدا نام خدا

تو انفض وائل ہوا ہے شان رب العالمین

شمنشاہ ہر دو جہاں بنیاد ارض و آسمان
ہزارہ طایک شادمان انا فتحنا کائنات

اسرار فیاضے غاشیہ و ان ہو کر براتی اس ملک
فوج طایک انس و جان نغمہ سحر بریاں

تو شاہ ہو محبوب جہاں نعین بر عرش بریں

سلطان رب جہاں پہنچا مکان لامکان
صفت باندہ کبر پیغمبر آسم سے تاج عیسیٰ دہا

فوج لایک شادمان جوران غلمان اس ملک
 دیکھا جوشان مصطفیٰ حیران تو دوان سب اللہ جل
 خدام رضوان قدسیاں دربان ہوا روح الامین
 ہے عرش اعظم جاتری صدقہ آگے برتری
 طالب ملے مطلوب بھی عقدہ کھلا راز دوی
 پیکر شراب بخودی مقصد ہوئی حاصل سبھی
 طالب ملے مطلوب بھی دولا دولین ہو مقرب
 علم لدنی کا کمال جب حق سے جاو اصل ہوا
 حق تجھے تو حق سے ملا پردہ اٹھا کر بر ملا
 احد وہی احمد ہوا کیا مہم کا پردہ اٹھا
 قاب تو سین عن الہا کیا وصل کا حاصل نہ
 بلغ چین پہلا پہلا گل ہو گلستان حسین
 کیا قامت دلدار ہے کیا صورت انوار ہے
 شمشاد قد گلزار ہے دلیل گیسو یار ہے
 ابرو کمان تلوار ہے زیب قمر خدار ہے
 مویے کر خدار ہے حق کی قسم اسرار ہے
 کیا جامہ و دستار ہے جسے فدائش چیں
 سے قامت رعن غضب کیا جامہ و دستار دہیں
 کیا سرگنیں آنکھیں غضب کبک درسی کی چان
 ناز و نگہ انداز عجب شایاں ہے کیا فر غضب
 ہو حسن پر شیدائی رب حیرت ہوئی حق کو دہیں
 صدیق اکبر با صفا ہیں یار فار مصطفیٰ
 عثمان مرد با حیا شہزادہ نور احمد
 اصحاب محبوب خدا سر نام رب العالمین ۷۶
 آقا مرے مولا سے من نازک بدن شیرین
 جدا کھینچی اکمن ہے ذات تیری پنہن
 زیبائے تو بلبل چین و پروجہ شور فتن
 شمشاد قد زب پسین غنچہ دہن گل پیر ہن
 ہے تو گلاب فترن یا فتحا بوسے فترین
 روز جزا ہو بیکسی نفسی بکھار میں سب بنی
 ہو گا ہمارا تو شفیع حق کا دلا احمدی
 فریاد نالائک کوسبھی چوٹی اسی صاحب دلی
 تیرا سخن جمر دنی یا امنی یا امنی
 ہے حامی امت تو بھی بیشک شفیع المدینین
 بے ساغر وحدت ترا اسرار امنی شیدا ہن
 اس کو مدینہ تو بلا اسے مالک ہر دوسرا

پڑا قصیدہ یہ مراد ہے پر ہوں تیرے خدا
تصدیق دل سے ہوا اصلی علی اصلی علی
غربت فقیرے بنو اسے کتریں تیرے کیوں

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصبرا الامین
مصطفیٰ باخار الارحمت اللعالمین
بیہج لے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مدا م

ذکر وصال عاشق و معشوق در شب معراج اور راز و نیاز کی باتیں اور خجستانِ اہل بیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

الغرض اللہ جل شانہ نے مجھ کو دیکھا اور میں نے اس کو دیکھا اور آپس میں راز و نیاز کی باتیں ہوئیں
بعد میں اس طرح ارشاد ہوا۔

شانِ احمد شانِ دونوں یکساں ہوئے پھر ایک ہی تھے آئینہ قدرت نے پھر دو دیئے
روحانہ الاحباب میں لکھا ہے کہ جب دونوں خلوت خانہ خاص میں ایک جا ہوئے تو آپس میں باتیں
ہونے لگیں۔ بعد راز و نیازِ محبت خاص اشخاص کے اللہ تبارک تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ذکر شروع
ہوا۔ اول اللہ پاک نے فرمایا اے محمد انا و بیت و ما سوی ذالک خلق قہقہا الاملک یعنی اے محمد تو مجھے ہے
اور تمام مخلوق مجھ سے ہے اور دوسرے سے فرمایا حق تبارک تعالیٰ نے اے میرے حبیب بہشت حرام
ہے سب انبیاء و اولیٰ پر جن تک کہ تو نہ داخل ہو گا جنت میں اور اس قدر سے حرام ہے جنت تمام امتان پر
جب تک کہ تیری امت نہ داخل ہو جنت میں بعد اس کے آنجناب خواجہ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ سے کہ حساب اور کل کتاب امت میری کامیرے حوالہ کر دے ارشاد ہوا کہ
اس سے تیری کیا غرض ہے تب آپ نے فرمایا اے رب العالمین میرے۔ میری امت اپنے گناہوں کے
سبب میدانِ محشر میں اور امتوں کے سامنے ہنرمندہ اور پشیمان ہوگی مجھ کی اس کی حقیرت ہے تب
پروردگار عالم نے فرمایا اے حبیب میرے میں حساب ان کا اس قدر سے تو نہ کہ مجھ کو بھی انکی غمزدگی

الغرض ہیں گناہ امت عاصیوں کے تیرے چپاؤں کا تو پہر غیروں پر مطلع کیونکر ہو سکا اسے ظہر تو اپنے شفقت رسالت رکھتا ہے تو میں ہی رحمت ربوبیت رکھتا ہوں اور تو پیغمبر نہ تھا ان کا ہے تو میں ہی معبود خدا ہوں کا ہوں۔ اور تو آج گناہان بنظر لطافت سے دیکھتا ہے تو میں ہی نظر ازل کے ان کے حال پر رحم و کرم کی رکھتا ہوں۔

الحمد لله رب العالمين والعاقلية المتقين الصلوة سلام يا رحمت اللعالمين شکر ہے اس بے نیاز خداوند تعالیٰ کا جو اپنے فضل و کرم سے ہم گنہگاروں کا وہی ستارہ العیوب غفار الذنوب مالک غفور الرحیم ہے اور درود تاجد و ادوس برگزیدہ حبیب مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کامل و اکمل اور افضل ہے جن کے باعث ہم اقیوں کو سر فرازی اور تاجاب ابدی بہتر سے بہتر حاصل ہے اسے مسلمانوں جس قدر ہمارے پیشوا ہادی رہبر مالک حوض کوثر تمام غنیوں کے سر و دار مسلمانوں کے سرور ہیں اسی قدر سے انکی امت اور تمام غنیوں کے و رسولوں کی سر و دار اور بہتر ہوئی ہے جس قدر سے حق تبارک تعالیٰ اپنے حبیب کرم محبوب و دو عالم پر عاشق زار ہے۔ اسی قدر اس محبوب کی امت کا بھی اور محبت از حد و بیشمار ہے۔ پس عاشق کا قاعدہ ہے جس طرف معشوق کی طبیعت کو رجوع پاتا ہے خود بھی اسی طرف کو جھک جاتا ہے۔ باوجودیکہ اس حالت کو خود کر د اور اپنے مرتبہ کو ملاحظہ کر کے اس مالک الملک غفور الرحیم کا حکم اور اس حبیب کرم محبوب و دو عالم کی اطاعت کو بجا دل سے خدمت گزار حکم پروردگار کے بندے بنے رہو تاکہ قیامت کے دن تم کو وہی محبت اور الفت و وسیلہ نجات کا باعث ہو۔

روایت ہے کہ ایک روز حضرت موسیٰ علیہ السلام توریت کو پڑھ رہے تھے کہ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک امت ہے وہ دنیا میں سب امتوں کے اخیر میں پیدا ہوگی۔ اور جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگی۔ یعنی جب اس حالت سے خیر وار ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وہ طور پر تشریف لے گئے اور وہاں جا کر عرض کیا کہ اسے بار الہی اس امت کو مجھے عنایت فرماتا جو سب سے اخیر میں پیدا ہونوٹا ہے اور جس کا ذکر میں نے آج توریت میں لکھا ہوا دیکھا ہے غیب سے نوا آئی کہ موسیٰ وہ امت پروردگار سے حبیب کرم محبوب و دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت لکھی ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے یہ ارشاد خداوندی سنا تو فرمایا کہ اسے رب میرے حکم ایک مرتبہ اور ان کی صورتیں دکھا دے تاکہ جن کو تو نے ایسا مرتبہ عنایت کیا ہے اور اس قدر عزیز کی و عظمت

و مرتب نہایت فرمایا ہے اون کو میں بھی دیکھ لوں تب پہراؤ آئی کہ اسے موسیٰ اتم اس امت کو نہیں
دیکھ سکتے ہو۔ کیونکہ وہ امت بعد ایک مدت دراز کے پیدا کیا و سہ کی۔ جب یہ احوال حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے سنا تو عرض کیا اللہم جعلنی من امتہ اسے پروردگار میرے نہ دیتا ہے اور نہ دکھاتا
ہے جگوں ہی اسی امت میں داخل کرنا اور پیغمبر نہ بنانا تو خوب تھا۔ یعنی اپنے حبیب مکرم محبوب دو عالم
کا امتی بنانا تو بہتر تھا۔

اللہ اللہ دیکھو اسے امتان احمدی تمہارا مرتبہ اور غور کرو اپنے کو اور شکر بجالاؤ اس پروردگار
عالم کا کہ تم کو اس حبیب مکرم محبوب دو عالم کی امت میں پیدا کیا اسے عاشق و دیکھو اپنے مرتبہ کو اور
شکر لاکھوں بجالاؤ اس پروردگار عالم اور نقد ہو جاؤ اس کے حبیب مکرم محبوب دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم پر کہ ہم کو اس کی امت میں ظاہر کیا۔ اور اور آپ نے ہم کو امتی کا خطاب مستطاب سے یاد شاد
فرمایا۔ اور آپ امت میں پیدا کیا جن کی امت میں ہونے کی انبیاء و مرسلین کو تمنا تھی کہ ہم کو پیغمبر
نہ کر کے اس صاحب لولاک لما کی امت کرتا یعنی صاحب شفیق المذنبین حبیب دوسرا رحمت اللعالمین
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت ہوتے تو بہتر سے بہتر تھا۔

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
یہج اسے رب میرے درود و سلام
مصطفیٰ با جاہ الارحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز شنوی مولانا معنوی رحمۃ اللعالمین مضمون بالا از اسرار محق
صوفی قادری شطاری برہان پوری متخلص بہ غربت

جلوہ گموت آدم میں تو آئینہ دل کا بنا دیکھا جاں شاں خیمانی ہر تیرے جگ	ظاہر ہو مجھ پر تو ہم میں تو زیر کیم ہے میرے ہر دم میں جلوہ آراستہ گلشن میں تو	چالیں ہیں تیری عجب ہیں پیر آہ نکمہ میری دید کو قابل نہیں تم باذنی جب کہ امر و نہی	عالم ہفل ہیں رکھا ہم تو کو تو جگوں ہر عالم میں تو مناجیاں ہیں میری میں تو
--	---	---	---

اھل حق سے شرف آہم تو اصدا احمد ہو کیا اسدم میں تو ہے گل گلزار معنی ہم میں تو ہو ہو ہے دیدہ پر کم میں تو غریب عاجز کا ہے تازہ سخن	احدا ورا احمد ہو یہ بندہ کیا یہ نیازی ناز کا انداز ہے ظاہر و باطن کا اگر حال ہو تسحق امیر راجی تر ہو گیا ہے مرعش میر خرم میں تو	تجھے ہم میں کوئی آدم میں تو شوخیان بتلار با عالم میں تو نسب چرا و بقا جو دم میں تو کیا چاہو اسل محرم میں تو
--	---	--

مصطفیٰ بجا والہ رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

سلیم با قوم بل صلوا علی الصدا لا مین
بھج لے رب میرے درود و سلام

قصیدہ مضمون بالا از امیر احمق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غریب

پہنچا عرش معلیٰ پر بلغ اعلیٰ تری شان کا دوسرا ہوا ہی نہیں
کیا مرتبہ اعلیٰ ترا ہوا جگہ سے بہتر کسی کو کیا ہی نہیں
ساری خلقت کو جلوہ نمائی ہوئی تجھے ظاہر خدا کی خدا کی ہوئی
کیا شرافت کو پایا حق سے بجا ترا سایہ زمین پر گرا ہی نہیں
اللہ را حق کیا رتبہ عظیم ہوا شب معراج میں جا کر حق سے ملا
ہوئے طالب و مطلوب ایک جاوہاں خلوت کی جادو سرا ہی نہیں
حسن احمد سے جلوہ نمائی کیا مصطفیٰ نے خدا کی خدا کی کیا
اس کو تاج شفاعت عنایت ہوا کتبہ شافع بڑا دو ٹوٹی نہیں
ہوئے افضل اعلیٰ تمامی نبی اس گلشن عالم میں پہلی سہری سہی
و لے و یکماہ ایسا ہم لے نبی ایسا رتبہ کسی کو ملا ہی نہیں

رحمت اللعالمین ہے در جہاں رحمت آپکی ہے زمین سے تا بہ سما
 رحمت اللعالمین رب جہاں تجھ سے محبوب بہتر ہوا ہی نہیں
 نور سے روشن جس کے زمین و زمان قلت ہستی میں مثل نہ رہا
 تجھے روشن ہے ہر تاریک جہاں احدا حمڈ سے مطلق جدا ہی نہیں
 زیب دی تجھے حق نے کون و مکان عاصی امت کا تو بہشتی باں
 ترے روضے کو جس نے نہ دیکھا یاں اسکو جینے کا کچھ بھی خزا ہی نہیں
 کیا طیش سے گذرتی ہے شام و سحر غم بھر جی میں یہ آہ نہ پھر
 کہیں ہووے مدینہ میں میرا گذر جگہ ہند میں امید شفا ہی نہیں
 ہے یہی عیش و عشرت کے دن بلبلے روضہ قدس پہ جا کے رہو
 مباحکودین میں لیکے چلے اپنی قیمت سے محکوم گلا ہی نہیں
 کیا امرار اسحق سہ مصطفیٰ معرفت سے آگاہ ہوا اسجا
 کیا لکھے گا غربت و مصت ثنائیہ سی طبع کو اسجا رسا ہی نہیں

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجا الارحمت اللعالمین
 پہنچ اسے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مام

ذکر سیر و دنغ و جنت نبیؐ معراج نبیؐ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم
 عرش اعظم و کواکب بہشت بریں

راوی لکھتا ہے کہ خطاب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس جانیے جہاں عرش اعظم تھا یعنی اس عرش
 کی جانب دہنے میزاحد جانب بائیں پر ایک عظیم الشان انوار مربع جواہر سے نقش و نگار دیکھا تب
 اپنے ان میزوں کا احوال دریافت فرمایا تو اس وقت بارگاہ رب العزت سے خطاب ہوا اے میرے

محبوب اعظم یہ داہنی جانب کی تمام میزیں پیغمبروں کی واسطے ہیں اور جانب چپ جو میز ہے وہ صرف تمہارا واسطے بنا کر تیار رکھا ہے۔ اس غرض سے کہ داہنی جانب پر دوزخ ہے اور یہ میز اسی غرض سے تیار کر رکھا ہے کہ ہر روز قیامت آپ اس میز پر جلوس فرمائیں گے۔ یعنی تمام دوزخیوں کی راہ اسی طرف سے گذر ہے۔ احیاناً کوئی آپ کی امت لنگھ کر باتی رہا ہو اور شاید وہ دوزخیوں میں شامل ہو کر دوزخ کو جائے۔ لہذا آپ اس کو اسی راہ سے پہچان کر اس کی شفاعت کر کے اسکو داخل جنت کریں گے۔ اسے حبیب میرے محکم ہرگز منظور نہیں ہے کہ کوئی تنفس تمہاری امت کا بتلائے عذاب ہو کر داخل دوزخ ہوئے۔

بعد اس کے ارشاد ہوا کہ اے محبوب میرے تو نے التجا جبریل امین کی جو تم سے کی گئی تھی اسکو بھول گئے یعنی وہ التجا اسکی یہ ہے کہ روز قیامت پھر اسی پر اپنے بازوؤں کو بھارا امت عاصیوں کو پار اتار دے اور اس کو تم کیا بھول گئے تب آپ نے عرض کیا کہ اے خداوند تعالیٰ تو دانا و بینا ہے تب پروردگار عالم نے فرمایا کہ اوس کی التماس قبول فرمائی۔

بعد اس کے آئیناب مقدس باب کے سینے فیض گنجینے میں علم اولیں اور آخریں کو مرحمت کیا گیا اور حکم مرحمت کیا گیا اور حکم دیا کہ ہشت نہایت سہرشت کی دلکش چمنوں کی سیڑ سے دل کو نشا دہا لے لے اور اسکی تراوٹ جاذبہ اطرح بطرح انواع انواع ہشت قصر الوان کشش اور مکانات اقسام اقسام کے ملاحظہ فرما کے شکر و حمد تبارک تعالیٰ بے نیازی کا بجا لاؤں۔ چنانچہ باغات جنت کو بھولی ملاحظہ کر کے فارغ ہو کر جانب دوزخ کی طیش آتش اور سوزش کو دیکھئے کہ اس میں کیسے۔ کیسے عذاب گنہگاروں کے لئے موجود ہیں۔ الغرض دوزخ کی طیش آتش اور سوزش جو اس میں انواع انواع طرح طرح کے عذاب شدید اور کیا کیا تکلیفیں اور رنج و غم عذاب ہوتا کہ اس کے ملاحظہ کیلئے داخل اوس جہاں ہو کر کچھ دیر ملاحظہ کیا یعنی طبقہ اولیٰ جو نہایت اور طبعوں کے عذاب میں کم تھا اوس کو پہلے آپ نے دریافت کیا۔

۱۔ اوجو کہ اس دوزخ کو دریافت کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس دوزخ میں ستر ہزار کوہ آتشیں اور ہر ایک کوہ میں ستر ہزار جنگل و صحرا آتشیں ہیں اور ہر جنگل میں ستر ہزار غار و محراب آتشیں ہیں اور ہر غار میں ستر ہزار ستر آتشیں ہیں اور ہر ستر میں ستر ہزار آتشیں ہیں۔ اور ہر قصر میں ستر ہزار آتشیں ہیں اور ہر سرائے میں ستر ہزار آتشیں ہیں اور ہر خانہ میں ستر ہزار آتشیں ہیں اور ہر صندوق میں طرچہ بطرح کے عذاب ہیں۔ اور اسی قدر سے ہر ایک ستر میں ستر ہزار اور پائے شورا آتشیں ہیں جو ہر ہزاروں جوش و خروش سے روان ہو کر جاری ہوئے ہیں۔ چنانچہ اگر

اوس میں بہشت طبق زمین اور بہشت طبق آسمان ایک دریاے شور میں داخل کیا جائے تو دسے سب کے سب غرق ہو کر اون کا پتہ بھی نہ معلوم ہوا اور ایک مدت دراز تک اگر تمام فرشتے اور جن و انس جستجو کریں تو اون کو اوس جاکان نام و نشان اور پتہ بھی نہ ملے۔ بلکہ دسے سب کے سب اپنے سے پیچھے ہو رہیں۔
الغرض تمام اسماءت سے خبردار ہو کر اوسکو مالک دوزخ سے پوچھا کہ یہ دوزخ کا طبقہ کسکی امت کے واسطے تیار کیا گیا ہے۔ تب مالک دوزخ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ طبقہ دوزخ کا اور طبقوں سے بہت اچھی حالت پر اور نہایت کم سے کم ہے مگر کس کی امت کا ہے، اسکا کسے پر مطلق، خاموشی اختیار کر لی اور کچھ جواب نہ دیا۔

الحاصل کلام مالک دوزخ سے آنجناب خواجہ عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھنا اور باصرہ استفسار فرمایا۔ تب مالک دوزخ نے مارے شرم کے اپنا سر نیچا کر لیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ مالک دوزخ اس کے اظہار کرنے سے حضور سے شرماتا ہے۔ تب آپ نے مخاطب ہو کر مالک دوزخ سے فرمایا کہ بولو تو تکلف اس کا حاصل بیان کر۔ شاید آج اوس کا تدارک ممکن ہو۔

تب مالک دوزخ نے اس قدر سے عرض کیا کہ اسے شیفع المذنبین یا رحمت اللعالمین واسے مالک دنیا و دیں یہ طبقہ صرف آپکی امت کیواسطے گنہگاروں کے تیار کیا گیا ہے۔ یعنی جو لوگ آپکی امت کے نافرمانی خدا اور رسول کی کریں گے اور اوس کے برگزیدہ نبی کی پیروی کرنے سے سخوف ہوں اور غلام شریعت اور سچا حوکیتم گناہ کبیرہ سے جو ہوں اون کو اس دوزخ کے بیچ داخل کر دینا حکم باری تعالیٰ سے ہو چکا ہے۔ باوجودیکہ ہر حالت آپ اپنی امت کو ہدایت سے آگاہی دیں اور گناہ کبیرہ سے باز رکھیں اور خوف خدا سے اون کو مطلع کریں تاکہ دسے اوس دوزخ کے عذاب شدید سے اپنے کو بچا دیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کو بخوبی امر حق سے راہ مستقیم ہدایت سے روشن کریں اور ان کو اس طبقات سے مطلع کریں تاکہ وہ بخوبی راہ دین و ایمان کی پیروی حاصل کریں اور جو خدا کا پورے طور سے ادا کریں تاکہ وہ ان عذابوں سے اس طبقات دوزخ سے محفوظ رہیں۔ واللہ مجھ کو طاقت تخفیف عذاب کی نہ ہو سکیگی۔ اور حضور پر نور شافع جمہور سے محبوب و شہر مند نہ ہوں۔

پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس حال کو سن کر بہت ہی حیران و حیران ہو کر سر مبارک پر سے ہمارے کو جدا کر کے اور مناجات بارگاہ قاضی اسماعیل جاتی ملتی ہو کر عرض کرنے لگے۔ کہ اسے مبارک

خداوند تبارک تعالیٰ آنجکوبخوبی روشن ہے۔ یعنی لوگ میری امت کے بہت ہی ضعیف و ناتوان عمر کوتاہ
مجبور لاغر ہیں۔ کیونکہ اس عذاب شدید کے تحمل ہو سکیں گے۔ اسے بے نیاز تو بالک و خفہ ہے اور تو نے
مجھکو تاج شفاعت اپنی عنایت اور فضل سے عطا فرمایا ہے اے بندہ نواز تو نے مجھکو شفیع المذنبین اور
رحمت العالمین فرمایا ہے۔ اے بار تعالیٰ قادر قدير تو نے مجھکو شافع عاصیاں امت وار دیا۔ اے صاحب
برہان واسے قادر ذی شان تو غفور ہے۔ اور شکور ہے۔ تو نے اپنے فضل عظیم اور کرم مستقیم سے
رحمت العالمین شفیع المذنبین کے خطاب سے میری ورنیت بخشا اب میری تمام آبر و وعزت و شہرہ
و سنگیہ بیکیاں سب تیرے ہاتھ المقدس سے لیا اور آپ کے چشم مبارک سے قطرات اشک مسلسل جاری
ناگیاں خطاب آیا اور آیا ارشاد ہوا کہ میرے دوست حبیب محبوب عالم بہترین خلایق مخلوق
آدم رحمت العالمین واسے شفیع المذنبین آپ ہر گاہ ہرگز اس بات کا خیال دل میں نہ لایں
اور خاطر اقدس پر اپنی ملال و رنج و غم سے خاطر مبارک کو لٹو کہ ورنہ عیدہ نہ فرمایں۔ بروز قیامت
میں عمارت شفاعت عظیم سے اتنے لوگوں کو بخشو لگا جو آپ مجھ سے راضی اور خوش ہوں گے۔ تب
آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرض بردار ہوئے کہ اے خداوند تعالیٰ پاک بے نیاز
قسم ہے تیری ذات عزت و جلال بے کمال بمثل کی اگرچہ میری امت میں سے ایک شخص
ہی اس طبقے دوزخ میں رہے گا۔ تو میں ہرگز راضی نہ ہوں گا۔ اور جب تک تمام گنہگار ان امت کو اس
طبقے دوزخ سے نکال کر بہشت برس میں داخل نہ کر لوں گا تا مئی امت عاصیوں کو اپنے ہمراہ لے لگا
ہر گاہ قدم بہشت برس میں نہ رکھوں گا۔ تب حکم آیا و لست یعطیک ربک فترضی۔
! وجود اس کے آپ کے والدین کا عذاب بطور امتحان کے پیش لیا گیا۔ لہذا آپ نے عذاب
والدین پر نظر نہ کیا نہایت ہی ابدیدہ اور قطرات اشک بے اختیار آنکھوں سے جاری ہوئے تب بارگاہ
ایزدی سے ندا ہوئی۔ کہ اے حبیب دونوں میں سے ایک بات کو اختیار کیجئے یا تو مغفرت ماں باپ
کی چاہو یا بخشش امت عاصیوں کی چاہو تب آنحضرت بقدرت آپ شافع و دہاں رحمت العالمین نہایت
ابدیدہ ہو کر فرمایا کہ ماں باپ کو اے رب العالمین میں نے تیری مرضی پر چھوڑا لیکن مجھکو ہر حال میں
میرے امت عاصیوں کی بخشش اور مغفرت دے رہا ہے۔
اللہ اللہ کیسا وہ مطلق ہمارا پادشاہی عاصیوں کا پشت و پناہ گنہگار ان کا حیران اور سہ کاروں
کا قدردان مالک ذلالت شافع عظیم رسول کریم و رحیم اللہ اللہ کیسا اپنی امت کا شہیدائی

یعنی اپنی قمیص باپ سے بھی زیادہ محبت الفت پیاسی شفقت کر فرما لاجس نے والدین کو اپنے خداوند تعالیٰ کی مرضی
اقدس پر چھوڑا اور اپنی امت گنہگاروں کی ہر گناہ نہ بھولا۔

اے مسلمانوں شمار ہو جاؤ اور قربان کرو اپنا مال اور اپنی جان اور صدقہ کرو اپنے ماں باپ زن
و فرزند ان کو اس پیار سے نبی شفیع المذنبین رحمت اللعالمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے
اور شکر بجالاؤ اس غفور الرحیم کا جو تم کو اس صاحب مشر کی امت میں پیدا کر کے داخل کیا پھر اس سے
اور کیا زیادہ چاہتے ہو ہر حالت میں شکر بجالاؤ اس خالق بے نیاز کا اور مطابقت پیروی حاصل کرو اس
حبیب مکرّم محبوب عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پاک کی :-

سلیقہ یا قوم بل صلّو علی الصّدرا لا یبین
یہج اسے رب میرے درود و سلام
مصطفیٰ با حارہ الارحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے دہم

نظم بطرز شہنوی حضرت مولانا زومی رحمۃ اللہ علیہ۔ از
اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بن غریب

اے خداوند ہمارے نیاز کیا ہیں ہم اور کیا ہمارے نیک پشتی باں ہیں عاصیہ و مصطفیٰ حسن اپنا و یکہ آپ شیدا ہوا سب ہی قدرت کو ہے شایان حکمت اعلیٰ ہے تیری استقد فرق پر احمد کے رکھتا ہے زینت محبوب سے وہی عرش کو	ہم گنہگاروں کا جو بندہ نوا جائے بستی میں جو جہنم مندا فضل حق غمپر نبی بھیجا خدا عاشق ہو کر حسن خود غائب کیا جیسے ہر محبوب ابرم و دوسب ہو گئے حیلان سب جن بشر اور کیا پلینس کو محتاج ہے حکمت ہی کو بخشا فرش کو	شکر تیرا کس نہن سے ہوا فضل ہے تیرا ہمہ بلا خدا جسکو تو چاہو وہی مقبول ہے ذات اقدس کو رکھا تو اپنے پاک تو نے احمد کو کیا محبوب ہے صداقت ہے تو ہر درکار کی خلافت خاک کو تو نے عطا تہذیب و دو نوں کیجی کر دیا	کس طرح پر حمد تیری ہوا امت احمد میں ہیں پیدا کیا جسکو تو چاہی ہو وہی مرد و ہو حسن احمد کو کیا تو نے لولاک اور شیطان کو کیا مرہ و دہے تو ہر قادر تیری حکمت پر نشان تار سے سب نور کا جو کر دیا نور اور نار کو یکجا رکھا
--	--	---	--

تو نے جو کہ بلا کر عرش پر زینبی کی تونزین فرشتہ پر مترج و رفان عارت جان پہ	دو دنوں عالم میں تاج محبوب کو ظاہر باطن رو کا محبوب کو خوت اپنا آپ شیدا لی ہوا	ظاہر باطن رو کا محبوب کو اس حمدی کی جو شایا یا بق
--	--	--

قصیدہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بر ماہنوری متخلص بحر غربت

فخر نبی ہو سر دار عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بخشوائے امت کو اپنا سلام صلی اللہ علیہ وسلم
مختار امت کا اپنا ہدم صلی اللہ علیہ وسلم
شان خدا محبوب اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
سب انبیاء میں محبوب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
شام و سحر کی پہیز صلی اللہ علیہ وسلم
دو دنوں جہان میں یکتا صلی اللہ علیہ وسلم
تم ہو وسیلہ اکبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا حقیقت میں تیر ہی عالم صلی اللہ علیہ وسلم

شافع محشر محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بروز محشر ہو گا پکارا شافع برحق ہو گا ہمارا
امت حامی کو کیا فکر ہو گا فی وسیلہ و در شریعہ
داور محبوب اکبر ہو تم خدا کے برحق پیغمبر
تقاریر مکتور و ملک میں شرافت مکتورین
روئے مشرق و مغرب و لیل گیسو کیا جدا ہے
ہو تم مکان الکیں ہر نقشہ ہمیں سب تر نقش و لکیں
اسرار الحق غریب کو کتبہ ہاں ہی ہو صفا و جود
تسے شریعت ہر اب نمایاں تسے طریقت کا ہیکل پایا

مصطفیٰ ماجدار لا رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مہرام

سلو یا قوم بل صلو علی الصدر الامین
یہیج اسے رب میرے درود و سلام

قصیدہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برباپنوری متخلص بہ غربت

بزم میلاد نبی صلی علیہ وسلم ہے دیکھو
بافضو سب رہو داخل یہ ہر جائے ادب
مومنو ذکر ہے میلاد مبارک اس جا
با ادب ہو رہو میلاد مقدس ہے یہاں
روئے احمد کا تصور تو جالو دل میں
تا یہ افلاک زمین نور سے جس کے معمور
جان و دل صدقہ کرو عاصیو احمد پر
بخشوا لیکس کے کہیں روز قیامت پہلے
رحمت اللعالمین ہے ذات محمد سب کو
ہوں میں شیدائی دل جان سے احمد پر
ہند سے جلد مدینے کو بلا شاہ احمد
رحم فرماؤ میرے حال پر تم شاہ زمن
جوش الفت میں ہے اسرار الحق بیخود
غربت خستہ کی حالت پر نظر احمد ہو

خدا نور خدا صلی علیہ وسلم ہے دیکھو
ہر طرف نور نبی جلیوہ قرنا ہے دیکھو
سب درد و نگوڑ ہو حسن خدا ہے دیکھو
رکھو تقدیق بہ ایمان شفا ہے دیکھو
حسن آئینہ میں یہ حسن ضیاء ہو دیکھو
رحمت حق سے یہ رحمت ہی سوا ہے دیکھو
شافع المذنبین کیا لکھو ملا ہے دیکھو
مومنو حامی کہیں شکل کشا ہے دیکھو
شاہ محبوب خدا ہے شان خدا ہے دیکھو
غم فرقت سے میرا حال برا ہے دیکھو
ہے غلام نبی یہ نام میرا ہے دیکھو
درد فرقت میں تن من جلا ہے دیکھو
مست ہو کر کے ہوا جان سے خدا ہو دیکھو
حمد حق وصف محمد کیا لکھا ہے دیکھو

مصطفیٰ با جا الرحمن رحمت اللعالمین
برگزید نبی پر اپنے مدام

صلو یا قوم علی الصلو علی الصلو
بیچ اسے رب میرے درود و سلام

بعد معراج شریف کی حالات واپس ہو کر ظاہر آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کے

روایت ہے کہ آنجناب تقدس آب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جانب حق سے خطاب آیا کہ ہرگز آپ اپنی امت عاصی پر معافی کے ساتھ اس قدر ہر گفت اور محبت رکھتے ہو کہ اپنے ماں اور باپ کی مغفرت پر ادوں کی بحثائش کو مقدم سمجھا ہے میں نے آمرزشی آپ کی امت اور ماں اور باپ کی بخشش و مغفرت کو منظور کیا۔

چنانچہ جب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آنحضرت سے درجہ مقبولیت کا حاصل کیا۔ بعد بخلت فخرہ انعامات باروق سے باقراعت ہو کر رخصت طلب کی یعنی درگاہ رب العزت سے مرتبہ قبولیت خلعت فخرہ سے سرفرازی ہو کر رخصت کا عنایت ہوا۔ جب خواجہ کا کنکات مضمیٰ موجودات خزانہ برکات مراحم حیات سے مالا مال ہو کر واپس ہوئے یعنی جب تشریف شریف در دولت پر جا کر داخل ہوئی تو حجرہ مبارک کی زنجیر بدستور ہلنے لگی۔ اور جب مکان کے اندر داخل ہوئے تو تبراحت اسی قدر سے گرم پایا۔ اور وضو جس جا کیا تھا۔ وہ بانی بدستور موجود تھا۔ یعنی وہ یہی شکل نہونے پایا تھا۔

الغرض یہ تمام احوال شب معراج کو تمام بیان کیا تب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا صدقت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور بعد ادب تعظیم مبارک دینے کے نئے کمرے ہوئے اور ابو جہل لعین نے جب سنا تو کہا کہ زبیرؓ۔ لہذا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خطاب صدیق کا عنایت ہوا اور ابو جہل کو خطاب زبیر کا دیکر مشہور کیا۔

الغرض جاننا چاہئے کہ جو جو خبریں اور مراتب اللہ جلالتہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائے ہیں ایسے کا بیان انسان کی کیا طاقت ہے کہ ایک عشر عشیہ ہی کر سکے۔ چنانچہ اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے حبیب مکرّم محبوب عالم میرے یہ قرآن مجید جو ہم نے تم کو دیا ہے اور تم پر نازل کیا ہے جو تمہاری شان کے آگے ایک نقطہ ہے لہذا اتنا بڑا قرآن

شریف جنگی فضا مت اکیس طرح پر ایک نقطہ ہو سکتا ہے۔

چنانچہ علماء دین نے اس کا یہ سبب بیان کیا ہے یعنی قرآن مجید شروع ہوا بسم اللہ سے اور ختم ہوا اللہ الناس پر جو کہ شروع کا (ب) اور آخر کا سین دونوں کو ختم کیجئے تو (ب-س) زبر بس ہو تا ہے اور بجزائے حساب سے کیجئے تو (ب) کے ۲-۱ اور (س) کے ۶۰-۷۰ ہوئے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی عدد نکالئے تو (ن) کے پچاس اور (ب) کے دواور (ی) کے دس اس طرح سبکو ملا کر باسٹھ (۶۲) ہوتے ہیں اس وجہ سے اللہ تبارک تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسے نبی آخر الزماں قرآن شریف تمہاری شان کے آگے ایک نقطہ ہے

مصطفیٰ ماجاء الارحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مگرام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
بیچ اسے رب میرے درود و سلام

نظم بطرز شنوی مولانا اوم از اسرار الحق صوفی قادری شطاری
برہانپوری متخلص بہ عزبت

اس قاسم حب پائی بخت ایک ہ کہ کام امت کے تئیں تیسرے کنایت مہر خد فہم ورا در کسے کا اند سہی آستانے پر قدم میں دم کما بو کر سنے ہی صدق کو کما فی الحقیقت ہو خوشی اصحاب یا	باب از دنیا کا با ہم کلا لاہ شریعت آپ سق البقیہ اوسکو کہتے ہیں حقیقت اولیا سب کو حاصل ستر از معنوی ملاتی تھی زنجیر ستر گرم تھا جو جمل کو بت فوراً بولی اٹھا وہیں بقاترے ہوا سبکو طرب عادوں کو عشق صادق پر تئیں	وہا اس طرح پر باتیں ہوئیں بے طریقت دوسرے راؤ کو ستر احمد کی ہوئی ہر ایک بات علم اول اور آخر سب دیا جس کو حضرت نے سالامیہ ا صدق کے اقرار سے صدیق ہو ستر اسرار اچھی سب مت ہو مت پر غریت عشق عاشقین	احمد اور احمد بن باقی ہوئیں ستر احمد احد کے اسرار کو ظاہر ہوتی ہے اس کا لکھ لکھ اور بڑے عجز سے رخصت کیا بالشاذ سب صحابہ سے کیا الذبت سب جو جمل کو زندق ہو شاذ و رخت سب ہو کامت ہوا
--	---	---	--

مصطفیٰ اجا، الارحم العالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
بہج اسے رب میرے درود و سلام

تقصیدہ بمضمون بالالازاسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت برہا پنوری



ہے نورِ تاجِ عرش بریں ہے ذاتِ تری جلوہ گری
ہے آفتابِ اولین تو ماہِ تابِ آخر میں
طے کئے سارے منازلِ عرشِ اعلیٰ پر رسول
سدر تک روحِ الامیں ہی رہ گئے باخونِ ناب
جب اٹھا درمیاں سے پردہ حجابِ خاص کا
کیا لکھا مصرعہ کسی صاحبِ سخنور نے اسکا
مسجدِ نبوی میں سب اصحابوں کو معراج کو
شکرِ صدیقِ اکبر نے کہا صدیقِ رسول
کی عمر فاروق نے عدالتِ مشروع دین کی
جامعِ قرآن میں حضرت عثمان و عتیق،
شیرِ حق اسدِ اللہ غالب جانِ نثارِ بوتراب
سیدِ انسا و فاطمہ زہرہ بتول،
اور امام حسن امام حسینِ حالی گھر،
شیخِ محی الدین عبدالقادر تاجِ خارین
مہرِ حق امیرِ انصاری یا معرفتِ روضِ سخن
وصف میں غربت ہے لکھا تقصیدہ نعتیہ

یہ صفاتِ مہتاری فرشتے نہیں باحسن کرتی پیغمبری
تجسسِ رونقِ درجہاں یہ تختِ تیری سرِ درسی
کی زیارتِ قدسیوں نے تری پہن کے کسو تگری
قریب حاصل کیا باحسنِ زیب جو چشمِ تھی لبری
واللہ عالم یہ باعثِ رکبہ پر وہ درسی
خودِ خدا فی لمیکن و خود کئی پیغمبری
شکرِ حق سب نے کیا معراجِ برقِ پیغمبری
اس صداقت پایا رتبہ کو صدیقِ اکبری
گلشنِ آسمان کی کیا خوب ہے صیقل گری
ریشِ ہی خون آلودہ شہادت سے بہری
کفر کو توڑا بقوتِ ذوقِ الفقار ہے حیدرِ صفدری
امتِ عاصیوں کی بخشش مہرِ برائیت گری
مرتبہ دونوں کو حاصل ہے خطابِ صابری
دین کو زندہ کیا باشرِ لیت احمدی
ہے طریقہِ فخر میں حاصلِ خلافتِ قادری
نعتِ احمد کے سوا بہتر نہیں ہو ہماری شاعری

فضیلت درود شریف پر سرور کائنات مقیم موجودات صلی اللہ علیہ وسلم

اے امتان آستان احمدی دے خاکساران کو اے محمدی جانو اور باہر ہو جاؤ اس مرتبہ درود شریف کی فضیلت اور برکت سے آگاہ ہو جاؤ تم اے گنہگار ان امت دے سپہ کاران احمدی بل و جان اس آقا کے نادر پر جان نثار شیدا ہی ہو کر اس نام اطہر پر پیچید و پیشار درود شریف کو پڑھا کرو تا کہ تمہاری نجات ابدی بہتر سے بہتر ہو۔ اور حبیب مکرم محبوب معظم سے باعقیدت عشق صادق سے باایمان ہو کر قلبی محبت رکھنا اور ہمیشہ اس صاحب نوالاک کے نام پاک پر درود شریف کو پڑھا کر ثواب دارین حاصل کرنا موجب نجات عہدیت کا باعث ہوا کرتا ہے۔

لہذا اس جناب تقدس باب کے عشق میں جو عاشق صادق ہو گا۔ اس کے مراتب اعلیٰ حاصل ہو گا اور ہر فرد بشر کو لازم ملزوم ہے کہ اس جناب سعادت سعادت تاب پر باعقیدت سچی محبت میں ہمیشہ جان نثار ہو کر رہے اور حبیب نام مبارک زبان سے نکالیں تو درود شریف کو پڑھے تاکہ وہ ہمہ نظر رحمت اور شفقت جہالفت فرمائیں۔ اور ہر روز قیامت کے ہم گنہگاروں کو حق تبارک تعالیٰ سے بخشائیں۔ کیونکہ انکی ذات اقدس کو خطاب رحمت اللعالمین اور ہم عاصیوں کے شفیع المذنبین صاحب عرش بریں مالکی روئے زمین فرخ عالم سردار عالم تاج المرسلین ہے۔ لہذا امت گنہگاروں کے واسطے درباب محبت بہت ہی تاکید ہے چنانچہ خیال کرنا چاہئے کہ حق جل جلالہ و عہدہ خالق الوجودی سما اور ملائیک مقربین تمام آپ پر ہمیشہ درود بھیجتے ہیں۔ اور اون کو حکم رب جلیل کا ہے کہ میرے محبوب پر درود ہمیشہ بھیجتے رہو۔ اور حق جل علیٰ بذات خود آپ پر درود و سلام بھیجا کرتا ہے۔ اور اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ہمو

احمد بھیجتے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم نازل کیا ہے۔ اور فرمایا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر وقت ہم آپ پر درود شریف کو پڑھا کر اس ثواب عظیم نجات عہدیت کا باعث ہوا ہو۔ حضرت مجید الدین گاکاؤنی رحمت اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے ایک دن اس شخص کو دیکھا کہ خدا

کعبہ میں طواف کرتے وقت بچا کے اور اومعینہ درود شریف پڑھتا تھا۔ الغرض کہی محدث نے اس سے پوچھا اسے عزیمت تو سنے بچا کے اومعینہ طواف کعبہ کے ہر ہر مقام پر درود شریف کو پڑھنا اختیار کیا اس کا کیا سبب ہے۔

الغرض اس نے راز مخفی کو انظار کرنے سے بہت ساعذر و حیلہ پیش کیا مگر اس محدث نے اس سے ہامسرا پوچھا اور اس کا بیجا نہ چوڑا لاچار ہو کر وہ شخص میان کرنے لگا۔ اور کہا کہ اسے صاحب گو میرا راز قابل انظار ہے نہ تھا۔ لیکن عجیباً اصرار جاری آپ کی دلکشی بھی مجھ کو منظور نہیں ہے۔ بیاس خاطر آپ کے کہتا ہوں اسے صاحب میرا آپ بہت ہی بڑا بدکار و بد اعمال تھا۔ اور ہمیشہ بدکاری کی حالت میں مصروف رہتا تھا۔ اتفاقاً حج کا ہوا۔ اور مجھ کو اپنے ساتھ لیا۔ الغرض وہ راستہ ہی میں بعارضہ ہلک کر قمار ہو کر سفر آخرت کا اختیار کیا۔ بعد ازاں اٹال اون کے میں نے اون کو دیکھا جو مجھ کو سوقت چہرہ بہت ہی سیاہ تا پاک نظر آیا یعنی یہ اس کے اعمال اور کثرت گناہوں کا باعث تھا۔ علیٰ ہذا القیاس اس کو دیکھ کر مجھ کو نہایت رنج و قلق ہوا جو بیان سے باہر ہے الغرض جو بزرگ کفن سے فراغت ہو کر بہ سبب محبت پدری کے جوش الفت میں اس کو قبر پر مجبور بنا کر بٹایا۔ اور پروردگار عالم سے خواستگار اس کی تلافی گناہوں کی مناجات کی اور دعائے مغفرت کو چاہنے لگا۔ ناگہان غیری شب کو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بیک روشنی نمودار ہوئی اور اس رات کی تاریکی سب دور ہوئی اس روشنی میں ایک سواری نورانی حملی آتی ہے۔ یعنی جب وہ سواری قریب آئی تو اس کے اندر سے ایک صاحب نہایت خوبصورت با شان محضت و شوکت باہر نکلے معہ چند ہمراہیوں کے اور قبر کے نزدیک آکر مجھے فرمایا کہ جوان میت کو اور قبر کو دکھا۔

الغرض آپ کی صورت دیکھ کر مجھ پر اس قدر مسرت اور دہشت غالب ہوئی کہ بلا عذر و بہانہ حکم بجا لایا۔ تب آپ نے قبر کے اندر اتر کے دست شفاعت پھیرا تو فوراً اس کی چہرہ کی سیاہی جاتی رہی۔ اور چہرہ مثل ماہ کے منور اور خوشال ہو گیا پھر اس وقت میں حضور کے قدموں پر گرا۔ اور بعد ازاں واکساری عرض کرنے لگا کہ آپ کون ہیں۔ اور اس گفتگو پر کیوں رحم فرمایا تب آپ نے جواب دیا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور میں ہی اپنی امت عاصی کا مغفرت کا خواہاں ہوں۔ تیرا باپ گو کہ ہر طرح کے فسق و فحور میں مبتلا تھا لیکن ہر شب میں بلا ناغہ ایک سو مرتبہ مجھ پر درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ اور اس کو فرستے بلا ناغہ بطور بدیدہ مجھ کو لاکر پہنچاتے تھے۔ لیکن آج برابر تین دن ہوئے وہ ہفتہ درود میرے پاس نہیں پہنچا۔ میں نے ان فرشتوں سے دریافت کیا اور اس کا سبب دریافت کیا تب

فشتون نے عرض کیا کہ وہ شخص آج تین دن ہوئے مر گیا ہے۔ اور طرح طرح کے عذاب میں مبتلا ہے
مجاہد خیال آیا کہ جس شخص کو میرے ساتھ الفت ہو اور وہ درود شریف کا درود رکھتا ہو۔ اور وہی عذاب
قبر میں مبتلا ہو لہذا اس لئے میں بذات خود آیا۔ اور اس کی شفاعت الرحمہ زمین میں کی۔ اور شدید
عذاب سے اس عاصی پر معاصی کو چھڑایا۔

انہماصل اسی دن سے میں نے بھی ہر محظہ ہر مل درود شریف کو پڑھنا اختیار کر لیا ہے یا رسول اللہ
تمام مسلمان بانیوں کو اور تمام مومنوں کو کثرت درود شریف کی ہدایت اور توفیق دے۔ آمین ثمین

نظم بطر نشنوی مولانا معنوی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق ، صوفی قادری شطاری برہا پوری تخلص غبت

تم پڑ ہو سب مومنوں ہر دم در عاجتیں ساری بر آویں گی ساتھ ائمہ کے وہ ہو گاحشر میں عاجتیں اوسکی پوری میں در درو کو مومنوں تم مع شام ہنر میں ایک شیدائی بنی	بے نجات حدیث تکویدہ الغرض ہو کیا عبدی درود چودہ درود نکو پڑھیں گاہر میں قبر میں شمس کا نام آؤدہ آخر میں یہی تحفہ آؤ کام نام ہے اسکا غلام نبی بے تخلص غبت اسکا دھما	ہر مرض کی ہو دوکانی در ہو پتھر قیر اور حشر کے اوپر جو پڑھیں گاہر شبا درود نئے مسلمان کو توفیق رب لے صبا پہنچا دے ہدیہ تو ہے اسکا اسرار الحق لقب پڑھنا حضرت پیر درود ہر حال	مومنوں آپ کو ہو کافی درود بے نجات حدیث پر مع ہر حضرت احمد شفیق ہو گاہر تادرو دو نکو پڑھیں از و شب احمد مرسل تلک تحفہ مرا بے طریقہ قادری شطاری رب
--	--	--	---

قصیدہ کمبھون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری
برہا پوری تخلص غبت

درد وال سب پڑ ہو تم مومنوں یاد کر احمد پوری | کہ صبا ذکر احمد ہے ایسا خیر و برکت ہے

باوضو ہو کر مسلمانوں پڑ ہو دو اور اس جا
مکان آکر اسے رکھو جلاؤ خوشبو لیکن اچھی
بساؤ عطر میں پوشاک کو تم پہلوں کو لالکے
برکت ہیں جہاں میلاد احمد کی پڑ ہی جاوے
تمامی امتوں پر فخر حاصل ہے امت احمد کو
جہاں جس جاسے پر مذکور احمد مصطفیٰ کا ہے
گنہگار و تہمتیں مطلق و سیدہ شافع محشر
دروداں سپ پڑ ہو اس نام اہم ہر مسلمانوں
اٹھو تعظیم کو جس جا بیاں پر بیاں آٹھو ہے
ولادت احمد مرسل کا جیسا پر بیان مسکن لو
بیان اسرار اسحق و عیسیٰ رکھا تو درود اس کا اب

شہنشاہ نام احمد کار کو درود اس کی کثرت ہے
جہاں پر ذکر میلاد احمد کی ولادت ہے
مودب ہو سکے بیٹھو احمد مرسل کی امت ہے
بلاؤں سے رہے محفوظ وہ گھر خیر برکت پر
اسی میلاد انور کی تمہیں ساری فضیلت ہے
ملائک بے تعظیم آتے ہیں جس کا خیر برکت ہے
محمد مصطفیٰ ہیں شافع محشر وہی مقام جنت ہے
اوسیکے نام کی برکت اسیکی شان شوکت ہے
کہ وہ جاسے مبارک پر فخر ہی جاوے ولادت ہے
دروداں شوق سے پڑو اس میں خیر و برکت ہے
اوسیکی نام کی دولت ہے اور ہم پر رحمت ہے

ذکر خیر اس امر میں کہ ہر مسلمان جو اپنے آپ کو امت محمدی
کہلاتا ہے، لازم ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
کو اپنی جان و مال اولاد اور ماں باپ سے زیادہ
عزیز رکھے

واضح ہو کہ حدیث قدسی اس کو کہتے ہیں جو کلام خداوند تبارک تعالیٰ اپنی زبان قدرت سے
آپ پر نازل کیا اور اس کو آپ نے تمام لوگوں سے بیان فرمایا۔ اور جس کو جبریل علیہ السلام کے
بذریعہ جو نازل ہوا ہے۔ اس کو قرآن مجید کہا کرتے ہیں۔ اور حق تبارک تعالیٰ نے حدیث قدسی

میں حضور سے ارشاد فرمایا ہے۔ یا عہدی ہتہ منی ویتہ منک چہ چیزیں مجھے ہیں اور چہ چیزیں تیرے سے
 مغفرت منی و توبہ منک یعنی بخشش کرنا میرا کام ہے اور توبہ کرنا تیرا کام ہے اور جنت منی و طاعتہ منک
 یعنی خیریت دینا میرا کام ہے اور طاعت کرنا تیرا کام ہے۔ و اطاعت منی و سوال منک یعنی نعمت دینا میرا
 کام ہے اور شکر کرنا تیرا کام ہے۔ و قضاء منی و رضا منک یعنی موت میری طرف سے اور رضائیری
 تیری طرف سے و بلاغ منی و صبر منک اور مصیبت میری طرف سے اور صبر کرنا تیرا کام ہے۔ اور
 علیہ السلام و لم یضی علی تضا فی فل بحرج تحت و یطرب سوا لی۔ یعنی جو کوئی صبر نہ کرے، اوس پر بلا میری
 اور جو کوئی شکر نہ کرے میری نعمتوں پر اور جو کوئی راضی نہ ہو میری رضا پر اور جو موت جو میں نے بھیجی ہے
 میری پر۔ پس نکلیجئے اور زیر آسمان میرے سے ڈھونڈ پڑے دوسرے کو۔ قال رسول اللہ تعالیٰ،
 صلی اللہ علیہ وسلم لا یومن احدکم حتی الون احب الیہ من نفسه و مالہ و لولائتہ و الناس اجمعین ط یعنی
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہو تا تم میں مومن جب تک کہ دوست تر نہ ہو میں طرف اس کے
 نفس مال فرزند اور اس کے ماں باپ تمام آدمیوں سے۔

پس اس صورت میں لازم ہے ہر مومن کو کہ ہمہ تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور
 محبت میں مصروف ہو رہے ایمان صادق ہو سکے اس لئے ہر مومن کے لئے حضور نے ارشاد فرمایا ہے
 کہ جو کوئی مجھ کو دوست رکھیگا وہ جنت میں میرے ساتھ رہیگا۔ العزیز ایک شخص نے آنحضرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے حضرت قیامت کب اور کس وقت ہوگی۔ آپ نے فرمایا اے شخص واسطے
 قیامت کے تو نے کیا عمل کر رکھا ہے۔ اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے
 بہت عبادت اور ریاضت کی مگر مجھے نہ ہو سکی۔ لیکن خدا اور اوس کے برگزیدہ رسول کو دوست رکھتا
 ہوں تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ بس جس کو تودوست رکھتا ہے اوس کے ساتھ تیرا حشر ہوگا قطوبی
 لکم یا ایہا المستغنون ویشری لکم۔

مصطفیٰ ماجار الارحمت اللعالمین

سلو یا قوم بل صلوا علی الصمد الامین

ہرگز یہ نبی پر اپنے دامن

ہیج اسے رب میرے درود و سلام

نظم بطرز ثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ مضمون بالا از
اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہا پوری متخلص بہ غر

سب دقیران جان احمد پر تم ہے کلام احمد کلام حق بلکہ ہو وحدانیت اندر وصال رحمت حق ہوئی سچا پیر زول الفت احمد کی ہو جسکو نصیب ایسا کامل چہ صداقت آپسے بخشن امت کا ہر یہ سبب	ہو رہو صدیق یا بیاں تم ہے مقام احمد مقام حق قول ہو اسکا قوافی کمال ظہر ہو سب لکھ دو وہو مقبول وہی ہے محبوب حق یا نصیب اور زباں ہو آپ کی تصدیق ہے دہی بکتا جائیگا از فضل رب خوب ہو اسرار حق اسم حیا	دوستو احمد بچا ہے حق پر وہ قصاق بر ہے انبیاء اہل دل اند پر ظاہر و عیا عاصیوں کے مغفرت کا سبب عشق احمد کا عبادت سوا مومن صادق کو بچہ دولت منا پر موت کو بس شہر ہے جسکو ہو حاصل کمال ایمان یہاں	عاشق صادق جو کوئی ہو اور ہے شاکر بلا فخر تمام ایک سو دو ہو گئے اند جان حق اور وصف احمد برب جلہ طاعت پر محبت پر سوا ہو محبت مصطفیٰ حبیب کیونکہ بعد مرگ ہوتا زندہ ہے
--	---	--	--

قصیدہ مضمون واحد از اسرار الحق صوفی قادری شطاری
برہا پوری متخلص بہ غر

گنگا ران امت کو ہر دم ہے شفاعت پر تری رحمت گناہوں سے بڑی ہے خالق اکبر ہو عاشق خود اپنی ذات سے محبوب پر اپنے بظاہر اپنے بندہ کو دیا ہے جابہرہ ہستی کیا نباہ کی تیغ جی کے ٹھوساری خود پرستی پر	دقتوی پر نہ طاعت پر گناہوں ایک حضرت پر کیا تو رحمت العالمین کو اپنی رحمت پر تجلی فراق دس کی کیا ظاہر تو قدرت پر انہاں میں رکھا تھا آدم کو کس کی صورت پر نہیں دیکھا نشان عاشق کو عشرت پر
--	---

مبارک آپ کو ہوئے زاہد و جنت کی حور میں سب
سجود میکشوں کو باب نے خانہ ہی مسجد ہے
رونق مٹ گئی ہے زاہدوان بت پرستوں کی
خطا کا ہے یہی موجب کہ پہنا جامہ ہستی
ہوا احمد جو عاشق تقنا سے اس کو کیا مطلب
کریں کیا بھلا منکر نکیر آکر کے رقص میں
مرا داغ جلوہ ہے مثل انگر شعلہ آتش
لیا ہوں جامہ ہستی کو ظاہر عشق کے اندر
عجب اسرار الٰہی اسرار احمد کا کمال گیا ہے
ہوا شطاری اور قادری غریب طریقت میں

مجھے دلیل کی زلفوں نے ہاں اس الفت پر
نظر کی تیلیوں میں روئے اطر ویدہ رحمت پر
ظہور میکدہ میں آنکھ خانہ ہے رحمت پر
دگر نہ پہلے ہوں کون یہاں کس کی حالت پر
فتا ہستی کیا اپنی خودی کو اسکی چاہت پر
میں شیدا کے محمد ہوں وہی قادر ہے قدرت پر
جلا دوں گا قضا کر دو بروہو اس کی حالت پر
سرور عشق میں ہے جوش الفت حب راحت پر
زمین جس ہے گلزار جس کے جوش الفت پر
مہربان ہیں شہنشاہ جہاں خود میری غربت پر

بیان وفات سرور کائنات باحیات سر درجات سرور جام
سکرات حضور والاصفات رونق بزم عدم حسن وصال صغم
حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قلم سرگردانی شکستہ دلی افسردہ خاطر تحریر واقعات پر جگر خراش با حسرت وفات احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قدر سے ہر جوش بکراطم رنج و غم بکرت نازہ دم رقص بھوم اشک
پر ہم آلودہ خاک مطلع دردناک بکرو گداز پاک جگر و سینہ پاک جاگ مقام عبرت ہے جامے حیرت
خستہ جگر مسلسل اشک روان سینہ بریاں قطرہ چشم سیاہی سے صغیر کاغذ پر ظہور نمایاں پُر درد عالم تحریر
رقم کئے جاتے ہیں کہ جس کے واسطے تمامی پچیدہ ہزار عالم نے اپنا ظہور کو حاصل کیا ہو اور
یہی اس دنیا نا پیدار میں نہ رہے۔

پس ثابت ہوا ہے کہ پہر کیا کوئی اس تیرہ خاکیں وحشت سرے دارغانی میں قائم رہ سکتا ہے۔ یعنی یہ دنیا وہ بلائے بیداران ہے مکان دارغانی آفات عالم مکافات جس نے اتنا دلالت کیا کہ اپنی محبت اور عشق میں مبتلا کر کے سب کو ذالیقہ قیامت کالذبت سے اکٹھا ہی دیا۔ اور جو باقی ہیں انکو بھی بدستور عمل اسی طور سے فنا کا ذالیقہ چکنا لادی اور ضروری ہے۔ چنانچہ یونیا سے ناپا پیار نے وفات چننا میں سب کے ساتھ بیوفائی سے پیش آئی ہے غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ جس میں سرشار و وہاں مختار کون و مکان سلطان تاج افلاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ رہے پہر کیا کوئی اس خاکدان تاریک میں کیا رہ سکتا ہے اور اس کشف خاکدان میں کس کا قیام ہو سکتا ہے چنانچہ شریک و لیدہ بیان زانو سے نمازت سے سر نہیں اٹھا سکتا ہے۔ علیٰ قول القیاس ابی حالات ذات اقدس ولادت سید الانبیاء سیدنا الامام احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فخر موجودات خواجہ کائنات افضل الصلوات اکل التحیات کے زبان پر تھا۔ اس صاحب دارین کون و مکان میں و آسان سے آواز بلند تہنیت کا تھا کہ اس کے بعد آغاز جگر خراش اس صاحب لولاک کی وفات حشر آیات کا مندر سے اور کس زبان سے بیان کیا جائے۔ لیکن ہلکا اس حدیث شریف سے خاطر دلجمعی اور تسکین و تشفی حاصل ہے۔ اور یہ حدیث شریف کی شہادت کافی وافی ہے۔ حدیث شریف یہ ہے۔

حیاتی خیر الکرم و منافی لکم

یعنی یہ بھی محرم جگر خراش کو کافی ہے۔ پس ضرور ہوا کہ کچھ کچھ حالات اس سانحہ قیامت خیز کا بھی بیان تاحدا مکان راویوں کی روایت ہے نقل کر کے اور کچھ منجانب سے بالیاقت نقل دراصل بیان کرنا موجب نجات عیدیت باعث ہے لا محالہ دراصل بیان ہجرت کے دسویں سن سیدنا الانبیاء سیدنا الامام احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کیا۔ اور احکام انہیں دین کی تلقین و تحقیق فرما کر کلمات رخصت کا لڑٹا دفرمایا اور اسطور سے فرمایا کہ شاید سال آئندہ پہر مجد اتفاق حج بیت اللہ شریف خازن کعبہ کا نہ ہو۔ اس واسطے اس حج کو حج الوداع کہنا جاتا ہے۔ باوجود اس کے آپ پر اسی حال میں سورہ اذا ہوا نازل ہوئی چنانچہ اسی حالت سے آپ نے جبل ارمین کو خیر و اور کہا کہ حق تعالیٰ نے مجھے میری رحلت کی خبر بھیجی ہے یعنی اس دنیا کے ظاہر سے سفر آخرت بقا کا معلوم ہوتا ہے۔ جب جبل ارمین میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذا خیر و خیر لک من الاولی۔

علیٰ ہذا القیاس بعد حج الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ میں تشریف فرما کر اہل کعبہ شہداء کے
احمد کے لئے دعا کے مغفرت فرما کر پہلے پہل میمونہ خاتون کے مکان پر در و در لاق ہوا۔ اور مرض
کی شدت از حد نیا وہ معلوم ہوئی۔

باوجودیکہ اس جائے آپ کی تمام ازوداج مطہرات واسطہ حیات کے آکر جمع ہوئیں اور آپ کی
حالت دن بدن زیادہ بیماری کی تکلیف سے خراب ہوتی چلی۔ اور تمام حالت سے واقف ہوئیں
اور عجوبہ سی لاحق پیدا ہوئی۔ پھر آنجناب تقدس باب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سب ازوداج کی طرف دیکھ کر فرماتے لگے کہ کل کے روز میں کہاں ہو چکا چنانچہ اس وقت سب کے
قیاس میں آیا کہ شاید آپ حضرت عائشہ صدیقہ کے مکان رہنا چاہتے ہیں۔ یعنی آپ کو اسی جا رہنا
منظور ہے۔

باوجودیکہ تمام ازوداج مطہرات اسی بات پر راضی ہو کر آنجناب تقدس باب حبیب مکرم محبوب
روح عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مرض کے حالت میں اہلیت کی دستکاری سے حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر پہنچا دیا۔ یعنی حجہ مبارک کے اندر لار کیا۔ اور مرض از حد
تھا۔ اور در و در نہایت شدت سے تھا آپ از حد مقرر ہو رہے تھے اور بہتر راحت پر حالت
بیماری بوجہ تکلیف سے بار بار کروٹیں بدل بدل کر گرا رہے تھے۔ اور اکثر اوقات یہ فرمایا
کرتے تھے ۱ للذین نعت علیہم من بین دواوقین و شہداء الصالحین اور کہی اس
سے فرمایا کرتے تھے ۲ هؤلاء الرضیت الا علی عبد اللہ۔

نظم بطرز ثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ از اسرار الحق صوفی را
قادی شطاری بر ہا پوری تخلص غربت

کیا کہوں اب جو غم کی داستاں	دو دنوں عالم کا سنو تاج	عاشق کو حکمہ میں لکھ کر
کون ہو محبوب عالم میں	جائے دنیا دار فانی ہو	کولی بھی اس میں نہایت قایم رہا

العرض ہو کہ تو اس کا غور کر در مکان لعلانی کو مکتول جب ہوئے ان علاج باطل ہی در دفتر اور مرض پڑتا چلا اکڑی تکلیف فرماتے سما مرض کیا المیرا ہی کی لہر تھا	نہ ہے محبوب ہی اس کا غور ہو کہ بیمار وہ از حد ملول حاشا کہ گھر میں فلح بال سر شدت مرض میں تھے بتلا ہوا الفیض اعلیٰ عبد اللہ جوش عاشق کا بھی سر تھا	پہلے امید اس کا کی رہے شدت مرض میں تھا اور دوسرے یعنی حضرت کو لہجہ اس کا کیا ہر دو گجالت میں آنحضرت در کجیا لہجہ میں یہ ہیں تھے ایک گجرت اس حالت کا کیا	کیا ہے کہ کر ہر گھبراہٹ اور حضرت کی میں ہو گا لہجہ حاشا کہ مکتول کو حوجہ میں جا بار بار بستر میں روٹ کر تھے شدت مرض میں یہ ہیں تھے سر محبوبی لہجہ کی طور کیا
--	---	--	---

قصیدہ مکبھنوں بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بر ہمایونی تحلیص غریبت

۱۳۸

عرش سے تا فرش تک کی شان اور سنان پر ماہر حق جی معرفت تھا حضرت نے کہا تھر و صفور مشیخا در اذن جلوہ گری ۱۶ جان رکھ سب نے اس کو خالق و رازق ہے ذات حق سے ہے حیاتی نبی وایم مقام پیرا سہنی ہتی نور نور سے حاصل کیا اس مجم اظہر برتا اور ہوا در رخ و الم ذات حلق حسن مکتولی کی لہجہ اچھی سرا کو مصطفیٰ کیا سر سے اس کا لہجہ غریبت نے کہا تفسیرہ صوفیہ کو و غور فکر	وصف کیا لکھیا اس کی سب بشر حیران ہے معرفت میں اس کے جوہ بخوشی کرے نادان ہے صورت واحد یہاں ہم تک رہے حیران ہے ہم گنگاروں پر اس کی شفقت و احسان ہے اس سبب سایہ نہیں قد کا پڑا تھا بال ہے کثرت جہتی کو بیاری کا ثامت آں ہے شیخ اوار مکتولی کو بیاری کا ثامت آں ہے ہتی صداقت ہذا تکلیف مکان ہے ذات مجبوری بھی کیا ایک حسن کی دوکان ہے رب العالم رحمت العالم و اولوں کی ایک تلیں ہے
--	---

مصطفیٰ ہمارا از امت العلماء امین

سکریا قوم بل صلوا علی الصلوات الامین

نہیج اسے رب میرے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مرام

بیان حالات شدت از حد مرض میں زیادہ تکلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ ایک روز حالت شدت از حد تھی اور مرض زیادہ تکلیف پر تھا۔
الغرض تمام اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم المومنین عالیہ صدیقہ کے مکان پر آکر حاضر ہوئے۔ جب خواجہ
عالم محبوب معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحابوں کو دیکھا۔ نہایت محبت اور شفقت اور عنایت مہربانی
سے انکی غیبی و مبکی پر لا حظ کر کے ان کو فرمایا۔ مریجا کہ اللہ و حفظہ اللہ و ہاکم اللہ۔ رزقہ اللہ
اسے لوگوں ہمارے تمہارے بیچ میں مفارقت فراق اور جدائی کے دن آن پہنچے قریب تر ہیں تھے
جدا ہوا چاہتا ہوں۔ اور اس دنیا سے ناپائیدار سے جلد رخصت ہوا چاہتا ہوں۔

چنانچہ اس جہان فانی میں تھکلا درود فراق جدائی کالے جاتا ہوں۔ الغرض تمام صحابہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہم سب کی بارگاہی بہت ہی زور و شور سے آہ و بکا اور نالہ عظیم سے رونا شروع کیا۔
اور اس قدر سے روئے کہ اکثر انہیں بیتاب و بیہوش ہو گئے۔ بعد تھوڑی دیر کے سب نے
دست بستہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کب نقل فرمائیں گے۔ آپ نے ارشاد
کیا کہ بہت جلد، پھر سب نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ رہنمائے عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم آپ کو غسل کون دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ مروان ابلیس جو قریب تر ہوں۔ پھر سب نے
عرض کیا کہ یا حبیب اللہ کفن کس کیڑے کا دیا جائیگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہی لباس کافی ہے۔
اور اس کے علاوہ جو چاہو، یعنی حل یعنی یا مصری یا دوہر کوئی کپڑا ہو مگر سفید۔ جو چاہو وہ دے
سکتے ہو۔ پھر سب نے جو چاہا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کس سے پڑھائی جاوے الغرض
انہوں میں کسی سے ضبط نہ ہو سکا سب کے سب بے اختیار رونے لگے۔ لہذا ان کے ساتھ خواجہ
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی رونا شروع کیا اور نہایت ابدیدہ ہو کر بہت سی تسلی و تسفی دینے

اور دلاسا دینا شروع کیا۔ اور بہت ہی پیار محبت الفت کے ساتھ کہا کہ اسے یار و وفا دار قبر کے در
تاکہ رحمت حق تعالیٰ کی نازل ہو۔

الغرض اسے صاحبِ جوقت محمد بن ہذا و گئے۔ تو محکو کفن پہنا کر میری قبر کے پاس سے کچھ
دور قاصد پر جا کر کھڑے رہا تا صاف ایک محفہ مجھے علیحدہ ہو کر اس لئے کہ میرا پاک پروردگار
عالم اب رحمت خاص مجھ پر نزول اجلال فرمایا۔ بعد اس کے میرے جنازے کی نماز جبریل علیہ السلام
بعد میکائیل علیہ السلام اور ہارمیزائیل علیہ السلام بعد کو عزرائیل علیہ السلام فوج در فوج جوق
در جوق ملائک اور انبیاء و مرسلین بعد اس کے مردانِ اہلبیت اور مستورات اس کے بعد پھر تم سب
لوگ جوق در جوق نماز جنازہ کے کیڑے پڑتے جانا۔ علاوہ جو شخص میرے دین کی پیروی اسچھے طور
سے اختیار کیا اور آئینِ دین کو واجب ہو گا تا قیامت اس پر سلام میرا یہ رحمت ساتھ عنایت اس
کو پہنچائے رہو۔

اور عید اللہ معبود سے روایت ہے کہ ایک روز حالت مرض میں خود آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں میں حاضر تھا۔ آپ کو حرارتِ تب کی شدت از حد تھی آپ کے جسم اطہر پر
یا ہتھ نہ رکے جاتے تھے۔ حرارتِ تب کی چادر مبارک کے اوپر سے معلوم ہوتی تھی۔ اور نقل ہے کہ
روز حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل امین آئے اور عرض
کیا کہ یا حبیب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پروردگارِ عالم نے بعد سلام کے ارشاد فرمایا ہے
کہ حضور پر نور شافعِ جمہور کا حراجِ اقدس کا احوال کیسا ہے میرے حبیبِ کریم سے بعد سلام
کے دریافت کرو۔ آپ نے فرمایا الحمد للہ پھر جبریل نے عرض کیا کہ حق جل جلالہ و عزم نوازا
نے ایسا فرمایا ہے کہ پوچھو میرے حبیب سے محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اگر مرضی
مبارک دنیا میں رہنے کی ہو۔ تو کچھ بھی مضائقہ نہیں ہے لہذا یہ جو مشکل ہے اس کو ابھی کا حل پوری
شفائی عنایت واسطہ میرے محبوب کے گردوں۔ آپ کے رہنے کے لئے جائے مغرب میں تسلیت
اور آرام کی تجویز کر دیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ مزاج تو بہت ناساز ہے۔ اور ہر حال بہر صورت
فرمانبردار ہوں۔ مولانا زہد اولیٰ مگر مفارقت اور جدائی کسی نوع سے مجھ کو اپنے دوست
سے گوارا نہیں ہے۔ اور اپنے دوست سے جدا رہنا نہیں چاہتا۔

سلبوا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجا الارحمت اللعالمین
یہیج اسے رب میرے درد و سلام
برگزیدہ نبی پر اسنے دمام

نظم بمضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری ہائپوی متخلص بہ غریب

الف صلی علی و علی العربی دورفت لکھا نہیں جاتا کیا اصحاب کو ہمارے سچ و الم وہ حرارت تپ نہانی تھی جاہ دنیا پر فانی ہے حال روشن پرچہ مانے پر عوض جبریل نے کیا پتوں کو جبریل جا کے احمد سے کہا محبوب نے اے حیم ہو نہیں فرمانبردار و مطیع نوبت ہوئی عشق کے انداز	سید الانبیاء علی العجی صبر دل کو مرے نہیں آتا جو شلف جہا یا نہیں جاتا محد حضرت و کما یا نہیں جاتا کون اگر کہے ہی نہیں جاتا متامولا نظر نہیں آتا حق کو فنا کو ہو نہیں آتا جا دنیا کو گرجہ تو چاہتا میں حدانی تیری نہیں چاہتا جدا مطلق رہا نہیں جاتا سچو معشوق کا نہیں جاتا	مرحیام جہا حبیب اللہ ہوں شکستہ بحالت گریاں الطرح سے لکھوں غم فرقت سکا اصحاب رو کو لکھتے تھو غم فرقت میں تیری محبوب زندگی سے ہو کر محبوب حق نے پوچھا مزاج اقدس جا کمرے اسطے رہنے کے قربت دوست ہی مجھے منظور عاشق کا نیاز ہی معشوق سہرا را محی ہے سہرا	مرحیام جہا رسول اللہ حال حلت لکھا نہیں جاتا عاشقو صبر ہی نہیں آتا ایسا صدمہ دیکھا نہیں جاتا زندگی کا احرا نہیں آتا دورفت سہا نہیں جاتا شکر حق شکر حق ہو بجا آتا اس قدر آپ کو حق ہو فرماتا جا وحدت میں ہی مرا آتا کون معشوق لکھا نہیں جاتا اسکو پہچانا کیا نہیں جاتا
---	---	--	---

سلبوا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجا الارحمت اللعالمین
یہیج اسے رب میرے درد و سلام
برگزیدہ نبی پر اسنے دمام

قصیدہ از امیر اسحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت



ذات با حسن و ذاتا ہوں تن تنہا یا ہو
حسن با ذات خدا ہوں تن تنہا یا ہو
ذات حق جلوہ نما ہوں تن تنہا یا ہو
نور پر نور پر پیارا ہوں تن تنہا یا ہو
نور حق جلوہ نما ہوں تن تنہا یا ہو
پر کجا نا مجھے کیا ہوں تن تنہا یا ہو
حسن میں جلوہ خدا ہوں تن تنہا یا ہو
شکل ہم شکل ہوا ہوں تن تنہا یا ہو
مترتوید بجا ہوں تن تنہا یا ہو
جوش و حدت سے بہا ہوں تن تنہا ہو
تار تنبور بنا ہوں تن تنہا یا ہو

شکل آدم میں بہا ہوں تن تنہا یا ہو
منظر ذات خدا منظر یہ صفات احمد
آفتاب منظر ضیا نور جہاں میں ہو معور
صورت حسن صنم روشنی تاحہ مثال
روشنی شمع فانوس حقیقت ہے میری
دام الفت میں رہا نفس میں معور ہو کر
ظلمت ہستی میں گہرا عشق صنم حسن عیاں
دام میں حسن میں ہو عشق خدا ذات صنم
زہا شک مجھے اس بات نفی پر اپنی
عاشق حسن صنم عشق حقیقت ہے مری
ہے حقیقت بجا امیر اسحق غربت تیری



قصیدہ بمضمون بالا از امیر اسحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت برہانپوری



واصلوں کو وصل میں مقبولیت اللہ کی
صورت با حسن جانا محبوبیت اللہ کی

عاشقوں کو الگ کی معشوقیت اللہ کی
آئینہ قدرت میں دیکھا نقشہ خودی کا شکلیا

جوش و جھڑ جوش کثرت الہی ہو کر نمود
نام کا گنام پایا، پتا ظاہر ہو ۱۶
قلب اطہر میں رہا پردہ نشین ذات خدا
عشق کے پر جوش میں خلقت کو ظاہر جلوہ گر
سالکوں کو بیسلوکی راہ میں مطلق فنا
عشق سے حاصل ہوا یہ جامہ ہستی مجھے
ہو فنا دیکھا خودی میں ہے ہر واحد کا رنگ
اسرار حق سے غریب کا ہوا ظاہر شہود

کر فنا خود کو بقائیں وحدیت اللہ کی
عبودیت یہ دار قانی مقبولیت اللہ کی
ذات حق عشق میں معبودیت اللہ کی
سب فنا فی اللہ ہو باقی وحدیت اللہ کی
شکے اپنی خودی سے واقفیت اللہ کی
جامہ رشتے بے رنگی معصیت اللہ کی
ذات حق سے ذات احمد با خاصیت اللہ کی
معنی رنگ دونی سے ماہیت اللہ کی



سلیو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
مصطفیٰ ماجد الارحمت اللعالمین
بھیج اے رب میرے درود سلام
برگزیدہ نبی پر اسنے مقام

قصیدہ بمضمون بالازا برار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غریب برہانپوری



تمہارے حسن کا عاشق کرشمہ دیکھنے آئے
دل بسمل کا میرے اب ترپنا دیکھو صاحب
مٹاؤ لو گئے یہ تم عاشقوں کو صفحہ دل سے
دل شیدا کو ٹکراؤ نہ اپنے ہو کروں سو تم
ہیں سکرات کا ہے ذائقہ سب طور سے حاصل
دل بھر موج پر ہر کانک بہتہ کیا صاحب
دستی کی چاہ میں درود حرم بھکا کیا پرہیز

یہ کیا فرار ہے ہو ہے تم کیا دیکھنے آئے
سچے ترپنا کے کیا میرا تاشقہ دیکھنے آئے
کہ اس آئینہ میں کل آرا دیکھنے آئے
کہ ہم شانِ خدائی کا کرشمہ دیکھنے آئے
نرمی زلفوں کے بچوں کا جھٹا نا دیکھنے آئے
اسی الفت کی لذت کا شکار دیکھنے آئے
تمہارے شوق میں کعبہ کلیسا دیکھنے آئے

عبث شیخ و برہمن ہیں پڑے ہیں سن کو جگر سے
بتو دل تکو دیتا ہوں خدا کی یہ امانت ہے
دل بیل کیمالت خنجر بران دکھا دے گا
نہ ظاہر ہوں کہیں لہرا نہ محق اس لہر کی باتیں



مصطفیٰ ماجار الارحمت للعالمین
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے گد ام

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
یہج اسے رب میرے درود و سلام

امراض کی حالت میں حضرت سید النساء فاطمہ زہرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کا ذکر حالت امراض میں اہل بیت اور سید النساء
فاطمہ زہرہ کی بقیراری آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی
حالت میں

روایت ہے کہ مرض کی حالت میں آپ نے اپنے سید النساء حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کو بلوایا۔ اور آپ نے بہت سے پیارا و شفقت سے قریب بٹھلایا۔ اور اپنی حالت کا سبب حوالہ دیا
الغرض جب اس حالت کو سید النساء بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنا بہت ہی کچھ
اندوگین اور رنجیدہ خاطر ہوئیں اور رونام شروع کیا اور کہا واہ تباہ واہ اصلا تباہ خرمہ برزخہ یعنی
افسوس اب بدینہ طیبہ تباہ ہوا۔ اور خراب ہوا۔ تمام اصحاب و انصار مجاہدین نے مسکرتا ہوا ہنس
اور فکریں ہوئے۔ اور بحالت حیران و پریشان سرگردان فاطمہ صبیحہ صبحی میں سب کے سب
جمع ہو کر گریان کنان ہوئے اور اب شور بلند کیا کہ ایک قیامت برپا ہو گئی۔ جب آنحضرت

رحمت اللعالمین خاتم المرسلین شفیع المذنبین نے اس شور اور آہ و بکا کو سنا اور ہدایت انعطافی
و بقراری انہما کی دیکھی تب آپ بذات خود مسجد شریف میں تشریف کو لائے اور حضرت بلال
سے فرمایا کہ اے بلال ہر ایک کو نچہ و بانہاد میں مٹا دی اس بات کی کر دے تاکہ آخری وصیت سے
کوئی شخص محروم نہ رہا ہے۔

الغرض حضرت بلال رحمۃ اللہ علیہ نے روتے روتے بحالت بقراری اور آزدہ خاطر گریاں
و نالائ سوئے مدینہ طیبہ پہر کے تمام بازاروں میں تشریف کو لیکے۔ اور آواز دی اسے لوگو آج نبی
آزادان ملک کون و مکان خاتم المرسلین سید الانبیاء و المرسلین مسجد نبوی میں آخری
وصیت فرمائے والے ہیں۔

لہذا اس وصیت کو میں کو سننا منظور ہے۔ تو وہ مسجد نبوی میں حاضر ہو دے۔ ورنہ بہرہ وصیت
کبھی نہیں ملانی دیکھی۔ نہ صاحب وصیت لیکھا۔ تم کہاں اور وہ کہاں ہونگے۔ پس اس خبر کو سنتے
ہی تمام اہل اسلام اپنے تمام کام ناتمام چھوڑ کے مسجد نبوی میں سب کے سب اگر حاضر ہوئے۔

الغرض خلقت کا اس حکم پر اس قدر اثر ہوا کہ اکثر ہو گئی کہ مسجد اقدس میں جگہ نہ ملتی
تھی۔ یعنی تمام صحیحی مسجد اقدس کا آدمیوں سے پُر ہو گیا کسی قدر ایک تل باقی نہ رہی۔ جب عجب کرم
محیوب عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسافر ملک عدم نے بعد حدود پا میں حق تبارک
تعالیٰ سے نیا دسا عین کی طرف مخاطب ہو کر فرمائے کہ اے لوگو معذرت تمہارا نبی تم سے جدا ہوا
چاہتا ہے۔ اور یہ آخری وصیت کر دیتا ہوں۔ تاکہ آگاہ ہو تم کہ یہ دنیا بے ثبات ہے۔ یعنی اس
دنیا کے فانی میں کوئی رہا ہے اور نہ رہیگا۔ پھر ذات باری تعالیٰ کے سب کو فنا ہونا ہے۔ دیکھو غور کرو
تمہارے آگے کیسے کیسے نبی اور پیغمبر و رسول ہو گزرے ہیں۔ یعنی وہ تمام اپنی امتیوں میں ایک
باقی رہا ہے نہ رہیگا۔ اسی قدر سے میں بھی تمہارا نبی آزا زماں ہوں سرور و سلطان خاتم نبوت
کو ختم کر کے تم سے جدا ہوتا ہوں۔ اور تم کو آخری وصیت سے آگاہی دیتا ہوں۔ تا فرماے
قیامت میں باز نہ ہو۔ یعنی جو جن نبوت کے کام اور رسالت کے کام تھے سب کو انجام
دیتا ہوں۔ اور راہ شریعت جو کہ پہر دی میری ہے اس پر سب اہل اسلام کو ثابت ہو کر
سستی با حقیت پر قائم رہیں۔ یعنی جو کہ احکامات اور ہدایات رب العالمین مالک و نیاز
وین کے کئے امر و نواہی سے تم کو سب خبر داری کر دیتا ہوں۔ علاوہ راہ طریقت باطنی حالات

سے ہی روشن کر دیا۔ اور اسی قدر حقیقت اپنی سے تم آگاہ ہو چکے ہو۔ اور معرفت رب معرفت جہد سے مطلع کر دیا ہوں۔

چنانچہ بعد میرے تمکو میرے صحابہ اور تابعین و تبع طالعین اور علماء مجتہدین انبیاء عارفین سے تم کو ادا و ملتق ہو چکی اور تمکو ہر طرح کی آگاہی دیتے رہیں گے۔

الغرض جو حق سبحانہ تعالیٰ کا فرمان تھا۔ امر و نواہی ظاہری و باطنی سے پوری پوری تمکو آگاہی دے چکا ہوں۔ اور اپنے کار نبوت کو ختم کر چکا ہوں۔ لہذا اب جدائی کی گٹری کی گئی ہے اور تم سے جدائی لیا جا رہا ہوں۔ اور خوف مجھ کو اس بات کا ہے کہ اگر مجھے کسی کو کسی قسم کی ایذا یا تکلیف پہنچا دے تو وہ سچی آج اس انتقام کا سبب و سواس ہے۔ ہر طرح پر با تکلیف مجھے لے سکتا ہے چونکہ اسکا انتقام دینے کو میں موجود ہوں یہ ممکن ہے اس کا کہیں با فروغ خاطر ملک کا کو روانہ ہوں۔ اور کوئی

شخص ایسا خیال ہرگز نہ کرے کہ انتقام لینا رسولوں سے اور انبیاءوں سے نامناسب ہے۔ یعنی یہ ہر گاہ جائز نہیں ہے اور وہ شریعت کے خواہ ادنیٰ و اعلیٰ کیوں نہ ہوں اور وہ شریعت احکام حق تبارک تعالیٰ کا سبب برابر ہے۔ اور انتقام واجب ہے۔ خواہ پیغمبر ہو یا رسول یا نبی کیوں نہ ہو۔ ہر گاہ جائز ہے۔ تاکہ عداوت اور شتر مندی آخرت سے بچے۔ لہذا اس بات کو وہی سمجھے ہوئے ہیں۔

جو حق تبارک تعالیٰ . . . کو قاضی الحاجات امک الحاکمیں رب العالمین قادر قدرت سمجھے ہوئے ہیں۔ علاوہ اس کے جو اپنی عاقبت کو دنیا سے بہتر سمجھے اور خوف اس خالق و اور کا امر و نواہی اپنی آخرت کی بہتری چاہنے والے ہیں۔ کیونکہ یہ دنیا کے بے ثبات چند روزہ ہوا کرتی ہے۔ اور نیکی بدی کا سامان تو شے زار و سارہ اپنے ساتھ ہے اور ہم سب یہاں پر بطور مسافر و گذر کر رہے ہیں۔ یعنی اس میں چند روز قیام صرف اسی لئے کیا جاتا ہے کہ اپنے اپنے عجبی کا سامان مٹیا ہر شخص واسطے اپنے اپنے لیجا کر رہا ہے۔

الغرض اسی واسطے مصیبت عقی کی رسوائی اس دنیا کی بہتر ہوا کرتی ہے اس لئے صفائی پہلے کر لینا بہتر ہے۔

چنانچہ حق الوسیع جانتک ہو سکے اس حیاتی میں اس کی صفائی ہو جانا اصلی مقصود ہے۔ جو عقی میں اس کو راحت نصیب ہو۔ چنانچہ جب یہ بات آپ کی زبان مبارک سے سنا کہ ہر ایک شخص اپنی حالت کو بیان کرتے لگے۔ اپنے واسطے دعا سے مغفرت مانگی اور مناجات پڑھا

قاضی النہجات لاؤالی میں سب کے حق میں دعا کے معصرت کی درخواست کی جب تمام لوگوں کے حالات سے مطلع ہو چکے اتنے میں حکام نے دست بستہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھ کو ایک منہل میں ایک تازیانہ میری لپٹ پر مارا تھا۔ مجھ کو اس کا انتقام ہرگز لینا منظور نہ تھا۔ لیکن ہر گاہ حضور نے جو اس قدر سے فرمایا ہے اور باصرہ اس حالت پر مستقیم ہو کر فرمایا تو مجھ کو اظہار اس کا کرنا ضروری اور لازمی ہوا ہے تب آپ نے فرمایا۔ رحمة اللہ اے حکام انتقام لینا جاتا ہے تب اوس نے عرض کیا بے، یا رسول مقبول تبا آپ نے یعنی آنجناب خواجہ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے بلال! جلد جا کر اس تازیانہ کو جو اکثر ہمارے میری لڑائی کے رہتا تھا۔ فاطمہ زہرہ کے مکان پر سے اٹھا لاؤ۔

الغرض حضرت بلالؓ رحمت اللہ علیہ بعد گریاں و افغان و خیزاں صد گونہ بقیہ را در چینے سے بنہ اردو دے ہوئے جناب سید النساء حضرت بی فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر جا کر اٹھا لاتے اس حالت کو دیکھ کر تمام اصحابہ مجاہدین ہر فرد بشر میں ایک تھلکہ عظیم بڑ گیا۔ اور ہر ایک لڑکا ترساں افسردہ گریاں حالت سکتے ہو کر ہر ایک کا منہ تھکنے لگا اور بار و افشوس کہنے لگا۔

مصطفیٰ ماجا، الارحمت للعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے مرام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصبرا الامین
ہیچ اسے رب میرے درود سلام

نظم بطر ز شنوی مولانا رومی مضمون بالا از اسرار الحق صوفی
قادری شطاری برہانپوری

فاطمہ زہرا کی حالت کیا تھی ہو گیا سارا مدینہ اب تباہ سب خبر حلت کے کہ ہر نبی قتلی دیکھنے سے یہ کہا	فاطمہ زہرا کی اسے واضح تھا مسجد نبوی میں جہاں قبر ہوئی جہاں سید بقیہ را در چینے جہاں سید بقیہ را در چینے	حالت رحلت کیا تھی ہو گیا سارا مدینہ اب تباہ سب خبر حلت کے کہ ہر نبی قتلی دیکھنے سے یہ کہا	فاطمہ زہرا کی حالت کیا تھی ہو گیا سارا مدینہ اب تباہ سب خبر حلت کے کہ ہر نبی قتلی دیکھنے سے یہ کہا
---	---	--	---

اور بالائے کہا دے جایہ خبر نکدہ یہ حالت یالال نہا تو اس آخری حدت احمد مجتبیٰ خاتمہ ہر اب نبوت کا پیام سوں کو دی ہدایت خاص و عام الغرض ہو کر جمع سب کا نام عام خاص پر یکساں حکم رہی انتقام ادنیٰ اعلیٰ پہ ہے غور کا ہے ہجکہ سار مقام کو چہ باز ارمیں خبر درو تو کو چہ باز ارمیں گریہ گمان بے بنو تاپ ختم خیر اورا اور رسالت ختم ہے ساری تمام پیر میں شرع ہے سب کا قیام دیجی ایت سب کو اسما عام خاص وہ شریعت ہو جناب احمدی احمدی کی نبی حضرت کی ہو پیر میں شریعت کا جو اعلیٰ مقام دیجی غوث بطور خاص ہے	آخری ہر آج اقوال نئی اس قدر کہتے علیہ حضرت لعل بہاں پیارا نئی ادب ہم کمال خاکری سب کیا ظاہر تمام عاشقان عشق تین ملکین ہیں عز کی سب پر یا رسول دیکھو کیا محبوب کی حالت ہر لے عکاشہ کو حکم پر آئے الہر آج ہے مہر محبوبی بہا حب محبوبی کا سب خاص ہے	جسکو مٹا ہوئے حال ہی مصطفیٰ کا آخری کیو حال اجدا ہوگا حبیب و جاں احمد و نوحی سر کیا آگہ تمام مشتوقان کو صل میں لکھیں یہ ہے جدائی کی ہی رنج و ملول کیا عدل انصاف احمد کا سب انتقام یہ مارتا نہ مانجھے رمز ہے باطن عکاشہ اشک ان
--	---	---

مصطفیٰ اجا، الارحمت للعالمین
برگزیدہ نبی پر اسنے تمام

سلو یا قوم بل صلوا علی الصبر الامین
یہج اسے رب میرے درود و سلام

ترجیح بند کہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری
شطاری برہان پوری تخلص غربت

کس منہ سے کروں شکوہ کو تیرے ہم حسرت و ارمان جاتے ہیں
سب طور رقیبوں سے گلہ بارود و ہجران جاتے ہیں
آنکھوں سے کراہنے اشک رواں ہم دیدہ گریان جاتے ہیں
ہر گشتہ بخوان دامن سحر کر جان گریان جاتے ہیں
کو چہ سے ترے لے جاں جہاں ہم راحت ایمان جاتے ہیں

تھے کوچہ بکوچہ پہرتے بہم مجنوں کی مثال پر عشق صنم
خاموش مثال سکتہ ہدم تیلے کی طرح کوک نہ بہم
اس ہستی میں رکھا جبکہ قدم پر کاریں پایا درود الم
ہما شوق لقاے روئے صنم ہے باد خزاں تہی ہیں دم
مجنوں کی مثال ہو پُر ہم کوہ دشت و بیاباں جاتے ہیں



چلے آتش عشق یار کے ہم لامونت ۲۰ الاحیائی تھا
مسکن سے دیا جاناں نے ناصن ججولو اللعاجبکنا
ہو کر کے نمودیر طاق حرم اس یار کے ابو کو جب دیکھا
کعبہ و صفاء و اسے یہی اس جا پہ رکھا تاج گردا
ہے مقصود جہاں کعبہ ہے یہی اسجا سے مسلمان جاتے ہیں



ہوں تشنہ وصال آپ صنم اس ریگ بیابان پر چلی چلوں
ہوں آبلے پا جاتا ہوں مگر ہے خار بیاباں دشتِ بنجوں
سودا کی ہوں میں روئے صنم ہوں مستغنی مطلق نہ ہوں
الفت کا مزا اس یار کا لوں پروانہ سانشمع رو پہ جلوں
جو دمی نامور رہے اس جہا سے گریزاں جاتے ہیں



یوسف سے پسر کو کر کے جگا اخوانوں نے ڈالا در چہ
جو میں نے کہا یغم کی غذا یوسف کو ایک لقمہ نہ ملا
در چاہ کے لٹکا فرید اس جہاں سے ہرگز نہ پار ہوا
باروت چہ باطل اندر صد شکر خدا کرتا ہی رہا ۶۲
عاشق کو خدا اس عشق میں غم معشوق سے ہزم پاؤ ہیں



اس عشق کو عاشقوں سے مزا معشوق کی الفت سب سے چھلکا
 محبوب سے ذات حسن خدا با صفت حسین معشوق یکتا
 جس نے دیکھا ترا جلوہ و توانا دیکھ حشر میں پھر رکھا ہر کیا
 جام وحدت کا جب سرور چڑھایا فنا عاشق ہوئے معشوق ہلکا
 دیا دیر و حرم میں سراپا چکا پر اس کا مزا کہاں پاؤ ہیں

— — — — —

اسرار انہی اسرار صنم ہے شافعی کو تر جام و جسم
 نے سیشہ سا غرچہ ستم قلب اطہر میں ہے روئے صنم
 رہے جان و دل سے ہو کے ہم جیغور کیا معشوق ہیں ہم
 ہم تم سے تم ہم سے ہم با حسن با و صنم با وصل ہم
 اسرار انہی با حسن صنم غریب میں حلاوت پائے ہیں

— — — — —

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصلہ الامین مصطفیٰ با جارا الارحمت اللعالمین
 پہنچ اسے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے دام

بیان موجب حالات تازیانہ عکاشہ اسرار وحدت بالیا
 نجات عبدیت واصحابہ

روایت ہے کہ اس تازیانہ کو اس مالک دو سر اسبحان اللہ میامری لولا کہ ملافتدلی رحمت
 اللعالمین شفیع المذنبین نے عکاشہ کے حوالہ کر کے فرمایا اب تو اپنا انتقام بلاخون و خطر مجھے لے
 اللہ اسلہ رحلکم اللہ عند احمد جاسلطان کون و مکان مالک ارض و مہابنی آخر الزمان تاج الملکین
 خاتمہ نبوت کیا ہمارے نبی عادل و منصف بے بدل عدل و انصاف قادر دان مہربان صاحب

قرآن رحمت رحمان عالیشان با ایمان اس حالت پر بھی اپنے عدل و انصاف کو نہ ہونے ادید ہی
راہ شریعت بحالت عبدیت مومنین کو نین متین طریقت با حقیقت معرفت عارف معارف کے اس قدر
سے فرمایا کہ اسے عکاشہ رحمت ہو دے تہنہ اور اب رحمت نازل کرے خدا تجھ پر اپنا انتقام برابر
مجھے لے لے انتقام اس کا ممکن ہے تاہیں بفرار ملک عدم کو سدھاروں۔

العرض عکاشہ انتقام لینے کے واسطے موجود ہوا۔ اور اہل محفل سے شور آہ دیکھا کا بلند ہوا۔
اور اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت پریشان خاطر آہ و نالہ مگر یوں کا ایک عالم شور محشر برپا کیا
اور تمام اصحاب مجاہدین الفدا اور اہلبیت نے ایک تہا کا مچا دیا۔ یعنی سب کے سب حالت مستحیر
اور سکھ ہو کر گئے۔

العرض حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہ رہا گیا۔ آپ نے عکاشہ سے فرمایا
کہ اے عکاشہ سلطان ارض و سما کا مزاج اقدس نہایت حلیل ہے اس لئے ان کے بالعرض
مجھے اون کا انتقام لے۔ اور تازیانہ کے بدلے سو تازیانہ مجھ کو مار کجے اختیار ہے اور حضرت عمر
ابن خطاب نے بھی اسی طور سے فرمایا۔ اور حضرت عثمان غنی نے بھی اسی طور سے فرمایا اور حضرت
علی ابو طالب رضی اللہ عنہ نے بھی کہا کہ اے عکاشہ شفیع المذنبین رحمت اللعالمین مسافر عدم
کا چند روزوں سے مزاج حلیل ہے۔ اور ضعف اور ناتوانی از حد ہے۔ بدلے ایک تازیانہ کے نہ
بہار تہنہ تازیانے مار اور اسی طور سے دونوں صاحبزادوں نے بھی آکر کہا کہ بدلے ایک تازیانہ کے
جیتنے چاہئے ہم کو مار لے ہم عرض دینے کو تیار ہیں۔

یاد جو دیکھ سید عالم حبیب مکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت شدت
امراض سے سخت بیمار ہے۔ اور ضعف از حد خاطر اقدس میں ہے اور حضور کی حالت نہایت نازک
اور خطرناک ہے۔ اور ہم سب کے سب عرض دینے کو موجود ہیں جسیر تہ ارادہ ہوا ہے بلا خوف
خطر اپنا انتقام لے۔ ہم سب دینے کیلئے مستعد ہیں۔

العرض عکاشہ نے سب کی بات سن کر جواب دیا اور یوں عرض کیا کہ اے صاحبزادہ غور
کر و از روئے شریعت انتقام غیر اشخاصوں پر منتقل نہیں ہوا کرتا ہے۔ اور ناجائز ہے۔ اور آپ
شریعت کے خلاف ہے۔ تب سید عالم حبیب مکرم محبوب معظم نے فرمایا کہ اے عکاشہ
تو جلد اپنا کام طے کر مبادا مرگ فرصت نہ دے اور ضرور ہے کہ پہر ہوا آخرہ عاقبت تک باقی

رہے اس لئے جہاں تک ممکن ہو تو فوراً انتقام لے۔

الغرض عکاشہ عرض پر دوا ہوا کہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ میں اس روز نیکی پہنچے تھا۔ اور حضور اوس وقت پر مہین مبارک پہنچے ہوئے ہیں چنانچہ یہ سن کر آنجناب خواجہ عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پرہیز منہ لطف جسم مبارک سے جدا کر کے کہا جب اس کا تمام اہل محفل نے بحثِ خودِ ملاحظہ کیا۔ تو تاب و دید باقی نہ رہی اور ایک ہنگامہ حشر برپا ہو گیا۔ اور اس قدر سے رونامہ شروع کیا کہ سب کے سب ہیوش ہو گئے اور تمام ملائکہ مقررین نے آواز دی کہ آفریں صد آفریں مرحام جہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

الغرض عکاشہ بہت ہی جلد معدنِ علوم سید الامم کے قریب مودبانہ جا کر لپشتِ مبارک خاتم النبیین کی مہرِ نبوت خاتم رسالت کو بوسہ و بیکر عرض پر دوا ہوا اور معذرت چاہا اور نہایت عجز و انکساری سے کہا یا رسول اللہ یا حبیب اللہ رحمہ اللہ اس خاکسار ذرہ بے مقدار کی تمنا ہے دلی ہی تھی کہ تادم واپسی ایک مرتبہ مہرِ نبوت کی زیارت باسعادت سے مشرف ہو جاؤں۔

چنانچہ حضور والا صفاتِ رحمت با صفاتِ بحیلہ اس انتقام اور در و دولت سرمدی نجات ابدی سے بہرہ مند ہو رہے ہیں۔ ورنہ جناب تقدس مآب نے نہ تو اس خاکسار کو تازیانہ مارا تھا۔ اور نہ مجھ کو قدرت اور مجال تھی جو حضور والا صفات سے انتقام لینے کے قابل ہوں۔ اور نہ میری مجال تھی۔ اور کیا قدرت اور کیا سکت رکھتا ہوں۔ باوجودیکہ یہ بے ادبی جو حضور والا صفات با حسن ذات لکھا ہے اس عاجز خاکسار ذرہ بے مقدار سے صادر ہوئی ہے صرف اسی عرض سے نجات میری اس مہرِ نبوت کے بدلے ہو۔ اور مجھ پر آتش و دوزخ حرام ہو جائے۔

لہذا یہ جو بے ادبی حضور کی شان والا امکان میں اس خاکسار سے ہوئی تو آپ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ حضور آنجناب تقدس مآب اس نابکار خادم کو معاف فرمائیں گے اور اس عاجز کے حق میں دعائے مغفرت ضرور کریں گے۔ ورنہ کیا طاقت اور کیا قدرت رکھتا ہوں جو انتقام حبیب مکرم محبوب دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کیاقت بے پردہ رکھتا ہو۔

پس اس حالت کو سن کر ادراس کی طرف دیکھ کر خواجہ عالم حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم نے عکاشہ کے حق میں دعائے مغفرت کی فرما کر
تشریف لے گئے۔

سلمو یا قوم بل صلوا علی الصدر الامین
یہج اسے رب میرے درود و سلام
مصطفیٰ با جاد الارحمۃ العالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے دُعا م

نظم بطرز ثنوی مولانا رومی رح از اسرار احوط صوفی و تادی شطاری برہانپوری متخلص بہ عزت

<p>اور رسالت کا دیا فیاض اور طریقتیں ہر تیری بہری وصف ہر تیری بذات مصطفیٰ باطرقت با حقیقت محکم بلے ادبی تھی کر حاصل کمال بلے ادب بکر بنایا اپنا کام باب حمت کمال کیا اسے صفو صاحب شمر کو پر دانہ بنو فضل حق او سپہ نازیل ہوا رحبایہ و جہاد فریں ہمایہ نیران نبوت کا نشان حسن عشق ذات واحد لا شریک عشق عاشق ذات ہی اللہ کا شرعاً خلق مگر محمد ہو گیا۔</p>	<p>تو کیا ختم نبوت کو تمام ہو نہایت کی جسے پیروی محمد ہر تیری شاخہ خدا باشترعت صاحب جود و کرم خوہی و کجیو عکاشہ کا حال آتش دوزخ ہوئی اس پر حرام کیا عجب حرکت کیا اس جہاد جہاد اللہ قدم ہی اپنی کرو پیروی حمل کی جو کرتار ہا یا محمد رحمت اللعالمین دوست کا اپنہ لیا جب تھا سرخ اسرار احمد ہے بجا بہید ہو یہ کہ عجب اللہ کا حسن و جمیل عشق و ظاہر کیا</p>	<p>مرحباے بادشاہ فی شہم سب نگار و سپہ پر تیرا کرم معرفت ہر حسن ذات خالص کی ذات ہو محبوب کی ذات جمیل بے پایہ شان عظمت تھی ضرور پوسہ مہر نبوت سے لیا ہو گئی فوراً نجات عاقبت بخشا الیگیا جو امت کو سہی کر عطا ہو کر واسطہ المستقیم میں ملایک عشتاق و صاف کو جان ہیں خرمی کی اور ایمان ہیں عاشقوں کو عشق ہر تنہا تھی عشق عشق میں یقین صدیق عشق جلوہ محبوب ہو جلوہ گری</p>	<p>مرحباے سید والا ام ذات ہر تری پہا فضل و کرم فی الحقیقت ہو حقیقت پاک ظاہر و لولاک کی شان جمیل با عدل انصاف ہر ذات صفو کیا در پردہ نجات حاصل کام معافی لیکر لی دعائے مغفرت ہو ہمارا پاک وہ پیارا نبی یا اللہ ذات ہر تیری کریم دیکھل محبوب سے انصاف کو آپ بنائے ذات حق نشان ہیں با صفات نور احمد اسی عشق کر کا نام کیا ہو جو عشق حسن و جمیل صفات اخروی</p>
--	--	--	--

عشق کا ہے نام ذات کبریا	حسن ہے گویا صفات مصطفیٰ	عشق ہو دریا ہے ذات شری	حسن ہو چرخ معانی خدای
عشق ہو غریب کر اسرار حق		حسن ہو ناؤں دریا نور الحق	

سلویا قوم بل صلوا علی الصمد الامین
 مصطفیٰ با جاہ الارحمۃ اللعالمین
 بیجا سے رہ میرے درو و سلام
 برگزیدہ نہی پر اسنے بدام

قصیدہ بمضمون بالا از امیر اراک حق صوفی قادری شطاری تخلص غربت برہا پنوری

<p>بشر کیا کر سکے اس صاحب لولاک کی تعریف اویس کے نور سے اس خاک کو جلوہ ہوا حاصل نظیر لکھا نہیں ہے دو جہاں میں اندھ نوچکا طفیل نور احمد مل گیا اس خاک کو رتبہ جہنم میں دیدہ و نظر کس کو ہے محبوب کا جلوہ مثال خون عاشق ہاتھ میں رنگ حنائی ہے دیا جو دلخ بستی فرقت احمد نے عاشق کو طور نور کیا باعث ایجاد عا د عالم ہے قدم رکھا جہاں پر اس حضور ذات قدس نے جو جام وحدت نوش کرا سدا الحق اسما رقم کیا قوت احمد ہو سکے غربت کس راحت</p>	<p>خدا نے خود کیا اس صاحب اوراک کی تعریف ملی حق سے خیر گی تب ہوئی اس خاک کی تعریف پڑا سایہ نہ جس کا قطع پوشاک کی تعریف نہیں تو کون کرنا نہیں سے اس خاک کی تعریف میں بالابا شاخ طوطی سے جنا سوال کی تعریف ہو رہی تاج میں رہی کفن پریشاک کی تعریف کس کس منہ سے تہلاؤ بھلا اقدار کی تعریف خدا جو کرنا ہو اس صاحب لولاک کی تعریف کیا ہر روز کئے اس مالک سے مال کی تعریف مضر جوش وحدت کی دکھا اوراک کی تعریف خدا نے جب کیا ہے جس مٹ لولاک کی تعریف</p>
---	---

سلویا قوم بل صلوا علی الصمد الامین
 مصطفیٰ با جاہ الارحمۃ اللعالمین

یہی ہے کہ رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدا م

ایام امراض کی حالت میں حکم دینا واسطے نماز امامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم

روایت ہے کہ ایام مرض کی حالت میں ہر روز پنجگانہ نماز سے بلال اگر آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا کرتے۔ آپ اس شدت مرض میں نماز جماعت کو ساتھ جماعت کے ادا فرماتے تھے اور مسجد بنوی میں جایا کرتے تھے۔

باوجود اس حالت کے آپ کو سخت تکلیف ہوئی اور مرض نے زیادہ عروج حاصل کیا۔ اور ضعف اور ناتوانی آپ کی روز بروز بڑھتی گئی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اگر دروازہ پر دستک دے دی اور پکار کر کہا الصلوۃ عشائریا رسول اللہ۔ جب اس آواز کو حضور نے سنا۔ اور بہت نا طاقت ضعف کی حالت میں نہ اٹھ سکے۔ اور مرض کی حالت میں ضعف اور نا طاقت سے باہر نہ آ سکے اور اس حالت میں آپ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کو پڑھادیں۔ جب عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنا تو کہا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ رقیق القلب ہے آپ کا مقام خالی دیکھ کر تاب نہ لاسکیگا تب آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابوبکر نماز عشا کو جاکر پڑھادیں۔

الغرض حضرت بلال سرایا پڑمال دنگین نے احوال کو سنایا اور رو کر ایسا فرمایا کہ کاش اگر میں پیدا ہی نہ ہوتا تو بہتہ تھا جو اپنے آنکھوں سے اپنے آقاؐ کے نالہ کی یہ حالت دیکھنے میں تو نہ آتی چنانچہ راقی محبوب و عالم کیونکر زندہ رہوں گا اور اپنے دل لول کیونکر صیر و دنگا۔

الغرض حضرت بلال نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کو حکم نبی اخرا زمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلع کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت مجبور سی حکم کی تعمیل کے لئے جا کر کھڑے ہو رہے، اوس وقت مقام خیر الانام کا جو خالی دیکھا تو مضطرب ہو کر

اپنے قابو سے باہر ہو کر بے اختیار و نامشروع کیا۔ اور حالت بیہوشی میں زمین پر گر پڑے الغرض
اس کی حالت بمقامی کو دیکھ کر تمام صحابہ اور ہر فرد و بٹ میں ایک شور عظیم اور ہلکے قیامت خیز
برپا ہو گیا۔ اور یہ اشعار حضرت ابوبکر صدیق کی زبان پر جاری تھے۔

در رخسار زخم ابروئے تو
رفت جوں محراب بقریاد آمد

در شب محتاب ز بباروئے تو
سٹمیں واللیل ہر گیسوئے تو

لاحالہ فریاد آہ و بکا شور و گریاں نالہ کا سمع مبارک میں پہنچا یعنی اوس وقت آنجناب
فضیلت تاب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سید النساء
نبی فاطمہ زہرہ سے دریافت کیا کہ یہ شور و غل اور ہنگامہ کس قدر پرپا ہے اور کیسا اژدہام مچا ہوا
تب سید النساء نے فرمایا کہ ملے مرفعتلج مرسلین محبوب رب العالمین مالک دنیا و دین یہ سب کے سب
آپ کی فراق کی درد جفا فی ہیں۔ اور یہ سب اصحاب صحابہ مجاہدین و انصار ہیں جو آپ کی
جائے مبارک کو خالی دیکھ کر حضور کی رنج و فراق میں اندوہ گین ہو رہے ہیں اور بمقامی سے
بیہوش ہو رہے ہیں۔

الغرض حضور پر نور شافع جمہور سید العالم محبوب المظہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اصحابوں اور دوستوں کو ایسی حالت بمقامی اور گریہ و زاری کو دیکھ کر بذات خود مسجد میں تشریف
کولائے اور اس قدر سے فرمایا کہ اسے لوگو کو کوئی بھی پیچیدہ اپنی امت میں ہمیشہ قائم رہا ہے لہذا
قریب ترکہ میں ہی تم سے جدا ہوں۔ اور تم سب کو اس خالق رازق مالک قوا و بجلال کمال
سے زوال کو سنو نہیں اور بہر حال میں تمہارا خبردار اور ہر طور سے نگہبان رہوں گا جو مجھے باعث
محبت دلی عشق و دعا و ذکر کہیگا اور احکام رب العالمین اور پیروی میری سنت و شریعت کی
پابندی اور کلمہ کی صداقت دل سے کہیگا اور اقرا زبان سے ساتھ بقصد لقی کے کہیگا تو اسلی
شفاعت ہر حال مجھے فرض و واجب و لازم ہے جو اوس سے گناہ صادر ہوں گے اسکو اپنے
حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا و مناجات کر کے بخشانا اور اسکی شفاعت کر کے ہمراہ جنت اپنے ساتھ
لیکرجاؤ گا اسی باعث تمکو احکام دین کی ہدایت کی تاکہ تم سب خدا کی ذات والا صفات کو پہچانو

اور اوسن کے جلیب مکرم محبوب دو عالم کو سچا رسول حیاتو۔

الغرض بہت سی ہدایت کر کے آپنے تمام اصحابوں سے آگاہی دیکر اور ان کو کئی نشانی دیکر بجرا اپنے مکان پر آکر وارد ہوئے۔

روایت کہ سید النساء نبی فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا اے حبیب دوست محبوب پروردگار سدا لاصفیا سید الانبیاء محمد مصطفیٰ اعلیٰ اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان بروز قیامت کے آپ کو کس جاپاؤنگی تب آپنے فرمایا زیر لواء سے حمد خدا امرزش امت عاصیوں کے واسطے حق سبحانہ تعالیٰ سے دعا مانگھت کرتا ہوں گا۔ پھر فاطمہ زہرہ نے عرض کیا کہ اگر وہاں پر نہ پاؤں تو کس جگہ پر آپ کو دیکھوں تب آپنے فرمایا کہ پھر اطراف عاصیوں کی واسطے دعا بجات اور آسانی پھر اطراف کے لئے موجود ہو چکا۔ پھر التماس کیا اگر وہاں ہی آپ نہیں کس جا پر دیکھوں فرمایا آپ نے کہ نمیزان پر کھڑا ہوں گا واسطے اعمالوں کے امت گنہگاروں کے دعائے خیر انکو حق میں کرتے ہوں گا پھر عرض کیا کہ اگر وہاں ہی حضور کو نہ پاؤں تو کہاں پر تلاش کروں فرمایا حضور نے اگر وہاں ہی نہ ہوں تو مجھ کو دوزخ کے کنارے پر دیکھنا کہ راستہ امت عاصیوں اور دوزخ کے درمیان حایل ہوگا اور اپنے امت کے ہر فرد بشر کو دوزخ سے بچاؤں گا اور انہوں پر دوزخ کی آغ نہ آنے دینگا بالقرض اگر آپ کو وہاں نہ پائیے تو۔ ارشاد ہوا کہ مجھ کو چشمہ حوض کوثر پر دیکھنا وہاں پر امت عاصیوں کو اور گنہگاروں کو آپ کوثر پہلانا ہو چکا۔ یعنی اس تمام حالت کو سید النساء نبی فاطمہ زہرہ نے شکر و درود کر کہا کہ الحمد للہ میرا باپ بہر حال امت عاصیوں کا پشت پناہ و نگہبان اور ہر حالت میں شفیع عاصیاں مہربان اپنی گنہگاران کا ہر حال میں نگران اور کرم فرما ہے۔

سلبو یا قوم بل صلوا علی الصدرا الامین مصطفیٰ ماجدا لارحمۃ اللعالمین
یہیچ لمے لب میرے درود سلام برگزیدہ نبی پر اپنے تمام

تلم بطر زشنوی مولانا رومی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بر ہا پوری غربت

واہ کیا پیارا بنی پیارا بنی جہاں ہمیر ہوا رب الرحمن فضل سب اللہ کا احسان بدو کار عاصی کیا تب جلیب	گنہگار و نکاح ہے حامی شفی پیشوا احمد ہمارا مستقیم عاصی نہ رہا کا احسان ہے مشافہ امت ہوا اہل نصیب	نکاح حق ہر دم کیا لاوسدا حامی امت ہو وہ پیارا رسول جب اجماع ہوا ایمان ہے امحق اور اطاعت رسول	مومنوں احسان خالق نے کیا کیا جسے دین احمد کا قبول پیشی سنت کی بایمان ہو دین اور دنیا ہو حاصل حصول
کھنڈ رہے ہو رحمت کردگار تندرستی ہو دعویٰ اسیر ہے تبی عجبت اس سے زیادہ ملی ہیکہ اسرار الحق اندر چل	تمہ پر احمد کا لطف و پیار ہو نجات عہدیت دلخواہ سے لاکھ مادیوں تہی گرد کیا کسی ظاہر باطن کیا جبر کیا بیاں	رہ شریعت راستہ ہم مستقیم اہل توحیدت الہی شفیقتہ کیوں نہ ہو قیامت آپ پر بامزدیک سخن غربت لکھا	مرض میں تہ ہنس تبار و حکیم اہل باب و چہر ہوں جگہ پر خدا اپہاں ہر حال میں لٹی خیر حب حق ہو ایک تہب سلف

سلو با قوم بل صلوا علی الصدر الامین
یہیج اسے رب میرے درد و سلام
مصطفیٰ با جاہ اللہ رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے بدام

قصیدہ مضمون بالازا اسرار الحق صوفی قادری،
شطاری بر ہا پوری خلص غربت

اوس جسم لطافت کا نہ سایہ منظم آیا
عدم سے عالم اسفل رکما خورشید نے جلوہ
خورشید فلک سے نمرے بالین افروز آیا
تجلی کسرت الوار لو اس کے طور پر آیا

بتا نشان نبوت کو کیا ختم رسالت کو
ستار اجت کا چمکا تیرا فلک اعلیٰ سے
نہ سایہ جسم اطہر کا پڑا اس میں اوپر
ہو کے سب نور احمد سے زمین تا آسمان روشن
زلیخا اتنی فقط یوسف کی مصفوتوں اپنے ہی دم کو
رکھتا یوسف اپنے حسن پر سب ناز بیجا جاتا
خدا شیدا ہو جس کا بس طرح سایہ ملے اسکا
حقیقت ہے کیا کیا سر وحدت ہے
عجب نہ لیکن عالم کی قبا پہنا دیا عورت

روقت دہر و کعبہ میں ہی اکثر نظر آیا
فلک خورشید سے جا کر دو بار اعش پر آیا
لطافت حسن میں یا حسن ہو پر خوش پر آیا
چڑھا عاقرش اعلیٰ پر کے تعلیم گہر آیا
پہنا محبوب پر عاشق تمام عالم نظر آیا
یہ حسن بہ حمت اللعالمیں بڑھ کر نظر آیا
نہ سایہ ہو خدا کا نہ سایہ احمد بن خلف آیا
سے تو حید کے سانوں میں سرور عشق چڑھا آیا
رکھی کیا شان بکیتی وہی کثرت میں دریا



قصیدہ مہضمون واحد از امیر اہل حق صوفی قادری شطاری بر ہاپنوری تخلص غربت



مشافع محشر سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم
محشر میں ہو گا جبکہ پکارا الشافع مطلق تو ہو جاوے
امت ہا صلیا فکر کیا برحق وسیلہ احمد سے استجا
تغافر تھے جن و البشر شرافت بہاری سب تسلیم
روئے منور شمس الصغی و اللیل گیسو صدم جاتا
تم ہو مکان لا مکین ہو نقشہ پر سب تم نقش مکین
راہ شریعت کیا نمایاں راہ طریقت کو تری پایا
شافع محشر ساقی کو شہر تمام صلیوں کو شافع محشر
امیر اہل حق غربت پہ تنگیاں تم ہو مٹا دو خدا

تم ہو خدا کے پیار سے مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
بخشا الیگا امت کو اپنی عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نمنا امت کا اپنی مہم صلی اللہ علیہ وسلم
اولاد آدم ہو فرخ آدم صلی اللہ علیہ وسلم
شام و بحر کا کجا ہو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
دو دو جا نہیں تائے عالم صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا حقیقت میں محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم
سردار عالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
امید ہو چکا کہ آپ ہی ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

سلویا قوم بل صلوا علی الصدر الصدرا لاین مصطفیٰ با جارا الارحمت للعالمین
یہج اسے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے سلام

بیان عیادت کو آنابیر اہل امین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں

روایت ہے کہ قریب دو دن تک جبریل علیہ السلام واسطے عیادت کے خدمت میں آنجناب فضیلت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے۔ اور مزاج اقدس کا احوال دریافت کیا تب اپنے فرمایا کہ شکر الحمد للہ طبیعت تو بہت ناساز ہے۔ یا وجود اس کے ہر تیسرے دن حضرت جبریل امین آئے اور آپ سے اسقدر عرض پرداز ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق سبحانہ تعالیٰ نے آج ملک الموت کو حکم دیکر حضور کی جانب روانہ کیا ہے اور باجائز طلب خدمت اقدس میں حاضر ہوگا۔ تب آپ نے فرمایا کہ میں بھی راضی ہوں۔ اور اس کے حکم پر قائم ہوں۔

چنانچہ کچھ خدا کے عزوجل سے محکوم ہرگز گریز نہیں ہے پس حضرت جبریل امین یہ سہر گزشت لکھ نہایت سنجیدہ خاطر شکستہ و ملول ہو کر الوداع کہتے ہوئے آئے۔ اور کہا السلام علیک یا محمد السلام علیک یا حبیب اللہ۔ آج سے ہر اتفاق میرا اس دنیا میں آنے کا ہوگا۔ یعنی میرا آنا جانا صرف آپ ہی کے سبب ہو کر رہتا ہوں۔ ثواب وہ ختم ہوا جاتا ہے۔ اتنا لکھ حضرت جبریل امین روانہ ہو گئے۔

الغرض ملک الموت آستانہ نبوی پر آکر موجود ہوئے۔ اور پکار کر کہا کہ السلام علیک یا اہل بیت النبوت و معدن الذنائب۔ اگر اجازت ہو تو مکان میں آؤں۔ اوس وقت حضرت سید النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قریب تر حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قشر کہتی تھیں۔ اوسوقت جناب فضیلت مآب آرام راحت نشین تھے۔

الغرض اس آواز کو سنکر نبی فاطمہ زہرہ نے کہا کہ سید النساء، سیدہ الاصفیاء حبیب مکرم محبوب دو عالم اسوقت احرام سن کر یہ کی تکلیف سے مبتلا ہو کر کچھ دیر سے ابھی ذرا آنکھ لگی ہے لیکن میں ملاقات نہیں ہو سکتی۔ لہذا پہر دوبارہ اوس نے اذن طلب کیا۔ اسی طور سے پہر جواب ملا۔ خصوصاً تیسرے مرتبہ اس زور سے ہیبت ناک آواز کو دیا کہ جس سے تمام لوگ اس جاکے کانٹے لگے اور سب کے بدن میں لرزہ سا پیدا ہو گیا۔ اور سب کے سب دم بخود ہو گئے۔ اسی حالت میں آنجناب فضیلت اکبر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور پوچھا گیا کہ یہ احوال کس قدر سے ہے۔ تب حضرت فاطمہ زہرہ نے عرض کیا یا حبیب اللہ یا رسول اللہ ایک اعرابی دروازہ پر حاضر ہے اور وہ اندر آنے کے واسطے اجازت طلب کرتا ہے۔ اور داخل مکان ہوتا چاہتا ہے۔ باوجودیکہ میں نے اس سے کئی مرتبہ کہا اور بہت سی عذر و معذرت کیا پر وہ نہیں مانتا ہے۔ اور بہت سخت آدمی ہے اوس نے بہت دہشت ناک آواز سے پکارا ہے۔ کہ جبکو ہم سنکر لرز گئے ہیں۔ اور ہم کو ابھی تک خون معلوم ہو رہا ہے۔ تب آپ نے فرمایا اے فاطمہ یہ وہی ملک الموت ہے مٹانے والا لذتوں کا اور لوٹنے والا راحتوں کا اور یتیم کرنے والا یتیم کا اور بیوہ کرنے والا عورتوں کا اور مٹا بیواں لذتوں کا۔ تب یہ احوال سن کر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بچال مضطربان و پریشان خاطر ہو کر ہر ایک کی صورت سے حیرت سے لگی تھیں۔ اور حالت مایوسی و دل مضطرب و رونا شروع کیا تب سیدہ اعلیٰ محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جان پر فاطمہ اتنا بدخواس ہو کر نہ رو کیونکہ تیری رونے سے عالمان عرش معلیٰ روتے ہیں۔ اور مجھ کا صدمہ عظیم ہوتا ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ تجھ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

الغرض ایسا فرما کر حضرت عزرائیل علیہ السلام کو بلوایا اور جب ملک الموت حاضر خدمت اقدس ہوئے تو عرض پر داز ہوئے کہ یا رسول اللہ حق تبارک تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ میرے محبوب مکرم کی فرمانبرداری پر ثابت قدم رہنا۔ اور حکم کا فرمانبردار ہو کر رہنا۔ ایسا حکم مجھ کو بہت سے ہوا ہے کہیں کہیں اجات روح پر فتوح قبض کروں اسی عرض سے بہر حال حضور پروردگی خوشی پر مد نظر ہے۔ اگر خاطر اقدس پر بار خاطر ہو تو روح کو نکالوں ورنہ واپس چلا جاؤں۔ اور ابھی واپس پہر جاؤں۔ تب آنجناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا کہ اے عذرا بیل جبریل امین کو کہاں چوڑا تب ملک الموت نے عرض کیا کہ تمہاں پر اور تمام فرشتے اون کے پاس برآ کر تم تعزیت کو آتے ہیں لہذا حضور کی عہد داری میں دے کام مصروف ہیں۔

الغرض تجھ حضرت جبریل امین ہی آکر داخل ہوئے اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض پر داز ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اس عجب پر کرم الطاف کیوں فرمایا جو مجھ کو اس نعمت پر یاد کیا۔ کیا باعث ہے کہ خدمت اقدس میں ناہوار حاضر ہے حکم رب جلیل کے قیام آج بابت تقدس مآب نے ارشاد فرمایا کہ اے جبریل امین اس وقت پر مجھ کو تنہا چوڑا کر کہاں پر گئے تھے۔ یعنی مجھ کو تو حال سفر آخرت در پیش ہے۔ اور تمہاری عذرائی مجھ کو از حد ناگوار ہے۔ چنانچہ اس وقت مجھ کو سخت تکلیف ہے لہذا کوئی امر ضرورہ فرحت اقرا سناؤ کہ جس کے سنتے سے میری خاطر مطمئن ہو اور تسکین ہو تب عرض پر داز ہوئے کہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ یا غ جنت آراستہ و پیرا ستہ کر دیا ہے اور آتش دوزخ افسردہ کی لکھی ہے اور حوران خلد بریں آراستہ و پیرا ستہ جلوس فیروزی میں حضور پر نور کے منتظر باشتیاق مودب کٹری ہوئی ہیں۔ یعنی اول وہ شخص جس کی شفاعت بروہ قیامت کے منظور ہوگی وہ آپ ہی ہوں گے یا حبیب اللہ یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالیٰ آپ کی ملاقات اور دیدار کا از حد مشتاق ہو رہا ہے۔ اور دیدہ نا دیدہ وصلت وصال بن رہا ہے۔ تب آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو اپنی امت حاصی کی از حد فکر و انگیز ہے اور ہر وقت اون کا خیال اور اون کے گناہ کا ملال رہتا ہوں یعنی دن قیامت پر ان سیاروں ملبیوں مظلوموں کے ساتھ کیا برتاؤ اور کیا معاملہ در پیش ہوگا۔ اے جبریل امین وحی میری جانب سے ذات باری تعالیٰ بے نیاز میں عرض کرنا تجھ کو ایک قسم کا اطمینان ہو۔ و خاطر تسلی بخشی حاصل کیونکہ اس امت حاصی کا رنج و الم مجھے ہر گاہ ہر حالت میں دور نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ اور مجھ کو شب و روز از حد فکر و انگیز ہو رہی ہے۔

مصطفیٰ با عار اللہ رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اسے سلام

سلام یا قوم بل صلوا علی الصدا لالین
بیچ اسے رب تمہارے درود و سلام

نظم بطرز ثنوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری بہا پوری مختصر بیت

ما صبیح کو تو اپنے آقا کو تہ تیغ عاجیا ہو ہزاراں حق تعالیٰ کے پوتم بہا پریب عاشق معشوقین را و نیاز قدوسہ اسکی ہر جگہ موریہ وہ کبھی معشوق اور محبوب ہے جنت و فرخ ہر سیا اسکا وہی خاک کو ہستی سے کہندہ نونہ سے مضامین سخن کچھ نہاں نور ہر گلزار باطن عشق تہیں	اس طرح ہے یہ توماری تجوی ہم نیکو کار کو تم ہو قدور عاجیا کو کل کہ کو انصیب باطنی ہے ظاہری ہے و نیاز ادب کبھی تقدیر پہ بھجور ہے وہ کبھی عالم کبھی محکوم ہو نار و آسکا وہی ادر حق ہو کہدیں کو گوند اسکا وجود ہو ظہور قال ظاہر در جان ناز ہر اظہار ظاہر جسے ہیں بہا سر و ذات حق جو بہت فخر	اللہ اللہ سید العالی اعلم ہو محمد مصطفیٰ شافعی دوسلہ بے نیاز ہی از احد احمد سی ہر کبھی عاشق کبھی معشوق آپ اور کبھی حیا را ورتہا ہے ایک ہو نام اسکا ذوالجلال ظہور ہو داخل و غافل ہر کبھی محبت کہیں لہر کا قہر جوش و حرارت ہو کیا ظاہر محیط سہرا اسرار حق متناہم کیا شریعت کا ہو اظہار	ہو شہنشاہ ہما جو و حشم آج ختم المرسلین پہ ہوشا ذات حق جس صفات حق ہر کبھی طالب کبھی مطلوب آپ اور کبھی حمال فرخا ہے دوسرے کا تا اسکا پیشال عہدیت پر چڑھیں کئی ہی ہو غضب اسکا کہیں اور ظاہر جوش و حرارت ہو باطن محیط جوش ہو دریا وحدت الکلام
--	---	--	--

سلبو یا قوم بل صلوا علی الصدرا الامین
مصدقی الامار الارحمت العالمین
یہ اس کے رب میرے جرو و اسلام
برگزیدہ نبی پر اسنے درام

قصیدہ مبزون و احدا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری
بہا پوری مختصر غزبت

نہاں ہر دو عالم تہیں یہ شان لایزال
حقیقت ہو کی ثابت یہ شان بیانی ہے

وہی اول وہی آخر وہی ظاہری باطن
جمال اپنا جلال اپنا کیا سب ایک جاوہر
قطع جامہ کیا پیچہ ہزار عالم کا داور نے
مجاہد صورت پرستی کار کیا دستور ظاہر میں
پڑا شیخ و برہمن نے اوس کی ذات کا کلمہ
کہا نہ سیکو خالق نے یہاں عین صفت سمجھا
دیا دیکھے کو شیخ و برہمن نے رات دن دل پر
حیث جگہ اپنا کاوانی کا یہاں اہل شریعت میں
جگہ نہاں ظاہر سے فقیروں کو نہیں زینا
یہ چور یا سے بے پایاں نہیں تیرا کہ چور جس کا
یہ چور اسرار حق اسرار کو کیا جانتے خلقت
نمایاں ہو گا روز حشر میں جب خالق اکبر

اسی کی شان سجونی وہی حق ذوالجلالی ہے
کہی محبت جلالی ہے کہی شان جلالی ہے
طبیعت اس موزوں ہے خیال اس کا وصال ہے
اسی میں عاشقوں نے باطنی صورت نکالی ہے
عیاں صورت پرستی ہے نہاں سیرت نازی ہے
کیا نہ معرفت حاصل اس کا حال قالی ہے
ادھر کعبہ خالی ہے ادھر ہر تخانہ خالی ہے
طریقہ ان کا بدعت ہے خدا جن کا خیالی ہے
شریعت نے عبادت کی بنا جنت میں دالی ہے
غور حسن کے عالم میں شان لا و بالی ہے
امشب عشق میں سب نے بنا صورت نکالی ہے
بتاؤں گا وہاں عزت یہ ہی شان کمالی ہے

✽

مصلو علی الصدر الامین
یہی ہے رب میرے درود و سلام

مصطفیٰ باجاء الارحمین
یہی گزیدہ نبی پرستہ سنے دلام

✽

قصیدہ مضمون بالا از سر ار اسحق صوفی قادر شکاری
بر بہان پوری تخلص غربت

احد احمد سے آجہ بنکے کیا دم نکلتا ہے
یہ زندہ بندہ کہ غلام سے عیدیت با

اسی جاوید سرچ میں دم بہر کیا دم نکلتا ہے
نہ جانا عبد کو مخلوق کے کیسے دم نکلتا ہے

✽

خلافت کفر میں اسلام کو پاک کی جلی ظاہر
ہست ساعلم ٹرہ پڑ ہر کہنے گر مولوی قاضی
اگر تصدیق دلی ہو زبان کا اقرار صادق
سے وحدت کے ساغر کو پیا اسرار حق خوبت

کلام حق کلام احمد زبان پر اب نکلتا ہے
مگر وقت اس کلمہ میں دیکھا کم نکلتا ہے
مرد عشق کی آتش سے جو پریم نکلتا ہے
مرد عشق وحدت کا حق پریم نکلتا ہے



روایت ہے کہ جب جبریل امین نے حق سبحانہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اے یا رب تعالیٰ بے
نیاز تو حاضر و ناظر عفو الرحیم مالک و مختار کل موجودات اور کل کائنات کا رازق ہے تیرے حبیب
مکرم محبوب دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جنت کی خوشی سے مطاع کیا۔ اور خضر نیک
فرحت اثر کی بشارت سب سنایا لیکن تیرے برگزیدہ نبی رسول محبوب مقبول کے خاطر اقدس میں
مطلق نہ آیا اور تیرے حبیب مکرم محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت نہایت مصنوع
منعوم خاطر پریشان ہو رہی ہے۔ یعنی کچھ عرصہ وہ فرحت اثر جو خاطر مبارک طمانیت خاطر ہو جس سے
مزارع مقدس خوش گوار ہوا در رخ دل سے دور ہو۔ اور خوشنودی سے مسرور ہو توبہ حکم
رب العالمین کا ہوا کہ تم میرے حبیب مکرم سے بعد سلام مشوق کہو۔ کہ تمہاری امت کا کوئی
شخص تمام عمر جرم گناہوں سے آلودہ رہا ہو وہ اگر موت کے پہلے ایک برس کی توبہ کیا کرے گا
تو میں اس کے تمام گناہوں کو بخشوں گا۔

چنانچہ اس خبر کو آنجناب رسالت مآب شیعیں اہم سردار دو عالم نے سنایا تو فرمایا کہ موت کی حالت
سے کون خیر داری رکھتا ہے۔ یہ کسکو معلوم ہوا اگر تا ہے کہ میں ایک برس کے بعد فوت ہی
ہو جاؤں گا۔ اور اس سے پیشتر اس کو توبہ کی توفیق ہو سکے پہرہ پایا ارشاد ہوا ایک ماہ چھ ستر
توبہ کا کفایت کرتا ہے یعنی اسکو بخشوں گا۔ ہر آپ نے فرمایا کہ یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ
وہ اپنی موت سے مطلق بچ رہے۔ یعنی ان کو یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ میں کب مروں گا۔
پھر کیسے توبہ کیا سکے۔ ہر حکم رب العالمین ہوا کہ وہ گاہ لاوا بایں سے نازل ہوا کہ ایک ہفتہ پہلے
اگر موت سے قبل توبہ کر لیا سکے گی تو بہتر ہے۔ تب آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ ہر
حکم رب العالمین کا صادر ہوا کہ ایک دن کفایت ہے۔ اگر موت کے قبل ایک دن اول
یہی توبہ کیا جائے تو اس کو بخشوں گا۔ ہر خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

کس قدر سے انسان اپنی موت کو نہیں معلوم کر سکتا ہے کہ کہاں اور کب آوے گی تو اوس کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ میں کل کے روز عروں گا۔ جب موت سے واقف ہی نہیں ہو گا تو توبہ کیونکر کر سکتا ہے۔

الغرض ہر حکم دیا کہ مرنے کے پہلے ایک ساعت ہی توبہ کریگا تو کفایت ہے اس کے واسطے پہر آپ نے فرمایا کہ ایک ساعت ہی بہت ہے۔ شاید یہ بھی نہ ہو سکے یعنی قبل موت اس غریب بیکس کو توبہ نصیب ہو یا نہ ہو۔ پہر آخری حکم نازل ہوا کہ اگر تمام عمر گناہوں میں گزرے اور مرنے سے پہلے اہلکدم آنکھوں سے آنسوؤں کو بہا دے اور اسنے اعمالوں کو یاد کر کے اپنے آپ پر پشیمان ہو کر اور توبہ کرے تو اوس کے تمام گناہوں کو بخشوں گا۔ اگرچہ اوس کے گناہ اور عظیم عیثار ہوں گے وے سب کے سب بخشوں گا۔

بعد اس کے آپ نے ہر جبریل امین جی سے فرمایا کہ اسے جبریل مجکو ان باتوں کا نہایت رنج و غم ہے اور اتنی اور ہی آرزو اور امید رکھتا ہوں میرے حق سبحانہ کی درگاہ لا دہالی سے اور اتنی التماس رکھتا ہوں کہ خدا سے قیامت امت عاصیوں کی گناہوں کی سزا عذاب دنیا میں نہ لیجائے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر مغفرت میں ان کی گناہوں سے مجکو اطلاع دیا وے تاکہ ان کے حالات سے خبر دار ہوتا رہوں اور دعائے مغفرت ان کے حق میں کرتا رہوں۔ کیونکہ مجکو ان کی رفاقت ہر حالت میں منظور ہے۔ میں مستحق نہیں ہو سکتا ہوں کہ وے بارگاہ سے دُوب جالیں۔ اگرچہ اون کے اعمالوں کو اچھی حالت میں دیکھوں اور سنوں گا تو اوس قدر سے ان کو لکھواؤں گا جو مثانہ سلیم کا۔ اگر ان کے نامہ اعمال بد دریافت ہوتے رہیں گے تو اسے استغفار کر کے اوسے دفع کروں گا۔ بلکہ محو کر ڈالوں گا تب جبریل امین اس حالت کی خبر منکر جناب احدیث صمدیت سے عرض حال ہوئے اسے رب تو دانا بتاتا ہے مجھے کسی امر کو پوشیدہ نہیں ہے یعنی تیرا عیب بکرم محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ نے جو فرمایا ہے اوسکو قبول کر جناب احدیث کی درگاہ سے ندا ہوئی کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے تمہاری التماس کو قبول فرمایا تب جبریل امین نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبری کی خبر کر دی۔ تب آپنے فرمایا الان طالب قلبی یعنی میرا دل محفوظ بارحمت الہی ہوا اور شاد ہوا۔

اللہ اچھ کیا ہمارا نبی اپنی اُمت کا ہر حال درود کا درمان اور ان کا ہر حال میں نگہبان
 قدر دان غمخوار اپنی امت کا اور ان کا ہر حال فیق شفیق کریم شفاعت کر کے حق سے بخشا ہوا لا۔
 الغرض لے عاصیو تم کو خدا ہو جانا چاہئے۔ ایسے آقا سے نامدار پر سے لے عاشقو تمہارا کر واپنی
 جان اور اپنا مال اور اپنے زن و فرزند کو اپنے پیار سے نبی پر اور صدقہ کر واپنی جائیں اور
 اپنا تمام مال و دولت اس حبیب مکرّم محبوب و دو عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر سے اور شکر بجا لاؤ اس پر درود نگار عالم کا جو تم کو ایسے محبوب آ عظم کی امت میں پیدا کر کے داخل
 کیا بہتر نصیب کیا اور بلند طالع کیا تمہارا جو امت احمدیہ میں داخل ہوا یا بیان ہو کر لہذا اسے بہتر کیا
 اور زمین اور دنیا میں افضل تر اور بہتر ہو گا یا بار بیتی عالی ہم کو تیرے حبیب مکرّم محبوب اعظم
 کی الفت میں جلا اور بعد مرگ ہی اسی کی محبت میں اٹھانا کہ ہم کو دین اور دنیا میں نخر حاصل
 ہووے اور آخرت میں وسیلہ نجات حاصل ہووے اور ہم امت احمدیہ کہلاویں۔
 پس ہم کو یہ بھی کافی ہے۔ یعنی سب سے بہتر ہم کو یہ ہی ہے کہ ہم امت احمدیہ کہلاویں
 اور ثابت قدم ہو کر رہیں۔ اور ہم کو تا دم مرگ عشق احمدیہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کا دے تادم آخر زبان دل سے کلمہ جاری رہے۔ آمین ثم آمین یہ ہی کفایت کرتا ہے ہماری
 نجات کے لئے۔

سلاطین قوم علی الصدر الامین مصطفیٰ ماجلا الارحمۃ اللعالمین
 بیچ اسے رب میرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے تمام

نظم نظم زشتوی مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق
 صوفی قادری شطاری برہانپوری تحلیص بق

جو کہ لائق تویہ سبحان ہے	احام بخش لب مبارکی شان ہے	ہا جزوہ ہر انور رحمت کیا	امت احمدیہ میں داخل کیا
شکر تہ بجا لاویں تمام	ہو گئی ہم امت خیر الانام	چاہو جسکو کرے مقبول تو	چاہو جسکو کرے مردود تو

ذات المہر تو کیا محبوب پاک تو نے احمد کو کیا محبوب ہے صاحب قدرت ہی تو پروردگار تو خلق نہ خاک ہی پیدا کیا زینت محبوب سے دی عرش کو قدر و رحمت تو ملایا ایک چا دونوں عالم میں بنا محبوب شان ہوا سر اسحق باخشاں	شائیں نزل کیا جسے لو کہ اور کیا الہیں کو مردود ہے تیر ہی حکمت ہی کو اختیار ناز میں سب نور کا فرکار کیا ظلمت ہستی ملی ہی فرش کو نور نامہ ہی میں تو ظاہر کیا باطنی ظاہر کہا مطلب تو مستحق عرفان کی ہے جان ماں	سب ہی قدر کو پرشایا حکمت اعلیٰ ہی تیری بنیظیر فرق پر احمد کے رکھتا تاج ہی زینت براق احمد ہے رب تو دیا محبوب کو کوثر کا آب تو محمد کو بنا کر عرش پر راز و اسرار میں مہوش ہے نوریت اپنا آپ خود نقش بنا	تجسہ ہر مقبول و مردود جس میں سب کو ڈالے قدیر کر دیا الہیں کو محتاج ہے تو میں جم شیطاں کہا دیکھلے تو کہما اسفل میں مہج ہر آفتاب زینت ہی احمد سے اسچا فرشتہ کیا خریداری کرے جز کو تو شیخ تو خود ہی اپنی مٹا کے یہ بقا
--	--	---	--

سلو یا قوم بل صل علی الصلہ الامین
یہیج الے رب میرے مردود و مسلم
مصطفیٰ با جاہ الارحمۃ اللعالمین
برگزیدہ بنی آدم اپنے مدام

تقصیدہ بمصنوع بالانسانہ از الحق صوفی قادری شطاری برہانپور متخلص بن غربت

دل و جان کر دوسب تر باقیم احمد کی صورت پر جو ہو گا مصطفیٰ پر جان و دل سے عاشق صادق تیری رحمت گناہوں کی جو تیری ہی رحمت باری وکیلہ و دوتوں عالم میں محمد مصطفیٰ کا ہے نہیں فرصت ہمیں یاد دہی سے ایک لمحہ کی نہ کہوں خلد کی پروا اگر لطمہ میں طابہوں نہی کے میں غلاموں میں ہوا ہوں جسے طبع اعلیٰ	رہو پروا نہ کی مانند شیدار دھسے حضرت پر محب ہو کر نہ کیوں محبت کر گیا اعلیٰ العلیٰ العلیٰ کیا تو رحمت اللعالمین کو اپنی رحمت پر فہمی میں شافعہ محشر و ہی میں حامی احمد پر غماز پیچھا نہ کہو خدا کو تا ہوں میں حضرت پر قیامت تک کروں جاؤ کسی حضرت کی قربت مجھ ہر خواہش و شہوانوں کی ہی سست پر
--	--

یرونق مٹ گئی زاید و بتوں کی دہر سے مطلق
نثار ہے ریا جائے سجد کیے جائے قلب طہر پر
عہد کھینچ کر لایا یہیں کس کی الفت میں
عبث نثار کا موجب بڑا شہنشاہ و ہرمن میں
مراد غ جگر ہے مثل شعلہ شعلہ اخگر
نہ رکھوں خوف محشر کا نہ ڈر نار جہنم سے
اگر ڈر الو جہنم میں نہیں پروا جنت سے
گدائی ہو دراجد کی بہتر بادشاہی سے

بتوں کی چاہ میں کہو یا یہاں ایمان کثرت پر
لا ہے عاشقوں کو ساغر توحید و وحدت پر
بنایا عالم ہستی کو ہم کو کس کی محبت پر
سے شیدا کی ہو سب اسی ظاہر کی صورت پر
جلا دوں گا میں عصیان کو بہر وسعت حق پر
وسیلہ شافع محشر کا رکھتا ہوں قیامت پر
کہ ہوں اسرار حق شیدا و سبکی شان شوکت پر
چلو عزت یہاں سے خاک ڈالو اس کی یاست پر

✽✽✽

مصطفیٰ ماجار الارحمۃ العالمین
برگزیدہ نبیؐ پر اپنے مہم

سلمو یا قوم بل صل علی الصبر الامین
یہیج اسے اب میرے درود و سلام

✽✽✽

بیان حالات ملک الموت قابض کر ناروح پر فتوح انجنا تقدس باب صلی اللہ علیہ وسلم کا

روایت ہے کہ آپ نے سب طرح سے اطمینان خاطر ہو کر عزرائیل سے فرمایا کہ ملک الموت
اب تو اپنا کام کر۔ لہذا عزرائیل علیہ السلام نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اور حکم رب
الغزت روح پر فتوح کو قبض کرتے میں مصروف ہوئے باوجود شہرت جان کنی اور سکرات
موت کی تلخی اس قدر سے تھی کہ حضور پر نور شافع جمہور کا رنگ چہرہ اظہر کا زرد اور کبھی سرخ
ہو جاتا تھا۔ اور اس حالت میں آپ نے ایک پیالہ پانی کا اپنے قریب لے رکھا تھا۔ اور بار بار
اوس پانی سے چہرہ مبارک پر ہاتھ پیرا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے۔ ۲ عفو یا اللہ
من مسکرات الموت اور ملک الموت سے دریافت فرمایا کہ جان کنی اس قدر تکلیف اور دکھ

بھی ہوا کرتی ہے۔ تب تک الموت نے عرض کیا کہ یا حبیب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر سے
 اوروں کو تکلیف مشقت جانگنی ہوا کرتی ہے اس کا عشرہ عشرہ بھی آپ کی ذات والاصفات پر نہیں ہے۔ جب پاس
 بات کو آپ نے سنا تو بہت ہی آرزوہ خاطر رنجیدہ اور آب دیدہ ہو کر فرمایا وہ امتا واہ امتا۔ اے ملک الموت جتنی
 تکلیف اور شدت جانگنی کی ہوا تھی تمام حالت نزع کے بدلے میری امت کے مجھ پر خرچ کر دے تاکہ اس
 تکلیف اور اذیت سکر ات جانگنی سے میری امت مظلوم بری رہے اور ان عاجزوں اور میکوں کو اذیت
 سکر ات اور مصیبت جانگنی سے بچاتے۔ تب حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے رحمت اللعالمین
 واسے شفیع المذنبین۔ آپ اس کا غم نہ کریں اور فکر خاطر اقدس پر نہ لائیں۔ یعنی جس قدر سے ماورعہ ربان
 شفقہ اپنے بچوں پر مہربان و مہر اداری سے سوتے بچے کے منہ سے اپنے نکلا کرتی ہے اسی قدر سے آپ کی
 امت حاصیوں کی ادا حقین ان کے وجود سے باکسانی قبض کروں گا۔ جو ان کو خبر ہی نہ ہو۔ بحکم
 رب العالمین الرحمن الرحیم

روایت ہے کہ ایام مرض کی حالت میں حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چہ یار سات
 دینار زر سرخ کیے موجود تھے۔ باوجود اس کو ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ نے ان تمام مساکینوں
 اور فقیروں کو بلا کر تقسیم کر دیا۔

الغرض اس حالت امراض اور سکر ات جانگنی کے وقت بیچ مکان کے چراغ میں تیل ہی موجود
 نہ تھا۔ اس حالت میں اپنے اپنے پڑوسیوں کے کسی ہمسایہ سے کہا کہ اگر تیرے مکان میں کچھ تھوڑا
 سا تیل ہو تو جلد لا کر دے۔ کیونکہ اسوقت سلطان دین مالک شریعہ میں رحمت اللعالمین کی حالت نزع
 سکر ات میں ہے اور اسوقت چراغ کی روشنی ہونی ضرور ہے۔ اسوقت ہمسایہ نے تیل کو لا کر دیا۔ اور
 آپ نے چراغ اپنے مکان میں روشن کیا۔

الغرض نزع میں آپ کا سر مبارک حضرت ام المومنین عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے زانو سے
 اقدس پر تھا۔ اور ہاتھوں کو طرف آسمان کے اوٹھا کر فرمایا کرتے تھے۔ ہو الرقیق الاملی۔ کہ اتنے میں روح
 پر فتوح قالب عفری سے ٹکڑ ٹکڑ مثال شباز بلند پرواز ہو کر دار البقا کی جانب رحلت فرمائی۔ آمنا للہ و
 آمنا لہ را جعون ط

لے جاں صد ہزار واقعت جاں تو ہر دم ہزار تحفہ ماہر روان تو

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدا لایین
مصطفیٰ اباجا ر الله رحمت اللعالمین
بیچ ایسے رب میرے درو دسلام
برگزیدہ نبی پر اسنے دلام

نظم بطر شنوی شریف یہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غبت

فلک سے کیا ہوا حال ہوا ایسا کبھی گردش دور فلک سے کرشمے شاتی کا ہے داور کیسا اسیکر گمانہ قسائم رہا جب یہاں وہ محبوب عالم نہیں دنیا میں کوئی اس پر ہر عجیب ہنگامہ محشر یہاں ہے ظہور خاص یوں قیامے جاو جہاں اسکا اٹھ جانا غضب ہو محکم کا جیو یاں ہم کی ہونا وہی اس عالم مہر سے جاو جو ایسا سرور و سدا جاو خود دینا کیسا اس ننگ سے	ہوا برگشتہ کیسا ہے عالم کبھی عشرت کوہ دیمک ہو بنایا روح کا عالم کو سرور ہے تیری ذات واحد تو انیم تو رہا سگی کب اولاد آدم زیر آسمان میں کچھ اکثر قیامت پر قیامت سے سو آ جہاں میں پھر نرسا کیوں ہو عصمت پر غصہ کس طرح ہو قیامت سے ہے یہ بڑا کرم بتا دو پھر قیامت کیوں آو مرا اس زندگی کا خاک پاو دو دولت جاہ کی بانی نہ زن یہ سرا احمدی ہے سرسیرت	ہے دنیا بے ثباتی کا کرشمہ کبھی تو غم کہہ عشرت کبھی ہے خطا کا رو نہی ہے مٹی کا چا ہو دنیا جانا چندی کا میل تیری قدرت ہے لیکتا مائا چنا خدا در زیر زمین انس ہو گا ایسا دنیا میں کوئی غم چلا دنیا سے امت کا ہر پا فلک پر حادث کیا کچھ نہیں ہو کہ جسکے واسطے رب داو عجب ہو جائے قیامے جاو رہا یا قی نہ جب سلطان اکبر رکھا اسرا کئی اسرار سرور ظہور احمدی حیرت پر غبت	خوشی اور غم دو توں ہمیشہ عجب رحمت عجب قدرت کبھی ہے ہنا کے ہے اترو تا ہمیشہ ایسا کہ ہے جانا ایسا ترسے کچھ تو رحمت ہو اللہ نہ خالی غم میں چرخ انس وقت سید کو نین سے کم خطا کا رو نہی کا رو کا امان قیامت تک فلک انور نہیں ہے تمامی خلق کو پیدا و ظاہر کرم زندگی کو اپنی غارت رہیگا کون پر دنیا کے اندر کیا تا جلوہ اطہر کو ظاہر ہو
--	--	---	--

سلو یا قوم بل صلوا علی الصدا لایین
مصطفیٰ اباجا ر الله رحمت اللعالمین

بیچ اسے رب میرے درود و سلام
بزرگزیہ نبی پر اپنے دھام

قصیدہ مضمون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری

امت عامی کا بخشش کرنے والا یا نبی
ورنہ اب ہوتا ہوں میں اس کا نوالہ یا نبی
جس قدر سے ماہ پر ہوتا ہے ہالہ یا نبی
تو شفیع المذنبین ہے کلی والا یا نبی
سوزِ چراں سے ہوا ہوں جلکے کالا یا نبی
حق سے ہے نکو شفاعت کا قبلاہ یا نبی
عامی امت پر رحمت کرینو الا یا نبی
مگر سے ٹالا ہے اللہ نے ہمہ جالا یا نبی
کیا عیال کی کار سے برچا وہا الا یا نبی
سے شفاعت کا ہمارے کرنے والا یا نبی
سب خطا داروں کو ہے تو بخشا یوا الا یا نبی
بخشنش امت کو حق سے بخشا یوا الا یا نبی
سخت ہے غربت پر سب ماحت کا چالہ یا نبی

دل غم ہے بخت کا دل پر مثل اللہ یا نبی
اگر چہ چراں سے اب مجھ کو بچالے یا نبی
ہوں جدائی سے تمہارے اسقدر محبوب میں
ہوں گناہوں میں اپنے اسقدر اندوگین
بچ میں تیری جدائی میں ہوا آتش اسقدر
ہم گناہوں کی بخشش ب تمہارے ہاتھ پر
ہے شفیع المذنبین ہرگز نہیں تھک سوا
لفظ موزنی نے پہنچا یا ہے بچالے یا نبی
ہے غم و دوزی سے تیرے اسقدر حالہ میں
غرق ہوں گناہوں میں بچالے یا نبی
سب گناہوں پر رحمت کر شفیع المذنبین
عامیوں کی دیکھو حالت را ہے قیالہ یوں
کیا حکم اسرار الحق اب دور و غرت کا تری

مصطفیٰ ماجار الارحمۃ اللہ الامین

سلیمان قوم بل صلوا علی الصلہ الامین

بزرگزیہ نبی پر اپنے دھام

بیچ اسے رب میرے درود و سلام

نوحہ آہ گریاں کرنا اصحابہ و اہل بیت مجاہدین و انواج مطہرات وسید النساء فاطمہ زہرہ

روایت ہے کہ جب اسحٰق کو حضرت سید النساء فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اور بہت ہی
نوحہ کیا اور کہا واسطو واہ انا و اہ حسمہ تا و تالان و اولاد فرماؤ فرماؤ کرتی ہوئی مشورہ عظیم چھایا اور اس مقدس
زمانہ جاتی تھیں کہ اسے باپ میرے تم نے دعوت حق قبول کی۔ اسے اب میرے تم نے جنت الفردوس کو
منظور کیا۔ اسے بابا جان فاطمہ کی جان تپہ قربان اس امت عاصیوں کی خیر جبرائیل امین کون پہنچائے گا۔
اسے بابا بغیر از تمہارے وحی الہی اب کس پر نازل ہوگی۔ اور اب جبریل امین کہاں ہیں۔ وہ اب کیونکر آویسے
افسوس صد افسوس اب میرے فرزندوں کی خیر گیری اور پرسان حال حسین و دو توں کی خاطر مدارات
پاس داری اور غم خواری کون کرے گا۔ افسوس اب جبریل امین میرے مکان پر کسے کو آیا جاکر ننگے
اسے باری تعالیٰ چکھو بھی بہت جلد میرے باپ کی ملاقات کرو گے تاکہ زیارت اور دیدار سے بہت
جلد میرے باپ مشرف ہوں۔ یعنی تیرے حبیب مکرم محبوب دو عالم کی دیدار سے منظور نظر ہوؤں۔
باقی جو اس قدر سے رات دن گریہ و نالہ ہو کر اپنی زندگی بے مطلق نیاز بقیار ہو کر فراق
پدر میں بعد رنج و الم قریب چہ ماہ تک رہ کر اپنے ہی انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیکہ راجعون ط
اور امام المؤمنین حضرت علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما رو کر اسطور سے زمانہ تھیں
افسوس صد افسوس آفریں صد آفریں اس حبیب مکرم محبوب دو عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
وسلم پر جو گہر و ندان مبارک آپ کا جو رنج و غم کسے شہید ہوا۔ لیکن سوائے صبر و شکر کے حوت
زبان مبارک شکایت کا مطلق نہ آیا۔ اور مرنے سے بد دعا تک نہ کہی۔ اور خون ہی زمین پر نہ گرنے دیا
اسو جسے کہ اگر قطرہ خون پیغمبر آخر الزماں سید کون و مکان کا پڑتا تو تمام برکت اس زمین سے اٹھ
جاتی۔ افسوس صد افسوس اس نبی خاتم الانبیاء و سدا لامنیفا سلطان کون و مکان نبی آخر الزماں پر
جو تمام عمر اپنی کو اس امت عاصی کے رنج و غم و الم میں باطنیان خاطر سوینا برابر کیا۔ کسی دن بھی
اور کسی دن آسودہ خاطر ہو کر طعام نوش فرمایا۔ اور افسوس صد افسوس اس حبیب نیرواں کا کچھ نہ

درویشی کو تو نگرسی سے افضل و اعلیٰ سمجھا۔ اور درویشی کو نعمت عظمیٰ سمجھا۔ اور اسکو اختیار کیا۔ اللہ اللہ وہ کریم مالک غفور الرحیم کہ جس کی راہ شریعت سے ہم گنہگاروں کو ہدایت راہ مستقیم عاصیوں کو واسطہ راہ نجات کے لئے مقرر رکھا کر رہا ہے۔ اور پاسداری اس امت عاصیوں کے تا دم مرگ بحالت وزیت تک انکی محبت اور الفت میں مصروف رہورہا ہے۔

الغرض تمام اصحابہ انصار و محاجرین ہر فرد لبشر مسجد نبوی میں آکر موجود ہوئے جب اہل بیت اور ازواج مطہرات کا رون وصال مبارک کی آواز کو سنا تمام میں ایک عالم حیرت اور سکتہ کا عالم بند ہا۔ یعنی ایک سخت خاموشی کا سماں ہو گیا۔ لہذا کوئی تو عالم حیرت میں مثل بیت کے کھڑا ہی رہا اور کوئی بیہوشی کی حالت میں زمین پر گر کر سرنگوں رہا۔ اور کوئی جو بیٹھا ہوا بیٹھا ہی رہا۔
الغرض عجیب غریب حالت کا سماں تھا۔ اور سب کے سب پیچھے اپنی اپنی حالتوں سے ہو کر چند دیر خاموشی کچال میں ہو رہے یہاں تک کہ وہ سب کے سب اپنے سے بچنے لگے۔

باوجود حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے نہایت انفرادگی کی حالت میں پڑ مرده ہو کر زمین کو دیکھ کر آنکھوں سے آنسو جاری کئے۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوش و غبار سے بے اختیار سی سے خود اپنے سے باہر ہو گئے۔ اور تلوار کو میان سے باہر کر کے کہا کہ کہی کے زبان قال سے لفظ انتقال کا اگر سنا تو اس تلوار سے اسکو فدا چکھا دوں گا۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زبان سے نہ بولتے تھے۔ اور ہر ایک شخص کا منہ حیرت سے تکتے رہا کرتے تھے اور حضرت حیدر کرار مشکل کشا مولیٰ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سے بچو و حالت بیہوشی جوش و رغبت کی میں غمگین ہو کر ابکیا بیٹھ گئے۔ اور سب کو محزون و غمگین کی حالت میں نظر انداز ہو کر حیرت اور سکتہ کا عالم دکھائی پڑتا تھا۔

الغرض تمام اصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین دوڑ دوڑ کر مکان میں جا داخل ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روانے پاک چہرہ مبارک سے جدا کیا۔ اور فرمایا واہ محمدًا و اطلق پس پشانی اٹھ کر بوسہ دیا۔ اور لایا کہا کہ اسے بار تعالیٰ اپنے حبیب اکرم کو میرا سلام پہنچا اسے حبیب کبریا مجھ کو بہت ہی جلد اپنے خدمت اقدس میں بلا۔

الغرض صحابہ نے اپنی اپنی حالت و در و فراق و رنج و دالم سے مطلع کیا اور تمام انصار و محاجرین و اہل بیت میں ایک شور قیامت برپا ہوا۔ اور اس وقت سے تمام ملائک و فرشتے کل جن ان جن و طہور و چاند

پر نہا فلانک و زیویج ایک حشر برپا تھا۔

باوجودیکہ حضرت خضر والیاس کا ناقہ سواری کا اس قدر سے غلین و اندوگلیں ہوا کہ کہا جانی ناچوڑ دیا یہاں تک کہ تین روز کے بعد مر گیا۔ اور دراز گوش کوئیں میں گر کر مر گیا اور روایت سے ثابت ہے کہ مدینہ طیبہ میں وقت وصال اور دفن تک ایسا تنگ اور تاریک رہا جو اپنا ہاتھ آنکھوں سے نہ دکھائی پڑتا تھا۔ اور ایک دوسرے کا چہرہ نظر نہیں آتا تھا اور برابر راستہ سو جانی نہ پڑتا تھا۔ فی الحقیقت جب ایسا آفتاب جہاں تاب اس دنیا سے اٹھ جائے پہر کیونکر اس دنیا میں آجلا ہو سکتا ہے۔ اور کیونکر نہ اندر رہے گا۔

الغرض تمام اہلبیت اصحابہ مجاہدین اور انصار جمع ہو کر بموجب وصیت آپ کو طہارت و غسل و کفن و غسل میں لائے بعد وصیت کے آپ کو دفن کیا قبر اطہر میں زینت فخر حاصل آپ کی ذات ستودہ صفات سے اس زمین کا مراتب عرش بریں سے بھی فوقیت کا حاصل کیا۔ اور اس زمین طیبی کے مراتب اعلیٰ عطا ہوا۔ جو آپ کے دفن سے روشن و قائمات مرتبہ بلند اعلیٰ کو حاصل کیا۔

واضح ہو کہ جس وقت روح پر فتوح با زینت افروز عالم علیین پہنچا پہنچ ایک تالوت مرضع باقوت یا زینب زینت جنت سے مرتب ہو کر جناب سید المرسلین رحمت اللعالمین فخر مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر انور سے گذرا اور اس وقت ندا آئی کہ اگر خاطر اقدس مرضی مبارک ہو تو اس وقت جس مبارک کو ملائیک مقربین ثلوت انور میں لارکین اور اسکو مدفن سرتان بہشت بریں میں با شان و شوکت لارکین اور اسی جائے مقرب اقدس مبارک کو مدفن کر دیں۔ مگر مرضی اقدس پر مستحضر ہے۔ اگر خاطر اقدس کو گوارا ہو تو یہ تابوت موجود ہے یہ اس وقت رب العالمین سے حضرت نے فرمایا کہ میں ہرگز راضی نہیں ہوں۔ اور مجھ کو ہرگز یہ منظور نہیں ہے۔ اس میں اول ایسا چاہتا ہے نہ طبیعت کو لارکین ہی ہے اس بات کو اپنی امت عاصیوں کی سے جہاں ایک مخطہ ہر ہوسکوں۔

اللہ انہ کیا وہ ہمارا یا اپنی رسول مقبول کے ہم عاصیوں کے واسطے اپنے اپنی امت غمناک کے خاطر گوشہ خاک شریب طحی کو قبول فرمایا۔ آپ نے رید المعزت سے فرمایا کہ اپنی امت گنہگاروں سے ایک لمحہ بھی جدا نہ رہو گا کیونکہ وہ تمام میرے مدد وفاق سے حیران و پریشان و سرگردان و سرسید ہوا رہے ہیں۔ لہذا میں بھی ان کے واسطے اسی گوشہ اندوزین کو لبائوں گا اور جب تک میں انہوں میں رہوں گا اس وقت تک ان پر عذاب دنیا اور آخرت نہ ہو ورنہ کی دوسرے

عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے محفوظ رہیں گے۔

اللہ اللہ کیسے دہ ہمارا نبی برگزیدہ محبوب رب العالمین مالک دنیا و دین رحمت اللعالمین ط
شیفیع المذنبین کی ذات اطہر پاک باصفیات ہے اور ہم گنہگاروں کی اس قدر الفت اور شفقت و محبت
بے اندازہ ہے یعنی ہر حالت میں ہم پر ہمارے مددگار کرم فرمائے گنہگاروں کا دروازہ اور ہر حالت میں
خطاواروں کے نکلاؤں و نکلاؤں۔

اے عاشقانِ روئے احمدی واسے شفیق گناہ گیسوئے احمد نثار ہو جانے کا مقام ہے اس نثار
عالمِ فخر نبی آدم کی ذات پاک اور اہلبیت و اصحاب و انصار پر اور اپنی جان و دل سے صدقہ کر و عیب
مال و دولت اس پیشوا سے دنیا و دین پر سے اور قربان کرو اپنے زن و فرزندوں کو اور صدقہ ہو
جاو ایسے حبیب مکرّم محبوب دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سے غور کرو اسقدر سے عنایت
مہر و الفت اس صاحبِ کریم الرّم الراحمین کے کیا کیا احسانات پہنچیں ہیں۔ جو امکان بیان سے باہر ہیں
اور خود کرو کس قدر انفضالات ہم خالصوں پر میزدول ہے۔ یعنی ہم کو بھی لازم ہے کہ ہم ہمیشہ جان
مال سے نثار ہو رہیں اور تمام فکد و رکوشش بلیغ کے ساتھ حاکمِ قدمنور پر تصدیق ہوں اور آپ
کے خوارا قدس پر صدقہ کریں آپ کو سوا بلور و زیارت سے مشرف ہوں اور سعادت دارین حاصل
کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہر مسلمان کو یہ ذریعہ عطا فرمائے اور ہر مسلمان کو نذیرہ پاک
کی سرزمین میں داخل کرے آمین ثم آمین ط

سلو یا قوم بل صلوا علی الصّٰلٰہِ الّاٰ سین مصطفیٰ یا نبی اللہ رحمت اللعالمین
یہج اسے رب میرے مدد و سامد برگزیدہ نبی پیر اپنے تمام

نظم بطرزِ شبنوی مولانا رومی رح از اسرارِ محقق صوفی قادری
شطاری بر ہا بنوری تخلص بہ غربت

السلام ارشاد رہے جاں السلام الے چارہ رنگیاں التجا ہے تجھ کو رب کریم
مردود کرتا ہوں آپ رحم

<p>شریت ویدارتھ پایا ہو نہیں نکرستی ہو مجھ کو یا روز و شب میں عیاس مست خالی باتہ ہو کالا منہ اپنا لکھو کھلاؤں گا جوش وحدت کا مشرب ہو مہکتا حق ہر شیدا اُس محمد بر سوا حق کا ہر مستحق احمد و کر با وہ ہوئے محبوب نزدانی بجا ذات حسن ذات محبوبی صفات</p>	<p>ساخو وحدت میں اب تہا نہیں دن قیامت پر رہی میری طلب شہر مجھ کو اس حق مستی میں ہے زابدوں کا ساتھ لیکر ونگا ہوئے شیدا اُس شہ لولاک پر اور محمد اپنی امت پر قدا اور احمد ہیں امت اپنی پر قدا اور یہ محبوب سیمائی ہوا حسن محبوبی ہے حسن صفات کیا لکھا اسے نہا حق خوب سخن</p>	<p>میں بڑا ہوں یا بھلا ہوں اگر زہد پر اپنے کوئی ناناں سوچ کون پوچھگا مجھے مگر میں بادہ وحدت میں ایسا مت ہو ہو محبت حق کو ارحم سے بری چاہو حق احمد کو لے ہو شمار طرفہ تراور ایک ہی ہر دلعزیز کیا تجت بید ہو راز و دنیا ز نور عشق نور فرشتہ مودت ہو صلہ میں قطبیت تاج پہن</p>	<p>در کا ہوں محتاج نہیں مگر میری حالت ہجرت یا یوس ہے ہاتھ خالی جاؤنگا دربار میں ساخو توحید کا میں مست ہوں الفت احمد ہو امت پر بری امت عاصی ہے ہر احمد کا پیا امت محبوب ہے اسے عز و یت رحمت محبوب سے ہیں پاکباز جوش وحدت جوش قدرت تو کجا</p>
--	--	---	---

سلو یا قوم مل صلوا علی الصدر الامین
مہطفی با جبار الارحمت العالمین
یہیج اسے رب میرے دو دوسلام
برگزیدہ نبی پر اپنے مودلیم

قصیدہ بہ مضمون بالا اسرارِ حق صوفی قادری شطاری بڑا پنوری تخلص غریب

<p>کیا جب وصف احمد کو لکھا میرے مقدر کا لکھا ہوں نعت احمد کی طبع کے جوش کے اندر خیال طائر نشان باز پہنچا جا کے علیت میں لیکن لا مکان جائے تکبرت کر لیا اپنی بحرِ عشق کے عالم میں لکھا یہ قصیدہ ہے</p>	<p>ہو احب صاحب اقبال ہنس آخر فہمیری کا مشرق بسم اللہ سے لیکر قلم شاخ صنوبر کا چمن شاداب ہستی کر دیا میرے مقدر کا گور کو عالم اکبر نشان بتلایا عصفر کا بتلایا عالمِ فان میں آدایب جو ہر کا</p>
---	---

اسنا غیب بھی کیا لبلیل باغ نصاحت ہو
چڑھادو بارے وحدت جو شکر کے ساک حاصل ہو
وجود حاصل کیا اچھدہ ہزار مخلوق نے ظاہر
کروں تحریر میں کیا جو خالق نعت احمد کی
دل و جان سب کرو صدقہ جناب مصطفیٰ پر ہے
تامی تشہیب امید رکھتے ہیں محمد سے
ہمیں پروا نہیں جنت کی خاک پاک طیبہ ہے
ہو ارجو عاشق محبوب رکے دل کو وہ محبوب
لکھا اسرار حق غربت صلہ میں نعت احمد کی

ہوا ہے جلوہ آرا نور احمد نور زاہر کا
ظہور بخین سپرے ریسے حیدر کو سرور کا
ہوا جب گنج مخفی سے ظاہر آب گوہر کا
کہاں طاقت زباں کو تہے کر و وصف پیو کا
کہ وہ ہیں شانغ محشر نہیں کہہ خوف محشر کا
پلا دیں گے قیامت میں وہی تو جام کوثر کا
تھما کر واسطے کافی ہے کوئے یار کے در کا
ہوا مسبور و وہ بسم اللہ سے اللہ اکبر کا
لے گا مصطفیٰ سے آب رحمت آب کوثر کا

سلو کیا قوم بل صلوعی الصدر الامین پڑ مصطفیٰ با جاہ اللہ رحمت اللعالمین
یہیچ اسے رب میرے درود و سلام پڑ برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

توصیف و ثناء خلفائے راشدین از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

ترجمہ میں حضرت جابر سے روایت ہے جو آپ نے فرمایا ہے کہ آتش دوزخ اٹل پر حرام ہے
جس نے دیکھا کجگو خواب یا ظاہر میں اور علاوہ اس کے جس نے میرے دیکھنے والوں کو دیکھا یعنی
میرے اصحابوں کو دیکھا اور لٹائی میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس کو
آپ نے فرمایا ہے کہ اوب و تعظیم کرو میری اور میرے اصحابوں کی کیونکہ وہ سب تمام میری امت ہیں
بہتر اور افضل بزرگ ترین ہیں لہذا تمام اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اجمعین ایک سو و نکل ہیں
اور تعظیم و ادب کرو تابعین کی یعنی دسے تمام ایک سو ستتر ہیں اور تعظیم اور ادب کرو جو تابع

تابعین ہیں یعنی وہ سب دوسو سا بیٹہ ہیں۔ اور فرمایا جناب خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی شخص بوجہ ایک ہاڑگے برابر سونا خیرات کرے گا۔ تو بھی اسکو اسقدر ثواب نہ حاصل ہو گا۔ یعنی اس سے بھی زیادہ حق تعالیٰ جلتانہ ثواب بجا عطا فرمائے گا۔

چنانچہ اول اصحاب امیر المومنین حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دوم اصحاب حضرت امیر المومنین

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوم اصحاب حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چهارم اصحاب حضرت امیر المومنین حضرت اسد اللہ الغالب علی حیدر ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

لہذا ان اصحابوں کی تعریف میں اللہ تعالیٰ کوئی جگہ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے اور کسی حدیث میں انکی

ثناء و توصیف میں وارد ہیں اور کلام بانی میں سید العالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے۔

ولسوف یعطیک ربک فترضی۔ یعنی دیکھا تیرا رب اسقدر کہ تو راضی ہو گا۔ ویسے ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کی شان میں فرمایا حق تبارک تعالیٰ نے ولسوف ترضیٰ اور اسی طرح ایک آیات میں فرمایا۔

ان اکرمکم عند اللہ انعم یعنی بڑا بزرگ اللہ پاک کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ

عنہ ہے۔ پھر انسان کو کیا مجال طاقت ہے جو آپ کا مرتبہ بیان کرے روایت سے ظاہر ہے۔ کہ

حضرت ابو بکر صدیق بہت بڑے دولت مند اور مالدار تھے چنانچہ آپ نے مال و دولت تمام واسطے

اللہ اور اس کے حبیب کرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہ خدا میں اور طریقہ اسلام میں اپنے

صرف کر ڈالا یعنی محتاجوں اور فقیروں کو خیرات میں اور کچھ مسجد نبوی میں زمین کی فروخت میں اور

کافروں سے لڑائی یا غلام جو اسلام کو لائے ہوئے تھے اور ان کو کافر پرے ایذا رسانی تھے۔ یعنی

ان کو ان کے دست قبضہ سے چھوڑ کر آزادی دلوائی اور اپنی دولت کو یوں صرف کیا۔ لہذا حضرت

بلال رحمۃ اللہ علیہ کو ہی ان کا مالک بسبب مسلمان ہونے کے سخت ایذا پیش اور تکلیفیں جس کا کہ

بیان نہیں ہو سکتا ہے دیا کرتا تھا۔ تو آپ نے بالعموم اس کے اپنا غلام اسکو دیکر اور کچھ روپیہ دیکر

اس سے حضرت بلال کو چڑھالیا اور آنجناب تقدس تاب کی خدمت میں لا کر حاضر کر دیا۔

الغرض آنحضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو احسان حضرت

ابا بکر صدیق کا مجھ پر ہے۔ وہ مجھ کو بخوبی یاد ہے۔ لہذا آپ ہمیشہ ہر حالت میں آنجناب تقدس تاب

کے ساتھ ہر حالت بوقت مصیبت مال دولت اور ذاتی رفاقت سے برابر میری مرضی کے موافق

راہ خداوند تعالیٰ میں خرچ کرتے رہے۔ چنانچہ جسکی تعریف اور توصیف خود ذات یاری تعالیٰ

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار فرمایا ہے۔ ہر انسان کی کیا مجال! وہ کیا طاقت اور قدرت رکھتا ہے جو شمشیر برابر بیان ان کا رقم تحریر کر سکے۔

مشکوٰۃ شریف میں لکھا ہے بخاری اور مسلم سے روایت ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو اسکو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یعنی فرمایا آپ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قدر مرتبہ بلند ہے کہ آپ کو رب العزت سے الہام ہوا کرتا ہے اور روایت میں لکھا ہے کہ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خواب میں دیکھا کہ ایک برتن دودھ سے بھرا ہوا میرے سامنے لایا گیا جس کو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ اور جو باقی بچا اس کو عمر بن خطاب کو پلایا۔ چنانچہ اصحابوں نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ دودھ علم تھا جو میرے جو جسے بچا وہ سب حضرت عمر بن خطاب کو حاصل ہوا۔ لہذا اس حدیث سے ثابت ہے کہ اور روایت سے معلوم ہوتا ہے جو آنجناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس قدر کہ علم دین شریعت کا تھا۔ اور باقی رہا تھا وہ سب کا سب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا تھا۔ اور روایت سے ثابت ہے کہ ایک روز ایک سائل آنجناب تقدس بآب کی خدمت اقدس میں وارد ہوا۔ اور عرض کی کہ یا حبیب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کج میرے یہاں میری دختر نیک اختر کی شادی ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہے از حد فکر دانگاہ ہے۔ اور اس کی شادی ہے جس میں صرف دو سو روپیہ کی ضرورت از حد لایق ہے۔ آپ بخیر تبارک تعالیٰ کے مجھ کو کسی سے ضرور دلوائے یا آپ میرے مطلب کو پورا کر دیجئے تب حضور پر نور نے اس سائل سے کہا کہ تو عثمان غنی رحمہ کے خدمت میں جا کر کہہ تمام خفیت کو وہ تجھ کو ضرور بالضرور دیں گے۔

الغرض وہ سائل حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جا کر عرض پر واز ہوا کہ واسطے حق تبارک تعالیٰ بے نیاز کے مجھ کو دو سو روپیہ واسطے شادی دختر نیک اختر کے ضروری لاحق ہے اور میں اس عرض سے حاضر خدمت اقدس ہوا ہوں۔ مجھ کو بآب واسطے حق سبحانہ تعالیٰ کے دیجئے۔ تب آنجناب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکان پر گئے اور اسی وقت دو سو روپیہ لاکر اس سائل کو دیدیے۔

چنانچہ اسی نے وہ روپیہ لیکر آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لیکر حاضر ہو کر عرض کیا کہ آنحضرت عثمان غنی صرف خدا کے نام پر مجھ کو یہ ایک سو روپیہ عطایت کے ہیں۔ مگر میرا مطلب ایک سو

روپیہ سے نہیں ہوتا ہے اور محکو سورہ پیر کی اور بھی ضرورت ہے تو آپ اس کو پورا کر دیجئے۔

باوجود آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائل سے ایسا فرمایا کہ اب پھر دوبارہ جا اور
ان سے ایسا کہ آپ نے اللہ کے نام پر محکو ایک سورہ پیر غایت فرمایا ہے۔ اب آنجناب حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ایک سورہ پیر دو۔

الغرض اس سائل نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسی قدر سے
عرض کیا چنانچہ جب آنجناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اس سائل کی زبان سے حضرت عثمان
غنی نے سنا تو اس کو کہا کہ اس ذات والا صفات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تو
میری جان اور یہ سب مال معزین و فرزند کے تصدق ہے۔ اور تمام خزانے کی کنجیاں لاکر کے اس کے
ہاتھ میں دیدیں اور اس سے کہا کہ لیجا جو محکو درکار ہے۔

الغرض اس وقت تمام کنجیاں خزانے کی ایک تخت اس کے حوالے لاکر کر دیں چنانچہ ان خزانے
کی کنجیوں کو لیکر اس سائل نے اپنے مطلب کے موافق اس میں سے صرف تین سو روپیہ لیکر تمام کنجیاں خدمت
میں حجاب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر کر دیں اگر عرض پر ڈاڑ اور بہت ہی حیرت سے کہا کہ اللہ
تبارک تعالیٰ کے نام پر تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف ایک سو روپیہ غایت کیا اور جب حضرت
کا نام مبارک سنا تو تمام خزانوں کی کنجیاں میرے سپرد کر دیں اور ایسا کہا کہ معزین و فرزند میری جان
مال و دولت سب کی سب آپ کے نام پر تصدق ہے اور یہ تمام کنجیاں کو حیرے سپرد کر دیے۔ اور کہا
کہ اس میں سے سب کا سب تمکو اختیار ہے لیجا سکتا ہے۔

الغرض میں نے اپنے مطلب کے موافق لیکر آیا ہوں مگر یہ کنجیاں میں نے دینے لگا تو آپ نے لینے
سے انکار کیا۔ جب آنجناب تقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ جا کر مطلب تو ہوا اس بات
سے کیا مطلب اور کنجیاں کو اس سے لئے بعد توڑی دیکر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بھی خدمت تقدس میں تشریف لائے تو آنجناب رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا کیا جو حق
کے نام پر صرف ایک سو روپیہ دیئے اور میرے نام پر غائی خزانوں کی کنجیاں سائل کے حوالے کر دیں
تب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دست بردار عرض کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خیال تو کیجئے کہ ہم نے حق سے سب کچھ لے لیا ہے بے نیاز کو آپ ہی کے وسیلے سے جانا اگر آپ نہ ہوتے تو ہم
کیوں طرح سے اس فالت سے نیاز کو پہنچاتے اور اس کو کیسے جانتے۔

الغرض یا حبیب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر تمام مال و دولت نزل و فرزند قربان باوجود
اس محبت قلبی اور صداقت یقین کامل سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خطاب مستطاب سے کا حباب بنو
اور قرآن شریف کو آپ نے ترتیب وار جمع کیا۔ اس سبب جامع القرآن کا حق تبارک تعالیٰ سے خطاب عثمان بن
ترمذی شریف میں ارقام ہے روایت زید سے شان میں حضرت علی حیدر اسد اللہ الغالب بن نابو
طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اطر میں اسکو فرمایا ہے آنجناب رسالت پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جتنی محبت جو کوئی رکھے مجھے
اُتنی ہی محبت رکھے حضرت علی حیدر رحمہ اللہ وجہ کیساتھ۔ اور ایک روز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس چڑیا کی ہوتی موجود تھی اسوقت اپنے اللہ تبارک تعالیٰ کی درگاہ میں دعا مانگی۔ اور اس قدر سے
سے کہا کہ یا رب رب العالمین بھیج اسکو جو تمام خلقت میں میرے بعد جسکو تو زیادہ مخلوق سے جانتا ہے
اور جس کو تو دوست رکھتا ہے۔ چنانچہ اُنسی وقت حضرت مولانا شمس علی سلطان دلائی علی حیدر کرار
رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور حضور نے چڑیا کو حضرت مولانا شمس علی کیساتھ نوش فرمایا۔ اور حضرت
امام احمد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے جس کو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک
سے بیج جس نے بڑا کما حضرت علی کو تو فرمایا اس نے بھلا اس کی بہت سی روایتیں ہیں آپ کی شان اطر
میں یعنی حضرت مولانا علی حیدر کرار اسد اللہ الغالب ابن ابی طالب مولانا شمس علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہنما
سالکین پشاور کے عارفین شمس شاہ دلائی فقرائے اولیٰ اور آخرین اولیا اللہ کے رہنما پیشوا امام الہدای
ہیں۔

باوجود یہ چاروں اصحابوں کا مرتبہ تمام امت احمدیہ میں افضل و اعلیٰ اور اعلیٰ و بہتر سے بہتر ہے
کہونکہ انہیں اصحابوں کی جان نثاری امداد جفا کشی و جان نشانی اور کوشش سے بہن احمدی اسکو
حاصل ہوا ہے اور انہیں کی مساعی جمیلہ سے آج اسلام کا نور چارواں ملک عالم میں پرتوانگن ہے یہ چاروں
صحابہ کرام احمدیہ کے اور دین اسلام کے چار پائے ہیں۔ پس جب تک اس قلم میں ان چاروں پاؤں
کو مدد و حفاظت قلب کے ساتھ قائم رکھا جائیگا۔ دین و ایمان اور اسلام قائم رہے گا۔ اور جان ان میں
سے کسی ایک پایہ کو لغو و بطلان و الگ کر دیا تو سمجھو کہ دین و ایمان اور اسلام کو حلیہ بلبو کمانہ تو دو بندہ زمین
اور نہ زمین احمدیہ سے اس کو کسی قسم کا تعلق اس موقع پر کسی نے ایک رباعی لکھی ہے جو سلسلہ مضمون
کے حسب حال ہے اور بدینہ ناظرین باطنیوں ہے امید ہے کہ اس رباعی کو ہر مرد و من اپنے عقاید کا

اصول اور مخیر سمجھ گا۔ وہو اہذا

دین احمد تخت ہے او پائے ہیں اسکے چارے
واسے اسپر جس کے دین تخت میں پائے تین
ایک ہی گرتخت میں پایہ نہ ہون نقصان ہے
ناز اس نقصان پر کرنا فقط ہنر یاں ہے

لظم نظر شہنوی مولانا رومی از اسرار الحق صوفی قادری شطاری
بر ہانپوری متخلص بہ غربت

خواب میں یکجا جو دو مصطفیٰ ہیں صحابہ حضرت کو لیک ہم یاد تیسرے عثمان بن عفان ہیں نام نامی ان کا ہو حید علی اور ہیں علما میں شرح متین ظاہری اور باطنی ہے اکمال لایں حمد و ثنا جو ان کی شان سر پہ اسرار الحق راز خفی	یا کہ ظاہر جس نے حضرت کو دکھا انہی حق کا اور احقر کا ہو پیار حق تو یہ ہے جامع القرآن کیا ہیں ولایت کے شہنشا اور لیا اور ہیں علما میں شرح متین ظاہری اور باطنی ہے اکمال لایں حمد و ثنا جو ان کی شان سر پہ اسرار الحق راز خفی	دیکھنے والوں کی یا کہ ہے دکھا اولاً بیکر ہیں مدیق ہیں ہیں جہاد حضرت شکر کشا اور ان کے بعد ہیں طبع تابعین الغرض یہ ہیں بزرگ کسے سب ہے فضیلت اور بزرگی انکے پر وصف احمد لغت ہے اھی بٹاک وصف میں غربت جو لکھا کون	ہو کجائت اسکی دوعالم میں بجا دویم بار عمر بن خطاب ہیں جن کو کہنا ہے بکاشیر خدا بعد انکے اور ہیں طبع تابعین ہو او لفظ عظیم ان کی دیگر کتب ہیں امت میں سب خوش سیر ہو حدیث میں اشارہ عطا پاک ہو و مقبول بار ب میرا سخن
--	--	---	--

قصیدہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری متخلص بہ غربت

جس قدر ہو گیا الکر کو محبوب عزیز عشق محبوب کے محبوب کا ہوا جب کامل حال دل سے تصدیق ہوں تو اکمل یا دہائی میں دم میرا نکلا ہے اگر	اس قدر ہے ہوا محبوب کو محبوب عزیز کہی صوفی بچے کہتے کہی مجزوب عزیز جس شیدا ہے خدا ہی مراد طلب عزیز دکھا دیکھا دیکھے گا وہ محبوب عزیز
--	---

<p>ہو اسو جان سے اس شہ زمیں پر قرباں دولت صن کی جاگیر کو سب لوٹ لو سر وحدت کے پیالے میں میرا جوش مژ بکھرا موج ہے یہ صن کا دریا یارو ہے خیر شہ کو نین میں کی جسکو رحمت عیش دنیا پر نہ ہو لویہ ہے دھوکا سب پر مضافین سخن اسرار اسحق غربت ہو</p>	<p>ہے یہی محشر مرا محبوب ہے عزیز راگو محبوب کے محبوب مطلوب عزیز عشق میں حسن پرستی ہمیں مرغوب عزیز جسے غسل کیا وہ ہوا محبوب عزیز خاص محبوب کو محبوب ہوا محبوب عزیز جو ہو مطلوب وہی طالب محبوب عزیز طالب روئے صنم طالب محبوب عزیز</p>
---	---

قصیدہ مہمنون بالا از اسرار الحق صوفی قادری شطاری، بر ہاپنوری متخلص بہ عنایت

<p>انوار حق بجز کرم ہو تم رسول محترم ہو تم حبیب کبریا شان خدا نام خدا ہے آئینہ حسن و توانا ہے شان تیری مصطفیٰ اسے قائد تیار مالائی نسیم جانفزا تم رونق ایان ہو تم عالم احکامان ہو شمس الصبحی بلغ الصلحہ تم ہو حبیب کبریا تم خدا شیدا ہو ہو تم حبیب کبریا تم رحمت اللعالمین ہو تم شفیع المذنبین حور و ملک غلمان جا کرتے ہیں سب صف و کیا ذات اقدس آپ کی صدمہ صادمہ جا اسرار ہے اسرار الحق کیا شان احمد نام ہے</p>	<p>شان خدا منظر اتم ہو تم رسول محترم اعلیٰ نسب والا حسب ہو تم رسول محترم بحر سخا جو دو کرم ہو تم رسول محترم سب گل گلستان ارم ہو تم رسول محترم ماہ عوب مہر عجم ہو تم رسول محترم سلطان شاہ کجنت جہم ہو تم رسول محترم ہے ذات با حسن صنم ہو تم رسول محترم تم ہو شہنشاہ اتم ہو تم رسول محترم ہو شان حق حق کی صنم ہو تم رسول محترم تم ہو شہنشاہ اتم ہو تم رسول محترم غریب ہو فضل و کرم ہو تم رسول محترم</p>
---	---

سليو يا قوم بل صلوا على الصديقين
مصطفى با جا والارحمته للعالمين
بہج اسے رب سے درود و سلام
برگزیدہ نبی پر اپنے دمام

غزل حقانی حمد خالق نعت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از اسرار الحق صوفی قادری شطاری شہناپوری متخلص غزیت

پروردگار تو ہے بکجوتیا کیا کندوں
دیگر خوشی کا نغہ اپنی سدا کیا کندوں
رب ارنی کی سدا کو پرست دو بار کیا کندوں
کیف سرورستی لفظ خودی کا کندوں
کسکو بناؤں اللہ سکو خدا یا کندوں
ہستی فنا مٹا کر لفظ بقا کا کندوں
کس کو بناؤں بندہ کس کو خدا یا کندوں
اس عبادت میں میرے کس کا لٹا کندوں
لفظ الت کس کا کس کی بلا ہے کندوں
توحید سرحد ہے واسطہ کیا کندوں
پس حالت خودی میں اللہ ہی کیا کندوں
بندے کا اللہ کندوں اللہ کو بندہ کندوں
رکنا ہے آئینہ دل اسکو بتا کیا کندوں
اسرار حق ہے ظاہر بندہ کو اللہ کندوں

بندہ بنایا حق نے گر حال اپنا کندوں
بانگ اسحق اسجا کسکی سدا ہے مجھے
ہل من ندید نغہ کروں بلند اپنا
ہوں سے پرست ساقی جام خودی کا پیکر
ہے رنج نہان ہستی جلوہ کسی کا ظاہر
ہے اسم میرا ظاہر جس کا مسمیٰ تو ہے
عبد عبودیت کی حالت کروں جو ظاہر
توحید سر خالق اسجا اگر ہوں ظاہر
ہوں سے پرست ساقی بد ہوش بیخودی
زاہد رکنا ہے تو نے تقلید کی عقیدت
جویش جنوں میں میرا پڑھتا چلا ہے اسجا
ساقی ہوں رند شرب توحید سر غالب
اس عشق کی بدولت حال ہے جامہ ہستی
اسرار حق ہے اسرار رب العبد

ظاہر خدا کو کر دوں باطن خدا کا کدو فی

غریب سدا کے اپنی ہے تول من رآ فی

مصطفیٰ ماجاء الارحمت العالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے دمام

سلو یا تو م علی صلواتی الصدر الامین
یہیج اے رب مرے درو دو سلام

توصیف و ثنا الہیبت پنجتن پاک از اسرار الحق صوفی تادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غریب

بخاری مسلم سے روایت ہے۔ جبکہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکو حضرت امیر المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مختصاً لکھا اپنی بیٹی فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسا کہ سید النساء بی فاطمہ زہرہ بہشت میں تاحی حور توں کو مسوا دیوں کی۔ اور روایت بخاری مسلم میں ابو ہریرہ سے ہے کہ ایک روز میں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ موجود تھا۔ اور آپ اپنی زبان مبارک سے سید النساء فاطمہ زہرہ کے مکان پر تشریف کو لائے۔ اور آواز دی اے میری پیاری بیٹی فاطمہ زہرہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے اے بیٹیا میرے حسن جیتن مکان میں موجود ہیں۔

الغرض آنحضرت کی آواز کو سنا کر دونوں صاحبزادے برآمد ہوئے۔ اور اپنے نانا جان کے گلے میں اپنے ہاتھوں کو ڈال دے چنانچہ آپ نے ہی ان دونوں صاحبزادوں کو خوب ساپاں اور محبت کیا۔ اور ان کے حق میں حل شانہ سے دعا کے خواستگار ہوئے اور ایسا کیا کہ بارب العالمین جیسا محبت میں ان دونوں کے ساتھ رکھتا ہوں تو یہی مجھے زیادہ پیارا الفت ان پر رکھتا اور فاطمہ زہرہ میرے جگر کا ایک ٹکڑا ہے جو اس پر غصہ کر گیا یعنی اس نے مجھے سخت عداوت کی۔ اور جھگو وہ بہت ہی برا معلوم ہوئے گا۔

طافیہ منہر گزان کا ستارہ دابنیں ہے یعنی یہ روایت بخاری اور مسلم میں موجود ہے۔ اسکو دیکھا جھگو ٹکڑا ہو۔ باوجود ایک روز جناب رسالت مآب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت میں نماز کو پڑھا رہے تھے۔ لہذا اسی حالت میں دونوں صاحبزادے باہر مسجد میں آگیاں رہے تھے۔ لہذا اسوقت حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر قریب پانچ برس کے تھی اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر قریب تین برس کے تھی جبوقت نانا کی یاد

آئی دوڑ کر مسجد نبوی میں آئے باوجود اس کے آنحضرت باجماعت نماز میں مشغول تھے۔ ان دونوں صاحبزادوں نے
دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں گئے تب تو دونوں صفوں کو چکر کرنا ناجائز کی پشت مبارک پر سر ہار ہو گئے۔

باوجودیکہ آنحضرت نے جاکہ انکی کو ملیں کہ ناخواب گاہ میں بیٹھ ادنیٰ ہوتی ہے پس اسوقت باقی غیبی نے مذکی خیر
انکو پشت مبارک سے الگ کر دیا جائے یعنی جنیک یہ دونوں خود آپ سے جلوہ ہوں۔

روایت ہے کہ ایک روز حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں صاحبزادے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے راز و نیاز پر بیٹھے ہوئے تھے اور حضور انکی کو بہت سامان محبت کر رہے تھے۔ بالاتفاق اسوقت دونوں
صاحبزادوں نے عرض کیا اور ایسا لگا کہ اسے ناانجان یہ تو فرمایا کہ خاندان آپ کا بہت بڑا ہے بہت ہے۔ یا ہمارا بڑا دوسرے
ہے۔ تب اپنے اسبات کو دونوں صاحبزادوں کے منہ سے سنا حضور پر نور نے مسکرا کر فرمایا کہ بیٹا اسکو تم ہی میان کرو
اور تم ہی بتاؤ تب دونوں نے عرض کیا کہ درحقیقت بزرگی اور فضیلت میں تو آپ بیشک بہت ہی بڑے ہیں۔
مگر خاندان کے سوا طے سے آپکا اور ہمارا بہت ہی بڑا فرق ہے۔

باوجودیکہ خاندان میں ہم آپ سے بہت ہی بڑے ہوئے ہیں۔ تب آنجناب سید العالم فخر نبی آدم محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیان کرو تب صاحبزادوں نے فرمایا اور کہا کہ ناانجان خیال تو فرمائیے کہ جس کا نام
خاتم النبیین سید المرسلین رحمت اللعالمین شفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ بتاؤ تمہارا نا
ایسا کہاں ہے۔ فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو پھر عرض کیا ناانجان جیسا میرا بھائی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ویسا تمہارا
بھائی کہاں ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ جاکتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میری سید النساء فاطمہ زہرا بنت رسول خدا ہے ویسی
تمہاری ماں کہاں ہے تب حضور نے فرمایا کہ سچ کہاں ہے۔ پھر فرمایا کہ میرا باپ اسدالغالب مشکط الشا علی حیدر کرار فخری
تعالیٰ عنہ ویسا تمہارا باپ کہاں تھا۔ تب حضور پر نور نے فرمایا کہ سچ کہاں ہے۔

روایت ہے کہ جناب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بزرگی کی محبت سے انکار کیا اس کا باعث یہ تھا کہ بزرگی
بہت ہی بڑا فاسق کاذب اور بدکار تھا اور نہ انکار شریعیے نمازی محبت دل اور مکار تھا۔ اسوجہ سے آپ نے
اسکی محبت سے انکار کیا۔ باوجودیکہ اس فاجر بے حیاء کار زانی نے آپ کو نہایت تکلیف اور تنگ کیا۔ اور آخر کار آپ کو
شہید بھی کر دیا مگر آپ نے صبر و شکر کیا اور اپنی جان قربان کی سرکہ دیا کہ محبت اسکی قبل نہ فرمائی بلکہ آپ کا
اللہ تعالیٰ نے تاقیامت تمام روشن کیا۔ اور ہر قرب سلطان تاج شہیدوں کا ملا اور بزرگی پدید تاقیامت مردود
اور سبک دیا ہو کر ہرا۔ اور تمام اس کا تاقیامت سنگ الی دیا کا ہوا۔ اسجا کر و اسے بھائی مسلمانوں میں جس شخص
میں خلعت یزید پدید لطف حرام نہ انکار شریعی بدکار فاسق ازنا و ہندہ مکین بے نسل کی ہو۔ پس ایسے شخص سے

محبت کرنا ناجائز ہے۔ اور اس کی محبت یا محبت الفت رکھنا موجب گمراہی کا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے سے محبت کرے گا۔ تو اس سے خدا تعالیٰ اور اس کا برگزیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امام حسن و امام حسین و حضرت مولانا علی کرم اللہ وجہہ برون قیامت کے پیرائے رہیں گے۔ اور اس پر بدکے زمرے میں داخل ہوگا۔
راوی لکھتا ہے کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کر بلا میں وارد ہوئے اور فوج دیکھے اور جب تمام غلاموں سے ان پر پانی کو بند کر دیا۔ لہذا اسی جیسے سے کچھ دور فاصلہ پر ایک درخت تھا۔ اس کے نیچے جا کر بیٹھ اور اپنا سر مبارک دونوں گھٹنوں کے درمیان میں رکھ کر یاد الہی میں مشغول ہو رہے تھے۔ لہذا اس حالت میں ایک کاہن آپ کے قریب آیا اور آپ کا نام مبارک دریافت کیا۔ تب آپ نے سر اٹھا کر جواب دیا کہ میں حسین ابن علی حیدر کرار ہوں۔ تب اس کاہن نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ کوئی آپ پر دریا کے قریب پانی بند کر دیا ہے۔

الغرض اگر حضور مجبور فرمائیں تو میں اپنی چاکل میں پانی بہر کر جلد لاؤں اور آپ کو اور آپ کے اطفال کو بخوبی سپرداؤں۔ تب حضور نے فرمایا کہ تیرا کدھر خیال ہے۔ اور یہی قابلِ قتال ہے ہم اس جل جلالہ و علم و حکم کے فرمانبردار اور اس عفو الرحیم مطلق کے تابع دار ہیں۔ دربار ہی دعا کریں تو یہاں پر کشت سے پانی موجود ہو جائے۔ بلکہ ایک دوسرے قریب قریب چائے۔ چنانچہ آیا کیا اور اس کاہن کی گردن پر کھٹکے اپنے گھٹنوں میں لیکر کیا اس سے کچھ دیکھ جب اس نے نیچے نظر کی حضور کے پیروں کے اوپر تو آپ کے دونوں پاؤں کے نیچوں کے برابر ایک ایک چشمہ آب کا جاری درواں ہو رہا ہے لہذا جب اس نے جب اس اس حالت کو بغیر نظر اپنے سے دیکھا یعنی اس وقت آپ کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کیا یا ابن رسول اللہ رحمہ اللہ مجھ کو جلد مسلمان کر دیجئے۔ اور تلقین فرمائیے کہ آپ برحق نبی اکبر ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے پیرائے اسکو اسی وقت کلمہ طیبہ کو تلقین کیا۔ اور اس نے کلمہ پاک کو بصدیق پڑھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور صدق سے مسلمان ہوا ہر آپ نے اس مقام سے جہاں پر رونق افروز تھے اپنے دونوں ہاتھوں میں دباں کا ٹکڑا لیکر اس کاہن کے چاکل میں ڈال دیا۔ باوجودیکہ دسے تمام پہلائی جواہرات ہو گئے اور اس کاہن کی اولاد پشت در پشت اس کو بلائے قریب کسی موضع میں موجود ہے اور دسے تمام دولت مند اور اسودہ حال آج تک موجود ہیں۔

سلمہ بل قوم بل صلوا علی الصلواتین مصطفیٰ ماجد الامم والرحمت العالمین

بیج اے رب مکر دو دو سلام برگزیدہ بنی پر اپنے ملام

نظم بطرز شنوی مولانا رمی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

اہلبیت بخت کا ہے لہور حق کی رحمت انہی نازل ہوگا فاطمہ ہرہ علی حسن حسین ہو کر راضی تھی اور مصطفیٰ شیان میں آیات ہر قرآن میں شہید کوئی نہیں ہے شہ سوا وہ اگر چاہے تو صحرایہ ہو وہ اگر چاہے زنا غرق ہو سرکار اسرار حق سبحا یا	سے ادب تعلیم کر انکی ضرورت بیا صیون کو ہو مسلمانوں تمام ہیں محمد مصطفیٰ کے نور عین وہیں انکی بیٹے دشمن ہو خدا حق ہے فرمان یہ قرآن میں مرحبا کتا ہے حسیہ کر دگار کوہ خادانہ مثل آب ہو استعد پیدا زمین پر آب ہو نینجین کا ذکر ہو اندر زبان	آل اطہر ہے محمد مصطفیٰ اہلبیت مصطفیٰ اور مصحاب یار فرض ہے انکی محبت ابابا الفتا انکی ایک عبادت ہو سنو اور حدیثیں با سند پیش کریں نور یہ نکلا رسالت ناک سے آگ سے چاہے تو ظاہر پانی ہو ساقی کو شر کے دونوں میں ہو دو دو آپر اور انکی آل پر	عاصیو کو ہر دو سیل پیشوا رحمت حق انہی نازل پیشوا مومنوں تم سب کرو با جان جو عداوت کے وہ مردود ہو اہلبیت مصطفیٰ کی شان میں جس طرح سر عطر کے گلاب سے دیکھو وہ کسا کو تو پانی ہو شافع محشر کے دونوں میں راہن پڑھتا ہے غربت و فقر
--	--	--	---

قصیدہ بمصنوع بالاز اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غربت

جنت نہ کیوں ہم کو ہے جنت نہیں سو اس ہے کیا چیز کو کرتا ہوں میں جس نہ ہو نے سے یہاں	جو چیز حق کے پاس ہے وہ چیز میرے پاس ہے نہرو اور شہاد بھی رحمت کی رکھتا اس ہے
---	---

لازم ہے بندے کو یہی حق کی عبادت وہ کرے
کردور غفلت کو یہاں دیکھ خیر و شر کی داستان
ہستی تری غفلت ہوئی غفلت کے اندر ہے خیر
رکھا خودی کو اپنی تو ہرگز نہ ہوگا یہ کہو
کیا شان ہے تیری بھلا حق سے بزرگی کو کیا
اقرار کر آیا وہاں افسار پورا کر میاں
چل سیر کو باغ چمن فرصت نہیں عزت یمن

بندہ خدا ہوتا نہیں نفس لعینِ خناس ہے
بندہ بنا تو اس مکان کس طور لیتا سانس ہے
اپنی خودی کو دور کر بہر حق تمہارے پاس ہے
دیکھ اس خودی سے تو نگر بندہ کا ستیا ناس ہے
لیکر بزرگی کو دیا تیکو خودی کا پاس ہے
بولتا تھا تو قالو بلا کس کا کیا تو پاس ہے
اسرار اسی گلشن فرا گل جب تلک پاس ہے

سلو یا تو مہل صلو علی الصلو الایمن
بیچ اسے رب میرے درو و سلام

مصطفیٰ ماجا والا رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے داما م

مدحیات حضرت غوث پاک پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ از اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہا پنوری متخلص بہ عربت

اب جاننا چاہئے کہ جناب نفیلت مآب فلک رکاب گروں افلاک قطب الاقطاب غوث الثقلین درو دیارے مجمع البحرین
حسنِ حسین کے جگر گوشہ نور العین فاطمہ ثانی عارفِ حقانی دلبرِ حیدری ثانی ہر اور نیر دانی ہر میں سرافشانی محرم راز
حقانی دلبر فاطمہ ثانی محبِ محبوب سبحانی بحرِ محشوق ربانی اولیا و حق الثانی والیقہ اسرارِ صدیقی حضرت پیران پیر
غوث الاعظم میران معنی الدین سید عبد القادر ابوالحسن جیلانی لنگر و جہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محلِ شانہ
نے جو مراتب عطا فرمایا ہیں ان میں کچھ مختصر سا بیان سامعین کو سننا تاہوں چنانچہ درو و شریعت کی کست
فرمائیں۔

حضرت مخدوم گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ سے لطایف بالافرائیہ میں مخدوم نصر الدین محموسے منقول ہے کہ
جب حضرت سید عبد القادر میران معنی الدین قطب الاقطاب عالم جیلانی لنگر و جہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قدی علی رقبہ کل اولیاء فرمایا تو تمام زمانے کے اولیاء اللہ نے تمام گے پیچھے کے کل سب کے سب نے اپنی گردنیں
زیر قدم آنحضرت خورشائیں، درویشی کے چکاوی، باوجود اس کے حضرت خواجہ خواجگان
خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی اس زمانہ میں جو ان تھے اور آپ ملک خراساں کے پہاڑوں میں
کسرت مجاہدہ دریافت شافہ میں مشغول تھے وقتاً و نگاہ ہو جانے اس حالت کے فوراً آپ مبارک زمین پر گر کر
فرمایا علی را سی یعنی قدم آپکا میرے سر پر۔
چنانچہ حالت کو کشف باطنی سے حضرت محبوب سبحانی خورشائیں کو نور باطن سے معلوم ہوا۔ لہذا آپ نے زبان مبارک
سے فرمایا خواجہ معین الدین کے بچے خواجہ معین الدین نے جملہ اولیاء کے پیشتر گردن اپنی چکاوی اور آپ اور اللہ
سے حق سبحانہ تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کیا۔ میں ہی بہت سا خوش ہوا آپ
ترجمہ تہذیب کہ وہ حاکم ملک ہندوستان کا ہوا۔ اور اسی قدر ہوا۔

چنانچہ مولانا رومی سہروردی قدس اللہ سرہ نے سر العارفین میں ارقام فرمایا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین
حسن بصری چشتی رحمۃ اللہ علیہ قریب پانچ ماہ اور سات روز تک آنحضرت محبوب سبحانی خورشائیں الاظم قطب
الاقطاب سیدنا عبد القادر جیلانی المکرّم دہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خدمت اقدس میں رہ کر انواع و اقسام
کمالات اور بہت سا فیض حاصل کیا ہے۔ شیخ فقیہ چشتی نے کہا ہے کہ جب خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی
رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا مرثا خورشائیں الثقلین محبوب دارین نے آپ کو سلطنت عطا کی تھی۔ اور سلطنت
اور سلطنت عراق کی شہنشاہ الدین عمر سہروردی کو سپرد کی تھی۔ واضح ہو کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر خدمت
شریف میں حضرت خورشائیں الاظم کے عرض کیا کہ حضرت آپ کا لقب پیران پیر محی الدین کیونکر ہوا۔ اور کس
سبب سے ہوا تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسے شخص میں ایک روز یا ہر سفر کر کے سنہمہ ہجری میں بغداد میں
شہر کے کنارے ایک آدمی کو بہت ہی لاغر ضعیف اور بہت ہی ناتوان اور بہت ہی ضعیف بڑی عمر کا ہوا
میرے نظر پڑا۔

باوجودیکہ وہ شخص میری طرف متوجہ ہو کر سلام علیک کیا اور میں نے اس کا جواب دیا کہ پھر چکو اس نے اپنے
پاس بلا لیا اور کہا کہ مجھ اٹھاؤ چنانچہ میں نے اسکو اٹھا کر بیٹھایا۔ تب اس نے پوچھا تم کون ہو یعنی کھانا پھرہ تو
مثل آفتاب کے چمکتا ہے۔ اور میں صنعت سے زیادہ لاغر و ناتوان ہوں۔ یہ کیا حالت ہے۔ تب اس شخص نے
کہا کہ میں آپ کے آیا داجداد کا دین ہوں۔ اور میرا نام محی الدین ہے۔ گو میں آج تک ملک و ناتوان اور ضعیف
ہو گیا تھا۔ لیکن انجمنہ آپ کی دستگیری سے دوبارہ مجھ میں توانائی تندرستی اور تاب و طاقت

آئی اور اب میں زندہ و توانا ہوا۔ باوجود اس کے زندگی قوت و طاقت کی جو حاصل ہے یعنی تم تو محلی الدین ہو۔
 باوجود اس کے میں نے اسکو اسی جاکے چھوڑا اور سجد میں داخل ہو کر نماز پڑھائی اور دعا غلط فرمایا یعنی اس وقت
 شہر بغداد میں کالیگ گھر میری طرف متوجہ ہوا اور میرے ہاتھ پر دست بھیت کر کے علاوہ بہت سونے
 نے میرے ہاتھ چومے اور میرے پیروں پر گر پڑے اور بتیہ ارہو کر میرے طبع سے فرمایہ دار ہو گئے۔

سلبو یا قوم مل صلوا علی الصمد الامین
 مصطفیٰ اچھا والا رحمت اللعالمین
 بیچ اسے رب میرے درو و سلا م
 برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطر زتنوی مولنا رومی از اسرار اہنی صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص بہ غربت

فخر عظمیٰ خٹ الا عظمیٰ دستگیر دوش پر اپنے قدم احمد کیا مرحب الکریم تو ہے بر ملا قطب کا قطب و کما اقطاب ہے شیخ ہے شیخ کما شان خدا ز وحدت ذات ہر تری صیب فخر کی دولت میں قدر و تکیہ قدرت حق نے اپنی ہو چکی فخر ہے سایہ تیرا فدا نہیں	رہنما ہیں پیشوا پیران پیر اولیوں پر ہے قدم سیا کیا سب ولیوں نے قدم تیرا کیا خوت ہے خوت میں نہا ہنسا ہے قطب ہر قطب و کما سلطان بجا معشوق محبوب محبوب صیب دست قدرت ہے ملا پیران پیر اسلئے تھے دنیا کو چھوڑا باب ہے فراموشا کو حیدر نہیں	عبدالقادری ہے محی الدین نام فخر میں غمت سب کو ہے ملی شان محبوبی کا تو محبوب ہے فخر میں حاصل ہے تیری شہرہ شان قدرت کی تو قادر تر تھی سب فیوں کا تو سلطان ہے حق تو محبوب کا محبوب ہے سرخ امرا کا حق کیا خوت ہے جوش وحدت کا کثرت کو ملا	زندہ احمد کا کیا ہے میں تمام قادر قدرت تھے قدرت ملی وہ جلیب کا اسکا تو محبوب ہے دست قدرت ہو چکا دھکیہ دست قدرت رحمت داؤزی محبوب کا محبوب ذیشان ہے شان محمد کیا تو محبوب ہے ذات وحدت غریب کا خوت ہے سلسلہ غریب کا قادر ہے جلا
--	---	--	--

قصیدہ در شان حضرت پیران پیر و شگیر رحمۃ اللہ علیہ از عاصی پرمعاصی اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غریب

رموز سرحقانی محی الدین جیلانی
ہملا تعریف کوئی کیا کرے اس منہ سولے اعظم
قدم تم نے لیا ہے مصطفیٰ کا دوش پر پا ہے
تو ہے قطاب اقطابوں کی تو ہے غوث غوثوں کا
تم ہی صاحب ولایت ہو تہی باب کراحت ہو
نہارا دست شفقت ہو تہیں قلہ کی قدرت ہے
مردیاں لا تخت لکر غلامی میں ملے ام کر
خدا کے تم ہوئے محبوب اور محبوب کے محبوب
ہو اسرار الحق غریب رہا ہو قادری قدرت

حقیقت رمز بہانی محی الدین جیلانی
تم ہی فاطمہ ثانی محی الدین جیلانی
قدم سب اولیا کو دل جانی محی الدین جیلانی
تو ہے محبوب ربانی محی الدین جیلانی
ہے نکو تاج سلطانی محی الدین جیلانی
ہو تو محبوب ثانی محی الدین جیلانی
تو ہی ہے سر بہانی محی الدین جیلانی
نہارا دست یزدانی محی الدین جیلانی
تم ہی غوث صمدانی محی الدین جیلانی

ایضاً قصیدہ بمضمون یا لا ازا اسرار الحق صوفی قادری شطاری برہانپوری تخلص غریب

در غوث الاعظم کو پا کے ہوئے ہیں
تصور کو دل میں کیا ہے ہوئے ہیں
ہمیں دین و دنیا میں وہ ہیں سلیہ
ترے در کے سائل ہیں نا پیر میرے

ہمیں اپنا خادم بنائے ہوئے ہیں
اسے قرب میں مل کے پائے ہوئے ہیں
ترے در پہ فریاد لائے ہوئے ہیں
غلامی میں ہم تیرے آگے ہوئے ہیں

نہیں جاہ و دولت کی مجھ کو تمت
وسیلہ ہے کافی ہمیں غوث تیرا
خداوند قادر ہے تم عبدت در
نہیں حق سے قدرت ہے یا شیخ میرے
ہوئے ہیں غلامی میں ہم تیری داخل
نہیں قادر حق ہو قدرت ہے تمہاری
ہو تم مالک دین یا غوث الاعظم
خدا ہے تمہارا خدا فی تمہاری
گرد و جلا مداد یا غوث الاعظم
مدد کیجئے جلد یا پیر میرے
مرے حال پر بادشاہ کا کرم ہو
یہ اسرار حق دیکھ لے سر قادر
نہ کہہ کر تو غریب وہ مشکوک ہیں

ترے در پہ محتاج آگے ہوئے ہیں
ترسی دشگیری میں آگے ہوئے ہیں
نہیں پر ہم ایمان لائے ہوئے ہیں
ہمیں اپنا شیعہ بنائے ہوئے ہیں
نہیں اپنا حامی بنائے ہوئے ہیں
مریدوں کو قدرت بتائے ہوئے ہیں
ترے در پہ بستر جمائے ہوئے ہیں
گرد و ستگیری ستائے ہوئے ہیں
مجھے ظالموں نے ستائے ہوئے ہیں
کہ ہم در پہ قریب دلائے ہوئے ہیں
مجھے مجھ سے سب دکھائے ہوئے ہیں
وہی قدرت اپنی بتائے ہوئے ہیں
مدد پر تری اب وہ آگے ہوئے ہیں

سلو یا قوم بل سلو علی الصدرا لائین
ہیج اے رب مرے درود و سلام

مصطفیٰ ناجا را اللہ رحمت اللعالمین
برگزیدہ نبی پر اپنے سلام

ایضاً، قصیدہ مضمون بالا از انیسرا اکتی صوفی فتاوری
شطاری برہانپوری مخلص بن غریب

ظہور حق کو جواب ہو میں نے ہر عیب دیکھا
اشارہ کر کے دیکھا ہنسنے دیکھا سنکر او دیکھا

سحر میں حسن اس خورشید خاں کا لقا دیکھا
نہ سے مرث اپنا جن قدر سے آج بٹکایا

پسایا رات تساری زلف کے ہندوئے سچ میں
ہمارے دل کو کس کس ظلم سے دیکھا کیا ظلم
ہمیں پہنچا مرے رونے کی جیب فریاد کو یا دل
تصور میں تھا اپنی نیند میں چونکا تو تھی آفت
صنم کی چہرہ سارے چیلوں خواب کی فوج نہیں
ہوا ہوں رام اس ہندو کا کافر ہو کے شیلی
جبین ماہوش پر گلشاں نے راستہ ڈالا
یہ ہی منہ رل جانا فنا ہوتا تصور میں
تو دو قیام ہو کر کیونکر ادا تو دے بتا زاہد
وہ آیا سیر کو اس گلشن عالم کی ہستی میں
ہمیں اسرار حق غریب ملے محبوب نہ جب تک

نظر میں ہر کے دیکھا داغ دیکر کے جلا دیکھا
نظر میں ہر کے دیکھا داغ دیکر کے جلا دیکھا
برس دیکھا جس کو باندہ دیکھا کڑا دیکھا
طاہر تھکا دیکھا غضب دیکھا بلا دیکھا
پنٹ بیباک دیکھا زندگی میں من جلا دیکھا
بیجاری ہو کے دیکھا چپے دیکھا گھٹا دیکھا
ذوق پر خال دیکھا تشقہ دیکھا امہ لقا دیکھا
نظر انداز دیکھا خوش ہو دیکھا دل ملا دیکھا
فنا ہو عاشق ہو دیکھا بقت دیکھا حق نا دیکھا
ضیائے نور دیکھا گل ہو دیکھا گل کسلا دیکھا
تصدق کہ ہوں دیکھا پاؤں پڑ کر کے دیکھا

سلمو یا تو مل صلوا علی الصدرا الامین
بیچاے رب میرے درود سلام

مصطفیٰ ماجار الارحمت اللعالمین
برگزیدہ بنی پر اپنے مدام

حالات مرشد نامولانا شاہ عبداللہ صاحب قدس اللہ سرہ
شطاری مائدو گڑھی از عاصی پرمعاصی خوشہ چیں درگاہ
عالی اسرار حق صوفی قادری شطاری برہانپوری متخلص غریب

واقع ہو کہ مولانا شاہ عبداللہ شطاری پاک مائدو گڑھی۔ قدس سرہ العزیز۔ بعد ولایت ہندوستان
پر مہمور ہوئے۔ لہذا آپ کی ساتھ جماعت فقرائوں کی زیادہ کثرت سے تھی۔ اور اہم و نشان مراتب و نمکا

نشان کیا کے ساتھ ہندوستان میں فقر کو روشن اور منور کیا اور لاکھوں کو فیض دولت نخر کا فقر میں
عنایت ہو پانچ آپ سے ایک گروہ قائم ہوا۔ شطاری اور کرات مبارک سے بہت سی مشہور معروف ہیں۔
اور حضور کا چہ لانا ہم مزار آپ کا اقدس چل رہا ہے۔ اور آپ کے واسطے میں اس ہندوستان دولت
نشان میں بہت بڑے بڑے فقرائے نامدار کامل مکمل باکرامت ہو کر گذرے ہیں۔ لہذا تمام ستاری
گھر سے بلاتہندوستان چو طر معمولی شاہ داب ہو رہا ہے باوجود اسکے اس فاکسار فقیر حقیر شاہ محمد
علامہ نبی اسرار الحق صوفی کا سلسلہ جدی شطاری گروہ سے ہے یعنی ایک واسطے اس خاکسار کے والد
بزرگوار عباس علی شاہ شطاری قدس سرہ دیکھنے والے مسکین علی شاہ قدس سرہ العزیز کے ہیں اور
مسکین علی شاہ حضرت مولانا مرشد نارتاب علی شاہ شطاری سرہ العزیز۔ حضرت عنایت اللہ شاہ عرف
مخدوم شاہ شطاری قدس سرہ العزیز جو کہ اور جا کر شاہ محمد شکر عارف باللہ کمال سیران پور دارالسرور میں
مزارا قدس مقدس موجود ہے۔ یعنی آپ کو فرقہ خلافت پہلے شاہ ابوالحسن محمد غوث ابوالیاری شطاری
قدس سرہ العزیز سے جا کر ملتا ہے۔ اور دوسری شاخ مولانا مرشد نام صوفی سرست قلندر شطاری
قدس سرہ العزیز سے مرشدی ہادی سید محمد شاہ وجہ الدین علوی قادری شطاری احمد آبادی
قدس سرہ العزیز سے اس عامی پر معاصی کو حاصل ہے۔

الغرض چاروں طرف سے شطاری اور قادری کا حق اس کثرین کو حاصل ہے یعنی اس خاکسار
کے والد عباس علی شاہ شطاری قدس سرہ العزیز مولانا مرشد نام صوفی سرست حسین قلندری
سے بھی طالب ہوئے ہیں۔ اور آپ سے بھی فیض نعمت باطنی کو اقد کیا ہے۔ اور اس خاکسار کو نقش
برندیا میں اور چشتیہ میں جانب ہمال سے پہنچا ہے۔ اور قادریہ میں تو چاروں طرف سے حق حاصل
ہوا ہے۔ مندرجہ سجادگی قادری شطاری میں حاصل ہوئی ہے جانب مرشد کے سے۔

باوجود اس کے اس فقیری حالت میں اس خاکسار نے بہت محنت اور ریاضت نفس و دم
اور مجاہد کیا۔ قادری شطاری دونوں طریقوں سے یہ کمال حاصل کیا ہے۔ اور
نفس کشی قریب قریب بارہ برس تک مطلق دوسیر گندم صرف آٹھ روڑ میں کمایا کرتا تھا۔ میں
اس حالت سے جس موضع میں رہا کرتا تھا سب کو خبر ہے۔ اور وہ سب موجود ہیں علاوہ اس کے
قریب قریب ۳۰-۳۲ سال کا ہوا اسی فقیری کی حالت میں اور ابھی ابھی وہی حالت موجود ہے
لہذا تمام ہندوستان کی سیر بھی کی ہے مگر صرف براہ کا علاقہ باقی رہا ہے اور بہت سے کاتب

سے نعمت فخر حاصل کی ہے۔ اور اب ہمیشہ گوشہ تنہائی میں رہا کرتا ہوں شہر بہار پانپور دارالسرور میں قریب چودہ یا پندرہ برس اس عاصی کو ہوئے پیشتر قصبہ نادور ضلع بلڈنہ میں رہا کرتا تھا یعنی مولانا مرشدنا صوفی سرسرت قلندر بھی وہاں تشریف فرما ہیں لہذا آپ نے ایک بار غبت ہی پھر فرمایا بذات خاص خریداسے اور اس عاصی کے مرید بھی ہوئے ہیں۔ اور قلعوں سے غیر ملک میں بھی یعنی عرب میں بھی موجود ہیں۔

لہذا چند کتابیں اس عاجز و فاکسار نے علم تصوف میں چھپوائی ہیں۔ یعنی ایک ہادی الطالبین۔ فی رموز السالکین۔ اور دوسری سرا وحدت فی نظرانہ سر وحدت فی تازیانہ معرفت۔ اور تیسری ارشاد اسمعی فی اسرار اسمعی۔ نظم و نثر دونوں بہت ہی بڑی کتاب قریب ۷۰۰ صفحہ کے چھپوائی ہے۔ اور دو تیس کتابیں اور بھی اس خاکسار کے پاس موجود ہیں علم تصوف میں۔ جدید فی زمانے کے حالات دیکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بھی عنقریب عدم فرصت پر مضبور ہی چھپواؤں گا۔ یہ کتاب بنام لوامع القلوب بزرگ المہیوب میلاد مبارک ساتھ نظم و نثر و قصائد کے تصوف میں خوبی حسن میں اپنے لیکتا کی کے باعث سامعین اور پڑھنے والوں کو اپنا گرویدہ کرے گی اور ان کو خود بخود معلوم اور روشن ہو جائے گا۔ یعنی زندگی پر اور بھی دو کتابیں موجود ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کو بھی چھپواؤں گا۔

سلویا قوم بل صلوا علی الصدر الامین مصطفیٰ اجاں اللہ رحمت اللعالمین
بیچ اے رب مرے درد و وسلام برگزیدہ نبی پر اپنے مدام

نظم بطرز شنوی مولانا معنوی رحمۃ اللہ علیہ از اسرار اسمعی صوفی
قادری شطاری برہا پانپوری متخلص بہ غربت
(شجرہ شطاری)

رقم کارا ہوں میں حمد اکبر ہے دو عالم میں کی بادشاہی تری حمد ہی کیا خالق اکبر تو ہے قدرت کا مافی السوا

<p>نبیوں کو نبوت تو نے بخشا دیا ہر شے کو تو نے نبوت کیا اے کل ذبح اللہ تو نے کلیمہ اللہ کیا موسیٰ کو تو نے خلافت کو لیا داؤد تجھے کیا جبرائیل پر تو نے کرم کو عبد المطلب پر کما تو کرم کو بنا اول کیا آخر کو ظاہر رکھا تاج ولایت کا علیؑ پر محمد باقر امام العارفین ہیں یا نبیرہ سبستان کو فیض روحی ابوالحسن ہیں خرقا فی مطلق شہ جہاں شہ شطاری پاک کا کل ابی الحسن محمد غوث کو لیا کوی شہ نور اللہ شاہ رعا علی عنایت اللہ عرف غفور کا کل شاہ محمد غلام نبی عارف با</p>	<p>رسولوں کو رسالت تو بخشا دیا اولوں کو رب تو نے جنت کیا آفاق نبی اللہ تو نے بنایا عیسیٰ روح اللہ تو نے سلیمان کو دیا ہے تاج تو نے رکھا عیسیٰ پر اپنا جسم تو عبد اللہ پر رکھا افضل انم کو ہوا شیدا تو اپنے حسن پر شہنشاہ ولایت ہیں حیدر امام جعفر صدق الصادقین ہیں ہوا حاصل علی موسیٰ رضوانی خد علی مادران ہنری ہیں عا ہوئی ہر کاظمین سلطان و مل شاہ محمد اشرف عارف باللہ مبارک شاہ نے دولت فقر تابی ہوئے تواب علی شاہ حق کو اصل لقب اسرار تھی ہے سترہ اکاہ ہوا اسرار اکی شطار قار</p>	<p>بزرگی میں معنی اللہ کو تو نے بنایا نوح کو تو نے خلیفہ عجیب دسٹ کو تو نے حسن بخشا نبوت کو تو کو ہے مجھے حاصل رکھا یونس کو اندطین باہی عبد المنان پر دولت تو بخشا محمد کو بنا محبوب اپنا اسی پر تو کیا ختم رسالت امانت دے حسین کر بلا کو امام موسیٰ کاظم عارف حق خلافت جلی بی ہو مغربی کو لیا خرقہ کو جب شیخ محمد عارف ابو فتح ہدایت اللہ مست موسیٰ اولیا شاہ علیٰ جنہ اللہ ہوئے شطاری رحیم اللہ شاہ مجھے مسکین صاحب طریقت یہ شجرہ ہے خلافت میں عجب کیا خرقہ کو حاصل شطار قار</p>	<p>خلافت ہی اسے بخشا ہے تو نے بنایا دوست ابراہیم کو مولا کیا یعقوب کو یوسف پر شیدا دیکھا ذکر کیا پر رحم کامل رکھا ایوب نے مصر اکی عبد الہم پہ ترافض مولیٰ اسی کو دونوں عالم کو ہویدا نبیوں میں ہا ہو ختم نبوت چرخ خاندان زین العبا کو علی موسیٰ رضا ہیں حق حق ابو مظفر ترطوسی ہے جسکو ہیں اسے شاہ محمد صادق عارف طور شہ ظہور حاجی کی رحمت شہ ہالین ہیں راجی اللہ ہوئے ہیں عارف نعیم اللہ شاہ عباس علی شاہ پر ہو حق کی رحمت ملا عباس علی شاہ کی بدولت</p>
--	---	---	--

صلوٰۃ تو م بل صلو علی الصدر الامین مصطفیٰ با جاہ الارحمۃ اللعالمین
 بیچ اسے رب مرے درود و سلام برگزیدہ نبی پر اپنے تمام



خمشجرہ مغلو مہ خاندان قادریہ و شطاریہ از اسرار الحق صوفی تخاص غربت قادری و شطاری مشجد و ہر پوری

حکم خالق سے ملی جبریل کو جب بہتری
دی محمد مصطفیٰ دو جہاں کی سرمدی
علم خالق سے ملی احمد کو پہر پیغمبری
دی امیر المومنین حضرت علیؓ کو حیدری

عارف حق ہوئے حضرت جو ذین العابدین
حاشق حق جعفر صادق امام الصادقین
شادان حق ہوئے باقر امام الکاملین
سیدی موسیٰ کاظم عاشقان داوری

شیخ ابی قاسم خواجہ جنید بغدادی تہی
شیخ ابی حسن سرمدی سقطی معشوق رب
شیخ ابی قاسم خواجہ جنید بغدادی تہی
حاشق بو بکر شبلی کو خلافت انسری

شیخ ابو الفضل ابو الواحد یمنی صفوری
شیخ ابو القرح یوسف طرطوسی جناب
شیخ ابو سعید مخزومی مبارک آفتاب
غوث الاعظم شہ محی الدین نے پائی قادری

سید عبداللہ حسینی قادری اعلیٰ نسب
عارف حق واصل جعفر محمد معشوق رب
سید عبدالرزاق کو حاصل ہے دہلوی
عارف کمال ہیں سید شاہ محمد قادری

شاہ عبدالغفار مدینی نے پائی معرفت
شاہ عبدالرؤف حسینی کمال ہم بہ دست
سیدنا ابراہیم حسینی عارف حق بہ طلب
شاہ عبدالوہاب حسینی کو ہے فیض قادری

شاہ عبدالغفار مدینی نے پائی معرفت
شاہ عبدالرؤف حسینی کمال ہم بہ دست
عارف کمال ہیں سید شاہ محمد قادری
عارف حق شاہ محمد حسینی بہ صفت

شاہ عبدالغفار مدینی نے پائی معرفت
شاہ عبدالرؤف حسینی کمال ہم بہ دست
عارف کمال ہیں سید شاہ محمد قادری
عارف حق شاہ محمد حسینی بہ صفت

شاہ عبدالغفار مدینی نے پائی معرفت
شاہ عبدالرؤف حسینی کمال ہم بہ دست
عارف کمال ہیں سید شاہ محمد قادری
عارف حق شاہ محمد حسینی بہ صفت

شاہ عبدالغفار مدینی نے پائی معرفت
شاہ عبدالرؤف حسینی کمال ہم بہ دست
عارف کمال ہیں سید شاہ محمد قادری
عارف حق شاہ محمد حسینی بہ صفت

شاہ ابوالحسن محمد غوث تاج العارفین
 عارف حق شاہ عبداللہ حسینی قادری
 شاہ قطب الاقطاب ہاشم حسینی دست گیر
 عارف حق سیدی شاہ مرتضیٰ روشن ضمیر
 عارف حق شاہ محمد غوث ثانی گوالیری
 شاہ عبداللہ حسینی عارف حق بہ کمال
 شاہ برہان الدین حسینی قادری صاحب کمال
 شاہ صوفی سرمست قلندر باکمال قادری
 عاشق عباس علی شاہ واصل عرفان حق
 سلسلے قادری شطاری میں ہے ہم سبق
 بنخدرے غوث کو یارب یہ دعا ہر دم مری
 سیدنا وجہ الدین حسینی بہ حسب حال
 شاہ وجہ الدین حسینی عارف حق ناصری
 شاہ غلام نبی کو حاصل ہے تاج اسرار الحق
 خاتمہ بہتر کو یارب سب میں ہے یہ بہتری



فتاح الباب بہ فاتحہ الکتاب

حمد و ثنا ہو تیری کیا بے نشان والے
ہے حسن عرش والے گویا قرآن والے
رازق ہمارا ہے تو خالق ہمارا ہے تو
روز جزا کا صاحب تو ہے ہمارا خالق
راہ سیرط ہم کو سید ہی بتا دے ربنا تو
نعت عطا کی جنکو تہا زہد تقویٰ انکا
لے رہنمائے عالم ہو جلو رہنماں تو
وہ راستہ چلا تو جو نیک روح چلیں ہو
دونوں جہانیں تری جلو سے ہی آبرو ہے
دست طلب ہے میرا داماں کی جستجو ہے
تو رہنما ہے ہم کو تری شفاعت اور پر
اسرار اسحق ہے ظاہر اسرار و مدد کا

تجھے ہی دونوں عالم تو لا مکان والے
کرتے ہیں وصفتیر اسب ان بان والے
لوح و قلم سے تیرا تو دو جہان والے
سجدہ کیا ہے تجھ کو جو ہیں ایمان والے
جس راہ پر چلے ہیں یہ سب ایمان والے
تہا نام اٹھاتا حشر جو تہہ نشان والے
آسمان والے یہ عرش نشان والے
نام نشان والے حسن دوکان والے
تری پرستش میں ہم سب جہان والے
تیری مدد ہے ہم کو کوثر کی شان والے
بخشش ہو بیچ محشر تیری قرآن والے
رحمت کی شان والے صدرہ مکان والے

کرے قبول یا رب غربت کی اب دعا تو
مقبول یہ دعا ہو لے رحمان شان والے

تاریخ طبع ہمتیہ تقریب مصنف تصنیف حضرت شاہ مخبر علام نبی اسلمی صوفی سچا دہندہ قادری شطاری برہان پوری

ذات حق یحییٰ بے جگوں کی سطوت اور بیت سے اولیاء کے مشاہدات اور کشف اسی کے
مستانی پر مرتب ہو دیں اور انبیاء کے ارواح اور قلوب پر دانتوں کی مانند اس کی شعاعوں میں
قربان ہو گئے ہیں پس ہر چیز پاک ایک مشت ذرہ بے مقدار کو یہی مناسب ہے کہ اسی کی تعریف
اسی کے کلام پاک کی آیات محمدیہ کو در زبان رکے۔ فالحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم

اور اس کے حبیب سرور عالم محمد نبی اکرم کے معانی بارگاہ میں زبان ناپاک کو کیا طاقت اور کیا مجاز
ہے سوائے ملاء و سلام رب الارباب کے کوئی ہدیہ پیش کر سکے فضل اللہ علیہ دالم و اتباعہ و
اجابہ اجمعین ناظرین کی خدمت بابرکت میں بہ کمال ادب و نیاز پر دراز ہوں کہ حسب مضمون آیۃ تشریف
لکل وجہ موصوٰیہا ہر ایک کے لئے ایک طرف ہے جس طرف وہ متوجہ ہوتا ہے، پس سالکوں بہ طریقت
اور حاجیان کعبہ حقیقت کے حالات مختلف ہوا کرتے ہیں جیسا کہ مقصود حقیقی کے صفات غیر
متناہی ہیں ایسا ہے ہی توجہات عشاق ذات باری کی ہی انتہا نہیں لہذا کوئی تو نام مقصود پر جان
فدا کر رہا ہے اور کوئی تو صفات کے خیال میں غرقاب ہو رہا ہے اور کوئی تو فرماں برداری پر کمر بستہ
ہے اور کوئی طہارت ظاہری و باطنی میں مصروف ہو رہا ہے۔ اور کوئی اندوہ ناپاقت میں پُردرد و
اور کوئی عنایت و رحمت کے تصور میں سرور اور کوئی اس کے محبوب کے جمال میں ماسوا حق سے غافل
علیٰ ہذا لقیاس جو کہ ازل میں کس کا طریق وصول مقرر ہو چکا اس میں سرگرم سرپٹ دوڑنا ادھر او دھر
محکمہ نہ اٹھانا اس کا فرض عین ہے۔

الحمد للہ والمنت کہ یہ کتاب لوا مع فی ذکر الجویہ تصویات یاد کر خیر و برکت مولودی ولادت اول
سے تا وفات جناب سرور کائنات سچے موجودات سیدالاولیاء سیدالاصغیاء حضور پر نور سربراہ
سرور خاتم المرسلین سفیع المذنبین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ بجمال

خوبی و حسن اسلوبی سے نثر و نظم و قصاید نعتیہ اس عاصی خاک ارکثرین مہنگان درگاہ
شمسی خریدہ نقد نگاہ پر وہ بستم و نخواستہ قطب الاقطاب ہمہ گیر ولایت مقتدر ارباب آدم و
ماحی البدع و الفصائل محی السننہ و الجاحث شیخ العصر مرشد الدہر خاندان قادری و شطاری و
یرمان پوری اپنی محنت بیانیہ اور جانفشانی کے بعد مرتب خاتمہ باسمائے ہوا محمد ثلث رب العالمین
الرحمن الرحیم۔ مگر قبول افتد زہرہ عز و شرف۔

نظم بطر ز ثنوی از اسرار الحق صوفی
قادری شطاری جبر صاف پوری

مرحبائے سخن داؤدی کلام مرحبائے مردم نام

خاتمہ تصنیف لوايح القلوب بذکر المحبوب

از طرف جناب مصنف مظلّم

رشتہ الفت کا میں پابند ہوں
نی سے اس عالم میں ہیں حسن صنم
ما کرے تو حال ظاہر باطن
جو لکھا ہوں میں میلہ و نی
باطن ہے سر میلہ و نی
حسن میلہ و نی اسرار حق
قائمی سے دم کے ہو گام قدم
گو یا نی تری پر سب قربان ہے
ہر گلو میں دیتا آواز ہے تیرا
ہو گیا ظاہر تو ہے آواز است
ہر ذکر کا تو ہی تو دسرا ہے
ہو ممکن تاکہ تلو میں کی جگہ
تو دکھا دے آپ کو تشریح سے
یادگار تیری رہے ہر یک کو

بہدی کے ساتھ میں خرسند ہوں
حمد میں اس کے جگہ دے سر قلم
دی زباں دو شکو حق نے ظاہر
ہے قلم و رنہ و جو دے باطنی
ظاہر اکھا ہوں حسن عاشقی
ہے قلم و بدست سر حق
زیر و بالا دم بہر ہے دمیدم
رکھا دم سازی کو تو بہر شان میں
گو سخن میں ہے تیرا نمہ بہر
جاننا ہو شکو تو ہے یار مست
ہر دہن میں گو تیرا آواز ہے
صورت اصلی کو دے اپنی بتا
ظاہر بتلایا ہوں تشبیہ سے
لکھہ مسرا و حق اس کی اب تاریخ کو

لوايح القلوب ہے اس کا نام
بذکر المحبوب ہے خاص و عام

گر پڑھے اسکو کوئی وہ ہوگا شاد
پس کرے مجکو دعا سے ہر دم یاد
یہ صلہ چاہتا ہوں تجھے یا نبیؐ
عاقبت باخیر ہو مری یا نبیؐ
الکھت مولود نبیؐ امیرا سمجھتی
سہر حق ہے معرفت بہ حسن خلق

مصطفیٰ پر پڑھے درودِ غربت دوام

الصلوة والسلام الصلوة والسلام

خاتمہ بانجی



مكتبة
الشيخ
الشيخ

٣ ٢٨ ٣٣	الشيخ
الف ٢٩	فن
	مختار

RARE BOOK
NOT TO BE ISSUED

ضروری طبائع

کتاب لوامع القلوب

کا حق تصنیف و تالیف بحق مصنف محفوظ ہے۔ اور اس
کتاب کی حسب قانون رجسٹری ہو چکی ہے۔ کوئی صاحب
بلا اجازت مصنف صاحب کے قصد طبع نہ فرمائیں۔ ورنہ
بجائے نفع کے نقصان کثیر اٹھانا پڑے گا۔ فقط۔

راس

صاحب

س. ورنه

راس

صاحب

س. ورن